

نظر المحققين بأحوال المصنفين

يعني

# حالات مصنفين در س نظامی

مع قراء العيون في ذكره الفنون

مع إضافات جديدة

حضرت ملا محمد عفيف گنجوی

مفتی دارالعلوم دیوبند

ظفر الحسنيين يا حوال المصنفين

لا بد من

# حالات مُصنِّفینِ نظامی

مع قسرة العيون في تذكرة القسوة

مع انصافات جدید

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين  
والمؤمنين

والله اعلم

— ۱۰۰ —

کافیہ اشعار ہفتین نمبر . 3793  
جلد مغزل مکتوب

طباعت : 4 مئی 2000ء  
ناشر : عظیم الشان پبلی  
پریس : احمد پور شاہ کارپوریشن

### ملے کے چوتھے

پست القرائن اور دیباچہ نثر کراچی	لوارۃ العارفہ کوہ پٹی کراچی نمبر ۱۳
پست المصنوعہ ۶ تا ۷ روپے، پیرانی ہمارے پٹی لاہور	لوارۃ الاما مہا سہا ۱۵۰ روپے پٹی لاہور
کتبہ رحمتیہ ۶۸ روپے، زفر لاہور	اورۃ القرائن 437.00 روپے پست سہیل آبادی
کتبہ میوا احمد شہید انگریز کتب اور دیباچہ لاہور	کتبہ دار المصنوعہ کوہ پٹی کراچی نمبر ۱۳
کتبہ رشید علیہ مدینہ دار کتب، روایت بازار اور اولیٰ پٹنہ	کتبہ رشید علیہ مدینہ دار کتب، روایت بازار اور اولیٰ پٹنہ
نقصہ جلال جرائد کتب اور دیباچہ لاہور	پتھر پٹی کتب انجمنیہ نمبر بازار پٹنہ



الاحدء

نیل و معدن اور تحفہ سابقہ کی طرح

تحفہ لاحقہ یعنی غفرہ لمصلین باحوال المصنفین

بہی مرکز علم و ادب

دار العلوم دیوبند

کی طرف منسوب کر رہی

سعادت حاصل کر رہا ہوں جس کے دامن

تربیت میں پل کر میں اس علمی کاوش

کے قابل ہوا

محمد حنیف غفرلہ لنگوہی



شماره کتاب	اسماء کتب	مجلدات	مصنف	ملاحظات
۱	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۲	تفسیر شریعت	۱	نواب صدیق حسن خان صاحب تعالی	۱۳۰۴
۳	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۴	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۵	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۶	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۷	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۸	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۹	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۰	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۱	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۲	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۳	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۴	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۵	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۶	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۷	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۸	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۱۹	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴
۲۰	تفسیر شریعت	۱	مولانا محمد عبدالرشید صاحب تعالی	۱۳۰۴

[illegible]

نمبر شمار	اسماء کتب	جلدات	مصنف	تذوقات
۱	مکاشفۃ الحقائق	۲	امام ابن مطهر حاشیہ کبریٰ زکریا زکریا	۵۹۱۲
۲	مکاشفۃ الایمان	۱	قاضی القضاۃ میرزا حسن ابن محمد	۵۹۰۸
۳	مکاشفۃ الایمان	۲	طہران صغریٰ	۵۹۰۸
۴	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد رضا صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۵	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۶	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۷	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۸	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۹	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۰	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۱	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۲	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۳	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۴	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۵	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۶	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۷	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۸	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۱۹	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸
۲۰	مکاشفۃ الایمان	۱	مولوی محمد علی صاحب بکراتی	۵۹۰۸

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر عنوان	صفحہ نمبر عنوان	صفحہ نمبر عنوان
۳۰	(۷) صاحب المیزان الکبیر	۳۳	فصل طوم
۳۱	وہاب سید نور محمدیت	۳۴	در کردار و سب
۳۲	ولادت باسعادت	۳۵	تسلیات
۳۳	وہاب سید	۳۶	وقت
۳۴	تعلیم و تربیت	۳۷	ملائکین شریفہ
۳۵	فصل طوم کی تفصیل	۳۸	طائر و موز و مٹا
۳۶	عقد نکاح	۳۹	نور و نورانی خلق
۳۷	وقت و سحر و سحر	۴۰	جہانگیر و اس کا زمانہ
۳۸	اجازت و جرم و قوت	۴۱	خواجہ صاحبین
۳۹	اجازت و رحمت و عفو	۴۲	(۵) صاحب جلالین (کامل)
۴۰	در کردار و سب	۴۳	وہاب سید نور محمدیت
۴۱	طریقہ تعلیم	۴۴	فصل طوم
۴۲	طریقہ سحر و سحر	۴۵	طائر و نورانی خلق
۴۳	طریقہ سحر و سحر	۴۶	در کردار و سب و عفو
۴۴	سحر و سحر	۴۷	قوت و عفو
۴۵	در کردار و سب	۴۸	عزت و کرم و سب
۴۶	در کردار و سب	۴۹	استغفار و اس کے بڑی
۴۷	در کردار و سب	۵۰	کرامات و فرق و عفو
۴۸	در کردار و سب	۵۱	اجازت و سب و عفو
۴۹	در کردار و سب	۵۲	در کردار و سب
۵۰	در کردار و سب	۵۳	در کردار و سب
۵۱	در کردار و سب	۵۴	در کردار و سب
۵۲	در کردار و سب	۵۵	در کردار و سب
۵۳	در کردار و سب	۵۶	در کردار و سب
۵۴	در کردار و سب	۵۷	در کردار و سب
۵۵	در کردار و سب	۵۸	در کردار و سب
۵۶	در کردار و سب	۵۹	در کردار و سب
۵۷	در کردار و سب	۶۰	در کردار و سب
۵۸	در کردار و سب	۶۱	در کردار و سب
۵۹	در کردار و سب	۶۲	در کردار و سب
۶۰	در کردار و سب	۶۳	در کردار و سب
۶۱	در کردار و سب	۶۴	در کردار و سب
۶۲	در کردار و سب	۶۵	در کردار و سب
۶۳	در کردار و سب	۶۶	در کردار و سب
۶۴	در کردار و سب	۶۷	در کردار و سب
۶۵	در کردار و سب	۶۸	در کردار و سب
۶۶	در کردار و سب	۶۹	در کردار و سب
۶۷	در کردار و سب	۷۰	در کردار و سب
۶۸	در کردار و سب	۷۱	در کردار و سب
۶۹	در کردار و سب	۷۲	در کردار و سب
۷۰	در کردار و سب	۷۳	در کردار و سب
۷۱	در کردار و سب	۷۴	در کردار و سب
۷۲	در کردار و سب	۷۵	در کردار و سب
۷۳	در کردار و سب	۷۶	در کردار و سب
۷۴	در کردار و سب	۷۷	در کردار و سب
۷۵	در کردار و سب	۷۸	در کردار و سب
۷۶	در کردار و سب	۷۹	در کردار و سب
۷۷	در کردار و سب	۸۰	در کردار و سب
۷۸	در کردار و سب	۸۱	در کردار و سب
۷۹	در کردار و سب	۸۲	در کردار و سب
۸۰	در کردار و سب	۸۳	در کردار و سب
۸۱	در کردار و سب	۸۴	در کردار و سب
۸۲	در کردار و سب	۸۵	در کردار و سب
۸۳	در کردار و سب	۸۶	در کردار و سب
۸۴	در کردار و سب	۸۷	در کردار و سب
۸۵	در کردار و سب	۸۸	در کردار و سب
۸۶	در کردار و سب	۸۹	در کردار و سب
۸۷	در کردار و سب	۹۰	در کردار و سب
۸۸	در کردار و سب	۹۱	در کردار و سب
۸۹	در کردار و سب	۹۲	در کردار و سب
۹۰	در کردار و سب	۹۳	در کردار و سب
۹۱	در کردار و سب	۹۴	در کردار و سب
۹۲	در کردار و سب	۹۵	در کردار و سب
۹۳	در کردار و سب	۹۶	در کردار و سب
۹۴	در کردار و سب	۹۷	در کردار و سب
۹۵	در کردار و سب	۹۸	در کردار و سب
۹۶	در کردار و سب	۹۹	در کردار و سب
۹۷	در کردار و سب	۱۰۰	در کردار و سب

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۷۱	شیخ اسحاق	۵۲	تفصیل علوم	۷۱	علمی خدمات
۷۲	درس و تدریس	۵۵	درس و تدریس	۷۲	(۸) اسباب شایعہ
۷۳	طبی تحقیق	۵۶	مطلقہ علامہ	۷۳	پہلوئیں اور پیدائش
۷۴	تھک اور استراحت	۵۷	وقت	۷۴	تفصیل علوم
۷۵	اسباب علامہ	۵۸	(۱۳) اسباب مطلقہ	۷۵	تحت مطلقہ
۷۶	تھک اور استراحت	۵۹	پہلوئیں	۷۶	آخر میں علوم و کثرت میں
۷۷	تھک اور استراحت	۶۰	تھک اور استراحت	۷۷	تھک اور استراحت
۷۸	تھک اور استراحت	۶۱	تھک اور استراحت	۷۸	تھک اور استراحت
۷۹	تھک اور استراحت	۶۲	تھک اور استراحت	۷۹	تھک اور استراحت
۸۰	تھک اور استراحت	۶۳	تھک اور استراحت	۸۰	تھک اور استراحت
۸۱	تھک اور استراحت	۶۴	تھک اور استراحت	۸۱	تھک اور استراحت
۸۲	تھک اور استراحت	۶۵	تھک اور استراحت	۸۲	تھک اور استراحت
۸۳	تھک اور استراحت	۶۶	تھک اور استراحت	۸۳	تھک اور استراحت
۸۴	تھک اور استراحت	۶۷	تھک اور استراحت	۸۴	تھک اور استراحت
۸۵	تھک اور استراحت	۶۸	تھک اور استراحت	۸۵	تھک اور استراحت
۸۶	تھک اور استراحت	۶۹	تھک اور استراحت	۸۶	تھک اور استراحت
۸۷	تھک اور استراحت	۷۰	تھک اور استراحت	۸۷	تھک اور استراحت
۸۸	تھک اور استراحت	۷۱	تھک اور استراحت	۸۸	تھک اور استراحت
۸۹	تھک اور استراحت	۷۲	تھک اور استراحت	۸۹	تھک اور استراحت
۹۰	تھک اور استراحت	۷۳	تھک اور استراحت	۹۰	تھک اور استراحت
۹۱	تھک اور استراحت	۷۴	تھک اور استراحت	۹۱	تھک اور استراحت
۹۲	تھک اور استراحت	۷۵	تھک اور استراحت	۹۲	تھک اور استراحت
۹۳	تھک اور استراحت	۷۶	تھک اور استراحت	۹۳	تھک اور استراحت
۹۴	تھک اور استراحت	۷۷	تھک اور استراحت	۹۴	تھک اور استراحت
۹۵	تھک اور استراحت	۷۸	تھک اور استراحت	۹۵	تھک اور استراحت
۹۶	تھک اور استراحت	۷۹	تھک اور استراحت	۹۶	تھک اور استراحت
۹۷	تھک اور استراحت	۸۰	تھک اور استراحت	۹۷	تھک اور استراحت
۹۸	تھک اور استراحت	۸۱	تھک اور استراحت	۹۸	تھک اور استراحت
۹۹	تھک اور استراحت	۸۲	تھک اور استراحت	۹۹	تھک اور استراحت
۱۰۰	تھک اور استراحت	۸۳	تھک اور استراحت	۱۰۰	تھک اور استراحت
۱۰۱	تھک اور استراحت	۸۴	تھک اور استراحت	۱۰۱	تھک اور استراحت
۱۰۲	تھک اور استراحت	۸۵	تھک اور استراحت	۱۰۲	تھک اور استراحت
۱۰۳	تھک اور استراحت	۸۶	تھک اور استراحت	۱۰۳	تھک اور استراحت
۱۰۴	تھک اور استراحت	۸۷	تھک اور استراحت	۱۰۴	تھک اور استراحت
۱۰۵	تھک اور استراحت	۸۸	تھک اور استراحت	۱۰۵	تھک اور استراحت
۱۰۶	تھک اور استراحت	۸۹	تھک اور استراحت	۱۰۶	تھک اور استراحت
۱۰۷	تھک اور استراحت	۹۰	تھک اور استراحت	۱۰۷	تھک اور استراحت
۱۰۸	تھک اور استراحت	۹۱	تھک اور استراحت	۱۰۸	تھک اور استراحت
۱۰۹	تھک اور استراحت	۹۲	تھک اور استراحت	۱۰۹	تھک اور استراحت
۱۱۰	تھک اور استراحت	۹۳	تھک اور استراحت	۱۱۰	تھک اور استراحت
۱۱۱	تھک اور استراحت	۹۴	تھک اور استراحت	۱۱۱	تھک اور استراحت
۱۱۲	تھک اور استراحت	۹۵	تھک اور استراحت	۱۱۲	تھک اور استراحت
۱۱۳	تھک اور استراحت	۹۶	تھک اور استراحت	۱۱۳	تھک اور استراحت
۱۱۴	تھک اور استراحت	۹۷	تھک اور استراحت	۱۱۴	تھک اور استراحت
۱۱۵	تھک اور استراحت	۹۸	تھک اور استراحت	۱۱۵	تھک اور استراحت
۱۱۶	تھک اور استراحت	۹۹	تھک اور استراحت	۱۱۶	تھک اور استراحت
۱۱۷	تھک اور استراحت	۱۰۰	تھک اور استراحت	۱۱۷	تھک اور استراحت
۱۱۸	تھک اور استراحت	۱۰۱	تھک اور استراحت	۱۱۸	تھک اور استراحت
۱۱۹	تھک اور استراحت	۱۰۲	تھک اور استراحت	۱۱۹	تھک اور استراحت
۱۲۰	تھک اور استراحت	۱۰۳	تھک اور استراحت	۱۲۰	تھک اور استراحت

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر عنوان	صفحہ نمبر عنوان	عنوان
۱۰۳	۹۲	۸۲	علماء کی فکر میں تبدیلی کی
۵	۹۳	۶	فکر ایک کسلی ہے
۵	۹۴	۵	استقامت سے بڑائی
۵	۹۵	۵	عمل حسرت سے ثابت استقامت
۱۱	۹۶	۵	اسم بڑائی کا کردار تقویٰ
۶	۹۷	۶	ان کو جو اللہ کا کلمہ قرآن
۵	۹۸	۶	کی عملی تفسیر
۵	۹۹	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۰	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۱	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۲	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۳	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۴	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۵	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۶	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۷	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۸	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۰۹	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۰	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۱	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۲	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۳	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۴	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۵	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۶	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۷	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۸	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۱۹	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۰	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۱	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۲	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۳	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۴	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۵	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۶	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۷	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۸	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۲۹	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۰	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۱	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۲	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۳	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۴	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۵	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۶	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۷	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۸	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۳۹	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۰	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۱	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۲	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۳	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۴	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۵	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۶	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۷	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۸	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۴۹	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں
۵	۱۵۰	۶	اسم بڑائی کی قرآن میں



[illegible]



صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸
۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸
۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲
۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰
۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴
۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲
۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶
۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴
۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸
۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶
۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰
۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸
۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲
۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰
۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴
۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲
۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶
۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۴	حکیمہ طہمت	۲۳۴	انسانیات کائنات	۲۳۰	مغنی نمبر
۱۹۵	دعوی نوت	۲۳۵	طیہ	۲۳۱	مغنی نمبر
۱۹۶	دعوی نوت کے بارے	۲۳۶	تخصیقات جمعرات	۲۳۲	مغنی نمبر
۱۹۷	حکیمہ شہبائے راحہ	۲۳۷	مقتات نویکی و متعارفہ کا متعارفہ	۲۳۳	مغنی نمبر
۱۹۸	موسم اوسنے کی وجہ	۲۳۸	مقتات جبری	۲۳۴	مغنی نمبر
۲۰۱	لعلہ	۲۳۹	مقتات کایہ	۲۳۵	مغنی نمبر
۲۰۲	چوٹی قصیدہ	۲۴۰	طہر مقتات	۲۳۶	مغنی نمبر
۲۰۳	چوٹی قصیدہ	۲۴۱	مقتات چوٹی پاشن کج	۲۳۷	مغنی نمبر
۲۰۴	چوٹی قصیدہ	۲۴۲	ادب قلیہ	۲۳۸	مغنی نمبر
۲۰۵	چوٹی قصیدہ	۲۴۳	طہر میں دینی کاپی	۲۳۹	مغنی نمبر
۲۰۶	چوٹی قصیدہ	۲۴۴	مقتات قلمی مظاہر کی برائے	۲۴۰	مغنی نمبر
۲۰۷	چوٹی قصیدہ	۲۴۵	مقتات کاسر فرح	۲۴۱	مغنی نمبر
۲۰۸	چوٹی قصیدہ	۲۴۶	مقتات دینی	۲۴۲	مغنی نمبر
۲۰۹	چوٹی قصیدہ	۲۴۷	مقتات حوری کی کلامیت	۲۴۳	مغنی نمبر
۲۱۰	چوٹی قصیدہ	۲۴۸	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۴۴	مغنی نمبر
۲۱۱	چوٹی قصیدہ	۲۴۹	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۴۵	مغنی نمبر
۲۱۲	چوٹی قصیدہ	۲۵۰	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۴۶	مغنی نمبر
۲۱۳	چوٹی قصیدہ	۲۵۱	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۴۷	مغنی نمبر
۲۱۴	چوٹی قصیدہ	۲۵۲	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۴۸	مغنی نمبر
۲۱۵	چوٹی قصیدہ	۲۵۳	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۴۹	مغنی نمبر
۲۱۶	چوٹی قصیدہ	۲۵۴	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۰	مغنی نمبر
۲۱۷	چوٹی قصیدہ	۲۵۵	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۱	مغنی نمبر
۲۱۸	چوٹی قصیدہ	۲۵۶	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۲	مغنی نمبر
۲۱۹	چوٹی قصیدہ	۲۵۷	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۳	مغنی نمبر
۲۲۰	چوٹی قصیدہ	۲۵۸	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۴	مغنی نمبر
۲۲۱	چوٹی قصیدہ	۲۵۹	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۵	مغنی نمبر
۲۲۲	چوٹی قصیدہ	۲۶۰	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۶	مغنی نمبر
۲۲۳	چوٹی قصیدہ	۲۶۱	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۷	مغنی نمبر
۲۲۴	چوٹی قصیدہ	۲۶۲	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۸	مغنی نمبر
۲۲۵	چوٹی قصیدہ	۲۶۳	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۵۹	مغنی نمبر
۲۲۶	چوٹی قصیدہ	۲۶۴	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۰	مغنی نمبر
۲۲۷	چوٹی قصیدہ	۲۶۵	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۱	مغنی نمبر
۲۲۸	چوٹی قصیدہ	۲۶۶	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۲	مغنی نمبر
۲۲۹	چوٹی قصیدہ	۲۶۷	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۳	مغنی نمبر
۲۳۰	چوٹی قصیدہ	۲۶۸	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۴	مغنی نمبر
۲۳۱	چوٹی قصیدہ	۲۶۹	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۵	مغنی نمبر
۲۳۲	چوٹی قصیدہ	۲۷۰	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۶	مغنی نمبر
۲۳۳	چوٹی قصیدہ	۲۷۱	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۷	مغنی نمبر
۲۳۴	چوٹی قصیدہ	۲۷۲	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۸	مغنی نمبر
۲۳۵	چوٹی قصیدہ	۲۷۳	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۶۹	مغنی نمبر
۲۳۶	چوٹی قصیدہ	۲۷۴	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۷۰	مغنی نمبر
۲۳۷	چوٹی قصیدہ	۲۷۵	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۷۱	مغنی نمبر
۲۳۸	چوٹی قصیدہ	۲۷۶	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۷۲	مغنی نمبر
۲۳۹	چوٹی قصیدہ	۲۷۷	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۷۳	مغنی نمبر
۲۴۰	چوٹی قصیدہ	۲۷۸	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۷۴	مغنی نمبر
۲۴۱	چوٹی قصیدہ	۲۷۹	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۷۵	مغنی نمبر
۲۴۲	چوٹی قصیدہ	۲۸۰	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۷۶	مغنی نمبر
۲۴۳	چوٹی قصیدہ	۲۸۱	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۷۷	مغنی نمبر
۲۴۴	چوٹی قصیدہ	۲۸۲	مقتات حوری کی خواہ کی غرض	۲۷۸	مغنی نمبر

عنوان	نمبر	عنوان	نمبر	عنوان	نمبر
تجارت	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴
عمر	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹
نور	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
نور	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹
نور	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴
نور	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
نور	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴
نور	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹
نور	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
نور	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹
نور	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴
نور	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
نور	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴
نور	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹
نور	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
نور	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹
نور	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴
نور	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
نور	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴
نور	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹
نور	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
نور	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹
نور	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴
نور	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
نور	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴
نور	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹
نور	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
نور	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹
نور	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴
نور	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
نور	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴
نور	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹
نور	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
نور	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹
نور	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴
نور	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹
نور	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴
نور	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹
نور	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴
نور	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹
نور	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴
نور	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
نور	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴
نور	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹
نور	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴
نور	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹
نور	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴
نور	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹
نور	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴
نور	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹
نور	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴
نور	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹
نور	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴
نور	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷		

[illegible]

صفحه	عنوان	صفحه	عنوان	صفحه	عنوان
۳۸	درسی در علم	۲۹۲	نرسه حوائی در علم	۲۸۹	نوشته
۵	الفاظ	۶	پایه الکس	۵	درسی در علم
۵	الفاظ	۶۵	(۸۵) در علم	۱	سورتنه
۳۰۱	در علم	۶	نرسه	۲	نرسه
۶	سورتنه	۶	نرسه	۳	نرسه
۵	نرسه	۸	نرسه	۴	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۵	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۶	نرسه
۳۰۲	نرسه	۱	نرسه	۷	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۸	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۹	نرسه
۳۰۳	نرسه	۱	نرسه	۱۰	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۱۱	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۱۲	نرسه
۳۰۴	نرسه	۱	نرسه	۱۳	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۱۴	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۱۵	نرسه
۳۰۵	نرسه	۱	نرسه	۱۶	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۱۷	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۱۸	نرسه
۳۰۶	نرسه	۱	نرسه	۱۹	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۲۰	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۲۱	نرسه
۳۰۷	نرسه	۱	نرسه	۲۲	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۲۳	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۲۴	نرسه
۳۰۸	نرسه	۱	نرسه	۲۵	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۲۶	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۲۷	نرسه
۳۰۹	نرسه	۱	نرسه	۲۸	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۲۹	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۳۰	نرسه
۳۱۰	نرسه	۱	نرسه	۳۱	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۳۲	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۳۳	نرسه
۳۱۱	نرسه	۱	نرسه	۳۴	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۳۵	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۳۶	نرسه
۳۱۲	نرسه	۱	نرسه	۳۷	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۳۸	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۳۹	نرسه
۳۱۳	نرسه	۱	نرسه	۴۰	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۴۱	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۴۲	نرسه
۳۱۴	نرسه	۱	نرسه	۴۳	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۴۴	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۴۵	نرسه
۳۱۵	نرسه	۱	نرسه	۴۶	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۴۷	نرسه
۲	نرسه	۱	نرسه	۴۸	نرسه
۳۱۶	نرسه	۱	نرسه	۴۹	نرسه
۱	نرسه	۱	نرسه	۵۰	نرسه

[illegible]

[illegible]





نمبر	نمبر	نمبر	نمبر
۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱
۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲
۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳
۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴
۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵
۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶
۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷
۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸
۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹
۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰
۳۹۸	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲
۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳
۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴
۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵
۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶
۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷
۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸
۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹
۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰
۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱
۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲
۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳
۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴
۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵
۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶
۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷
۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸
۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹
۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰
۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱
۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲
۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳
۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴
۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵
۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶
۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷
۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸
۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹
۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰
۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱
۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲
۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳
۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴
۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵
۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶
۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷
۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸
۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹
۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰
۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱
۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲
۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳
۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴
۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵
۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶
۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷
۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸
۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹
۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰
۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱
۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲
۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳
۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴
۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵
۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶
۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷
۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸
۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹
۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰
۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱
۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲
۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳
۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴
۴۶۲	۴۶۳		

شمار: اسامی قویترین مر آقا

بے نام تو نامہ چوں کہ مہیاز

چاپ

رواه ياقوت بلوح انوار الطائفة من مطالع الكتب والمصنفات بربوهر كلام يعرج اذهار اعطاه على صفحات العلوم والمعارف، حمد الله الذي نور افوار الحكامات في حديق الادبها، واره في رباهي تحاللات اذهار الفراف بالصلوة والسلام على من هو افضل الرساتي للفرق الى المرحات، والاصحاب اجل الدخات والسادات الختم فعل وسلب وبارك على سلك محمد سيد الرسل ولا يبرز، وعلى اله الاطهر وصحه الاحبار مطالع شعوى المعاصي من رواه حجاب المطور والفقاه، واثرفت انوار المراهبا شفت شحات الادلامو المحامد.

المآخذ الخدیجیہ نزدیک تر و مستقیم تر ہے شاید۔ ترجمان کے اہل محو کی بہت اقبال

آج کل مسئلوں کی علمی دنیا میں جو غمروں کی اور چھیل علم کے حلقہ میں وہاں ہم میں جو پھر وہی چھائی ہوئی ہے

ہمیت ہے وہ مشکل ہے اور آستانہ کہ بھی ہم میں بھی ایسے لوگ تھے جو علم کی حزن میں براہِ عقلم دور و مند رکاشتہ

ایک کتاب کی خاطر صد ہا میل پہلو چلے، صرف بیانات کے حالات تحقیق کے ایسے غلوں گلوں پر، مطلق

کتاب میں پوری پوری رات گزارے وہ نرگزار، بیانا، کجی، علم کی نامہ مختلف مشاغل اور اساتذہ کی خدمت میں رہائے

کر کر ہاگ بات سمجھتے تھے۔

مگر ان کے دلوں میں یہ جو شکار و مانگوں میں یہ والو نہ ہو جو تاج و تہم کو این بیلار اور جرجانی اقتدار کی نصیب نہ ہوتے اور  
تو ان کی محافظانین طاہر کے کارنامے ہر قوم خالوں میں فخر پیدا کرتے۔

الرائج ہمارے دلوں میں ان کا ایک شہر بھی ہے، تاہم طہارتن میں یہ قوم ملت کے مقابلے میں پسند کرتے۔

ایک ایسا حال ہے اسلاف و معاصرت کا جس کی

حقیقت یہ ہے کہ جب ہمارے ارد گرد پست و بھداری نہیں قائم  
ہیں تو ہمارے اسلاف کے کارناموں پر فخر

تو کے بدلتا ایمانہ ہی کہہ تو لی

مختلہ ہندوؤں کے گم میں ہوں تو جانیں



سبا این جوزی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد الشیخ ابن جوزی (کو ایک بار سر منبر پر بٹے شاکر میں نے اپنی حق  
انکھوں سے دوہار جلدیں سہی ہیں۔ جس شخص وقت نے احوالی سنا میں تصنیف کرانی ہوں اس ۱۰۰ ہزار جلدیں لکھ لیا  
ناممکن نہیں۔ جن قلموں سے شیخ ابن جوزی نے حدیث ثریف کی کتابیں لکھی ہیں ان کا تراش ہی کرتے تھے جب وہ  
وفات پانے لگے تو وصیت کی کہ میرے غسل باپنی اسی تراش سے کریم لیا جائے چنانچہ اس پانی سے من غسل دیا گیا اس  
نے بیٹھ ہی پاک اندھن جلا گیا تھا۔

حالات پر برائی نہ لی تو نہ لکھا  
بعد از اینکہ عالم میں افسانہ ہے۔ (بکر)

امام بوب شعبہ نقل ہیں کہ چکاس بریں سے پرانہ میں ایک نیم تری کو اپنی سر مجلس گفت و گو میں میں ۱۰۰ ہزار جلدیں  
نام رازی و ساف ہوتا تھا کہ خاصۃً وقت کیوں طبعی مشاغل سے خالی جاتا ہے چنانچہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ واللہ اس  
الاف فی الطوفان ع الاضغاث مانعہ فی وقت الاکل فان الوقت والجمال عجب۔ بھرا کچھ تو لکھانے سے وقت طبعی  
مشاغل سے بھرتا جاتے ہیں افسوس ہوتا ہے کہ وہ نہ فرصت وقت عزیز ہے۔

امام بوب شعبہ نقل ہیں کہ چکاس بریں سے پرانہ میں ایک نیم تری کو اپنی سر مجلس گفت و گو میں میں ۱۰۰ ہزار جلدیں

امام بوب شعبہ نقل ہیں کہ چکاس بریں سے پرانہ میں ایک نیم تری کو اپنی سر مجلس گفت و گو میں میں ۱۰۰ ہزار جلدیں

امام بوب شعبہ نقل ہیں کہ چکاس بریں سے پرانہ میں ایک نیم تری کو اپنی سر مجلس گفت و گو میں میں ۱۰۰ ہزار جلدیں

امام بوب شعبہ نقل ہیں کہ چکاس بریں سے پرانہ میں ایک نیم تری کو اپنی سر مجلس گفت و گو میں میں ۱۰۰ ہزار جلدیں

امام بوب شعبہ نقل ہیں کہ چکاس بریں سے پرانہ میں ایک نیم تری کو اپنی سر مجلس گفت و گو میں میں ۱۰۰ ہزار جلدیں  
راستے میں تاکہ جیتے جوتے تھے تاکہ میں فوت اور محل ساعت چر اس پر آواز سناستے ایک کھوڑے کا دم کا گوارا  
سے صدمہ سے پیش ہوا کہ میں نے لڑ پڑے، اوک فشی لی حالت میں انکار ملا کہ یہ اس صنف پر کی استے ہے صدمہ  
کو بے پروا است کہ سنا تھا لی راست میں رکت ہو گئی۔

تبدیل کا یہ تہہ پائش ہے۔  
انجیل ہوت ہے جابہ و اب آئے تو رہا (بکر مکتوی)

جیتے ہو تو نہ جیتے۔ حوالی طرح  
مردوں کی طرح بنے تو یا خاک بنے۔ (احادیث)

احادیث پر بھی ان کا مشرق طلب اتفاق تھا کہ دونوں ہی میں جو وقت گذر جائے گا یا نہ رہے گی کو کو لہ ہوا۔

یہ عجیب وقت نام نہال علمی  
کہ پیش و پیش انہوں نے قرار

یہ عجیب وقت نام نہال علمی  
کہ پیش و پیش انہوں نے قرار

قدیم زمانہ میں درس ہایہ قاعدہ تھا کہ استاد مطالب طلب پر پوزہ پر لڑتا تھا شاگردوں کو قلم بند کرتے جوتے تھے اور  
نمایب احتیاط سے محفوظ رکھتے تھے وہ پوزہ اشتہار کو تعلیمات مینے تھے امام غزالی نے بھی تعلیمات کا ایک نمونہ تیار کیا چند  
روز کے بعد وطن کو واپس آئے اتفاق سے دو لیس ڈاکر پوزہ آپ سے پاں جو بچہ سلمان قلمبست کیا میں وہ تعلیمات بھی  
تھیں جو حق کو نام بوجہ اعلیٰ نے لکھا لی تھیں۔ لام فرمیں کہ اس نے قلمے کا نامیت صدمہ تھا چنانچہ ڈاکروں سے مردارے  
پاں کے لہر نامیں اپنے اسباب میں سے صرف اس مجموعہ کو مانگا ہوں یہ علم میں نے انہیں نے سنے پوزہ کرنے کیلئے یہ سفر  
لیا تھا۔ وہ میں پوزہ لگاؤ۔ قلم نے غالب سلطاب کہ تمہاری یہ حالت ہے کہ ایک کاغذ نہ رہا تم کو کہہ دو گئے۔ یہ پوزہ  
اس نے کاغذ کا کچھ دے دئے لام صاحب پر اس کے طبع آمیز فقرے نے ناگہم تھی لی آواز کاڑ لیا۔ چنانچہ وطن پہنچی کہ  
وہ پوزہ انہیں باپنی لڑائی شروع نہیں میں تک کہ پوزہ نہیں ہر سب صرف لڑنے اور فتنہ مسائل لے جاتا رہا گئے۔

ملاست تو طلبہ و علم حکام کن پر آئے

قد نصیر اس قسم کے سیکڑوں نہیں ہزاروں اوقات طلبہ تاریخی صفحات پر ثبت ہیں جن سے ان حضرات کی  
میرہ سیاست، بیلاوردی، مصرانوردی، تحصیل علم کی خاطر حرق ریوی و جغالی، شہن طلبہ و کھیل جب بی بی کاغذی پتہ  
پتا ہے۔ کیا وہ چیز تھی جس کے نتیجے میں یہ حضرات ہر علم و فن میں اپنے اوقات کے شیخ و امام بنے اور اعلیٰ شہرت و عظمت  
کے تاج و تاجدار بن کر نمودار ہوئے۔

و اسے نہیں بے طاقت ایسی منور است  
ہوں آسمان پر ہر ذرہ نور شیدہ معشوقی  
اگر آج حالات و احوال میں اس کا ایک شہر بھی ہو جا تو جس پر نام کندہ و نغمات چند کا صدقہ آئے ہو۔  
ہرچہ دست از قامت نامدار ہے اہم ہاست و نہ تخریف آید بادے سے و جہ نیست  
عام ہیں ان کے قوالان شہیدی سب پر  
تھو نے بیاضہ تھی اور توانی قابل ہوتا  
طالب علم کہ نیست گرنہ نور شیدہ  
بچوں اور محفل معدون کا نام است کہ ہو

علم جہنم کا ایک شہر ترانہ صمد و اشد الاخیر بھی ہے۔ ہم کہ اسلاف سے حالات و احوال، معاقبہ و معاصی  
واقعات، آج کے فیوض، امن کی نہایت، جلالت شان، موالید، وفیات اور فن کے اعصار و زمان سے واقف رہے اور  
دن میں ایک پر جوش حرکت پیدا کرنا، حوصلہ کو تیز ہمت کو بلند کرنا، نیکیوں کی ترغیب و تادیب پر ایسوں سے رہنمائی  
جان کے مطالعہ سے بصیرت و ادب کی میں افزائی، خرم و احتیاط میں فروغ دہانی، دل سے رنج و غم دور کرنا، سر سے شامانی برہان  
و جان میں ہر وقت تازگی میرہ ہوتی ہے۔ یہ تاریخی مطالعہ سے میرہ و مستحقان کی منفعت میں اضافہ ہوتا ہے اور احتیاج  
اہل باطل کی قوت ترقی پذیر ہوتی ہے۔ حاصل یہ کہ علم جہنم اور اسلاف سے حالات و احوال حیات انسانیت میرہ و  
میرہ سے آموزی و میرہ ساری کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

ہمارے ہر فن حریہ میں جہاں مختلف طرحہ فنون کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں مگر صرف لی سوان میات صحیح معنی  
میں بیان نہیں ہوتی جس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں اس موضوع پر نہ عربی میں کوئی تصنیف ہے نہ فارسی اور اس کوئی  
تالیف جس میں مصنفین و اس کی تعلیم کے حالات کو یک جہت کیا گیا ہو۔

اس لئے حرم سے ان ضرورت کو محسوس کیا جہاں باقاعدہ ایک ایسی کتاب ہونی چاہیے جس میں مصنفین و اس کی تعلیم  
کا بیان اور تفصیلی خلاف ہو۔ اس سلسلہ میں میرے چند تجویز ہرگز کوں اور دوستوں نے مجھ سے ہر باہر ار کیا کہ یہ کام تو کسی  
کو کرنا ہے۔ کبھی بھی خود میرے دل میں بھی یہ بات آتی تھی مگر مجھ جیسے بے شناخت انسان جس کو اپنی تکی و امنی کا ہر آن  
احساس ہی نہیں متصرف تھا ہے۔

نہ کھون امان نہ کھن نہ نہ سایہ ابرم  
بدرجہ تہلکہ و تہلکہ پیکار کشتہ را

اس اہم اور اچھے ہوئے موضوع پر غامد فرمائی کے لئے کسی طرف بھی موزوں نہ تھا اس لئے میں بیٹھ چل سوال  
کر تا بالور توجہ سے کل سے ہر سوال اور ہر سوال سے ہر سوال گذر کے کراہیب کا اسرار حد سے نہ متا چا کیا اس لئے  
چاہا کہ چاروں نے خدا کا نام لے کر اس اہم کام کو شروع کیا اور چاروں کے حرم میں اس کی تکمیل سے فراغت پائی۔ و سا

تقدیر ما اذنک انت السبح العلم

قد عزموا حتی اکتھا و اما لغرض حتی ناکل الماس بطلما

واللہ العبد المذنب محمد حنیف کنگو می ۱۰ ربیع الثانی سن ۱۳۸۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## القرآن الکریم

قرآن کریم خدا نے تم پر لایا اور اس پر عمل کرو تو اس کی پابندی تمہاری کامیابی کا موجب ہے۔ جو بنا پر یہودی انجیل کا سنت فقر  
 و جودات بعد المرسلین رحمت اللعالمین محمد رسول اللہ ﷺ پر حسب ضرورت جس ۲۳ سال کی مدت میں تمہارا تمہارا لایا اور  
 کریم اللہ تعالیٰ کا قابل شک تو نہ ہے ساتھ میں اس میں ایک خطا کیا یہ لکھ کا بھی تھیہ تبدیل نصیر۔  
 نزول قرآن اس کے نزول کی ابتدا وہ یکتا اللہ رحمت میں ہوئی۔ قال ظلہ تعالیٰ علی ما مرکہ فی لیلہ القدر بمس وقت تاجد لہ دینہ  
 ہر کار و عالم اللہ کی عمر میدک چالیس سال کی ہوئی تو ہر دو عشرہ سب سے پہلی آیت طہ، انعام، ملک، نازل ہوئی اس وقت  
 آپ ص ۷۰ میں تشریف فرما تھے (جیسا کہ شعبین و دیگر محدثین کے احضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ اس کے بعد  
 حسب توحید آیتیں اور سورہ نم ہاں ہوئی ہیں جن میں علی، دہنی، سہری، جہنی، بنی، ندری، رضی، دہنی، خفصہ جی ہیں  
 نزول سے لحاظ سے آیات و سورت کی سمیں۔ جو بعد ہجرت سے جو شتر نازل ہوئے اس کو بھی کہتے ہیں اور جو ہجرت  
 کے بعد نازل ہوئے اس کو بھی کہتے ہیں۔ آیات و سورت کے دہنی ہوئے تھے ہارے میں مشہور قول یہی ہے۔ وہ اصطلاحیں اور  
 جی ہیں۔ ہاں یہ کہ جس نازل ہد میں وہ آیت دہنی ہے تو ہجرت کے بعد وہاں اور جس نازل ہد میں وہ آیت دہنی  
 ہے۔ وہ یہ کہ جس میں اللہ سے خطاب ہے وہی ہے اور جس کا وہ سے سخن الیٰہیہ کی طرف ہے وہی ہے۔  
 فقط قرآن و کتابت فرقان اس کا یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی قوی تھا وہ اپنے تمام تجاوت سب، انہم جہتی، انعامات،  
 انجیل، انعامات، ہرے سے پہلے، لیے لیے تمہید اور انکس سب زہنی اور مکتے۔ جب قرآن نازل ہوا تو عرب کی  
 جامعہ کے مطابق نہ، آنحضرت ﷺ اور آپ کے سب، اس نے اس کو زہن پر اور تمام پیش کیے یہ سلسلہ جاری فرمایا  
 سے لڑتے پہلے ہو آیت میں ہی صدور الطبع ہو، الطبع ساتھ ہی ساتھ اس کی ثابت ہوئی تمام فرمایا۔ جس وقت لولی  
 تیت نازل ہوئی اس وقت آپ لوگوں کو یہ کہتے، لکھنا، ترتیب اس کا مقام تاتے اور کہ کتاب کو لکھنا لکھو کہتے تھے  
 حق و ترتیب۔ لکھنا کہ آپ کو اس کے بعض، کامیابیات کو کچھ کرنے والے علم کے نزول کا اظہار باقی تھا اس لئے حد  
 نبوی میں پورا قرآن الیٰہی علیٰ حد سورہوں کی ترتیب کے ساتھ تین تہائیں مختلف ٹکڑوں میں مرتب اور حفاظ کے سینوں میں  
 محفوظ تھا جس کی تصریح حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جب آپ ﷺ کی وفات کے باعث سلسلہ دینی اور  
 نزول قرآن تم ہو گیا تو خلفاء راشدین نے اس عظیم الشان کام کو انجام دیا۔ تہذیبی میں حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے کہ جب جنگ یمامہ میں صحابہ کی ایک بڑی جماعت شہید ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف  
 لائے اور کہد عمر کے یمامہ میں بہت سے حدیث قرآن کریم مشغول ہو گئے اور تجھے ابیشہ ہے اگر آندہ مہرگوں میں بھی وہی  
 طرح مشغول ہوتے گئے تو قرآن کا مرت ماہرہ انھوں سے جاہر ہے گا میری رائے یہ ہے کہ آپ جمع قرآن کا علم دیں۔  
 حضرت ابو بکر صدیق نے جواب دیا۔ جس کام کو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا میں اسے کسی طرح لراؤں۔ حضرت عمر نے کہا  
 واللہ یہ بات میرے لیے ہے۔ آپ بجا رہے ہیں بلکہ کہ حق تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابو بکر صدیق کو اس سلسلہ میں شرف  
 صدور ہو گیا آپ نے حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ اور جو اب وہ کام دینا ہے جی، تم قرآن کی تفسیر، تفسیر  
 کر کے جمع کرو۔ آپ نے بھی لولا ہی ہزار کیا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا کہ بعد میں آپ کو بھی ان حضرات کی  
 رائے سے اتفاق ہو گیا جو آپ نے اس کی تجویز دی اور سمجھو کی شاخوں، سفید پتروں کے پھولے پھولے ٹکڑوں اور  
 لوگوں کے سینوں سے جمع کرنا شروع کر دیا اور سورہ توبہ کی آخری آیتیں لکھ کا ہم رسول لایات صرف حضرت ابو خزیمہ



نہ سے جو باہم اختلاف کئے ہیں ہر ایک نے انہی میں سے کسی ایک بات کا اقتدار لیا ہے۔

## (۱) صاحب تفسیر بیضاوی

نام و نسب اور سکونت :- نام عبداللہ تھیں، ناصر الدین کنیت ابو الخیر ابو سعید ہے باپ کا نام محمد بن محمد بن علی ہے۔ بیضاوی بنی ہاشمی آپ کا اصلی مکان بنہ میں آپ پیدا ہوئے۔ اور اسی کی طرف منسوب ہو کر بیضاوی کہلاتے ہیں۔  
**پیشاپیش شامی ملا بہ تھے**

تفصیل بیضاوی :- ولایت فارس میں ایک شہر ہے جس کا علاقہ نہایت خوشنور اور سرسبز و آباد ہے جس میں صاحب مجھو وغیرہ موزنی جانوروں کا نام تک نہیں ہے یہاں نے انور کا ایک ایک والدین دس دس خصال کا ہوتا ہے اور ایک خاص قسم کا سبب ہو تا ہے جس کا دور دورہ بالشت کا ہو تا ہے اس کو شلو کہتے ہیں اور بھل بیاض حضرت سلیمان کے علم سے جنات نے تعمیر لیا تھا۔ فارس میں اس کو در اسفید کہتے تھے قریب سے بعد بیضاوی ہو گیا۔ اسلمی کا قول ہے کہ یہاں ایک قلعہ تھا جو دور سے مفید نظر آتا تھا اس لئے اس کو بیضاوی کہتے تھے۔ مشہور زہد حسین بن منصور اشعری اسی شہر کے باشندہ تھے۔  
 علمی مقام و جلالت شان :- علامہ تاج الدین سبکی نے "طبقات عربی" میں ان کا ذکر کر دیا ہے کہ بڑے کما ہے کہ قاضی صاحب کا دور زمانہ ۵۰۰ھ تک پہنچتا ہے۔ اور کارنامہ تھے۔ ابتدا میں قضاء شیراز کے بعد وہ پراخاڑ رہے پھر وہاں سے مدینہ منورہ پہنچے۔ یہاں سے تفریف لائے اتفاق سے کسی قاضی کے محضر درس میں حاضری کا موقع ملا تو آپ سب سے آخر میں اس طرح خاموشی کے ساتھ بیٹھ گئے کہ حاضری میں سے کسی کو بھی آپ کی آمد ہی خبر نہ ہوئی۔ اچانک تفریق میں قاضی نے حیرت سے کوئی اشکال پیش کیا اور حاضری میں سے اس کا مل چہلا لیا یہ بھی اعلان کر دیا کہ اگر کوئی مل کر سکے تو قاضی کرے ورنہ زمانہ میر سے طرز پر نفس اشکال کا عادی کر دیا ہے یہ سن کر قاضی صاحب سے زمانہ کیا اور جواب کی تقریر شروع کی۔ قاضی مذکور نے کہا کہ جب تک مجھے تم پر چور نہ کر دے کہ میرا اشکال ختم نہ ہو تو میں مجھ کے ہوتے وقت تک میں جواب نہیں دیتا پھر آپ نے میرے اشکال کا عادی کر دیا۔ قاضی صاحب نے باطل اکی غلطی میں اشکال کا عادی کیا اس کے بعد اس کا نفسی پیش جواب دیا پھر فوراً اس پر اشکال قائم کر کے قاضی مذکور سے جواب طلب کیا وہ چاروں قاضی صاحب کے اشکال کا کہاں جواب دے سکتا تھا اٹھیں نہ آتے۔

ہاں یہی اس بھری مجلس میں روانی ہوئی  
 شامی نے کہا ہے  
 بڑے بڑے مکان ہر کہ خالی سے

اسی مجلس میں دو برہمنی موجود تھا قاضی صاحب کے فضل و کمال کو جڑ کی بنا پر اس نے قاضی صاحب کو بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور پوچھا آپ کون ہیں۔ کہاں سے تفریف لائے ہیں۔ قاضی صاحب نے کہا میں بیضاوی ہوں طلب فقہ کی خاطر شیراز سے حاضر ہوا ہوں۔ دو برہمنے نہایت احترام و کرام کے ساتھ طلعت فاعروہ سے نوا کر درخواست کیا۔  
 بعض اعتراضات نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک عرصہ تک آپ وہیں رہے اور شیخ محمد بن محمد حنفی سے سفارش کی اور خواست کی شیخ نے موقع پا کر ان کے متعلق سفارش بھی کی مگر قاضی صاحب کا رد ہوا بدل کیا اور منصب و نذرانہ ترک کر کے شامی خدمت میں رہنے لگا اور اسی کے ایما سے آپ نے بیضاوی بھی مقیم شام کتاب تصنیف کی۔

علمی کارنامے :- قاضی صاحب کو علوم دینیہ و فنون متعبدہ، حدیث و تفسیر، معانی و بیان، غرض جملہ علوم میں مدت نامہ اور کامل دسترس حاصل تھی، مختصر التوسیع یعنی التایید الھدی (فقہ شافعی میں) منہاج الوصول الی علم الاصول اور شرح منہاج الوصول الی مبادی الاحکام لابن ماجہ اور شرح منتخب (اصول فقہ میں) الموانع الانوار (علم کلام میں) مصباح





مقام میں وفات پائی، صاحب مندی نے بھی اپنی ہر نفس کی سن ملا ہے اور یہ بھی کہاتے کہ آپ تو ربی میں موفن ہیں۔  
 مسئلہ پہلی میں بھی کہ نہ کہو ہے۔ بعض حضرات نے سند وفات سن ۹۸۲ھ کی ایک طرف سے قول لیا ہے۔  
 ۱۔ مکتبہ بنی ہمدان

نصرت حق و صمدین کی  
 شہرچہ تو زبان فرود کی دریا  
 کو فریاد

تدبیرش دگر

العصر

۹۸۵

ہم وین سید ظل یقی

۹۸۵

جواشی بیضاوی (۱) حاشیہ فی الدین محمد بن شیخ مصطفیٰ قنوی متوفی سن ۹۵۱ھ۔ یہ حاشیہ عظیم المنان  
 کثیر النفع اور مستمسک العبد ہے۔ یہ پوری تفسیر پر آٹھ جلدوں میں ہے، بعد میں مروجہ نسخے نے اس میں جو ترمیم بھی کی ہے۔  
 (۲) حاشیہ ابن الجوزی حاشیہ ابن ابی عمیر، استاد طحاوی محمد بن علی بن عسکریہ یہ تین جلدوں میں ہے جو  
 جواشی کے خلاف سے قطع ہے یہ بھی مفید اور جامع ہے۔  
 (۳) حاشیہ جلیل جلیان فی انوار العزیز، تالیف ابن محمد انصاری، متوفی سن ۹۱۰ھ، ایک جلد میں ہے آثار میں  
 القضا ہے۔ "الحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب" کہہ کر آخر بیضاوی میں جو احادیث موصوفہ ہیں موصوفہ نے ان پر  
 بھی حاشیہ لیا ہے۔

(۴) حاشیہ کمال الدین ابن علی بن ابی الفداء ابی مشرور بقرہ کمال۔

(۵) آداب الابرار فی شواہد القادر، شیخ طاب بن سید علی متوفی سن ۹۱۱ھ۔ یہ بھی ایک جلد میں ہے۔

(۶) حاشیہ ابو الفتح صدیقی تالیف مشہور بکار، متوفی سن ۹۴۰ھ۔ اس کا آغاز میں القضا ہے "الحمد لله الذي

انزل الكتاب" اب محکم ہے۔ یہ بھی ایک جلد میں ہے طحاوی و قاضی سے جو روایت ہے۔

(۷) حاشیہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی بن حیدر تالیف شافعی متوفی سن ۸۹۶ھ اس کی سورتیوسف تک

ایک جلد ہے آثار میں القضا ہے "الحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب"

(۸) حاشیہ محمد بن طاب بن محمد بن رجب شافعی تالیف متوفی سن ۹۰۰ھ اس کی دو جلدیں ہیں آغاز میں القضا ہے۔ "قل

المفسر بعد حمد لله العبد المذنب"

(۹) حاشیہ جمال الدین ابی اسحق قزاقی تالیف متوفی سن ۹۳۳ھ

(۱۰) حاشیہ جوامع احمد بن محمد متوفی سن ۹۰۰ھ

(۱۱) حاشیہ مصطفیٰ بن عبد الجبار، تالیف متوفی سن ۹۶۹ھ آغاز میں القضا ہے "الحمد لله الذي جعل في كتابه القرآن"

(۱۲) حاشیہ ملا عرض متوفی سن ۹۹۴ھ تالیف ضمیمہ ہے تقریباً تیس جلدوں میں ہے۔

(۱۳) قاموس المصنفین غریب القاضی شافعی بکر بن احمد بن سنان طبعی متوفی سن ۷۴۴ھ۔

(۱۴) حاشیہ شیخ عبد الدین بن محمد احمد بن عبد اللہ بن طبری تالیف متوفی سن ۹۹۸ھ۔

(۱۵) حاشیہ شیخ شمس الدین احمد بن علی بن سنان تالیف (ابن کمالی شافعی) متوفی سن ۹۹۲ھ۔

(۱۶) حاشیہ شیخ اسماعیل شروان متوفی سن ۹۴۲ھ۔





ایک اور شخصیت بھی مہم ہے۔ یعنی صاحب "المختصر فی اخبار الیہ" "صاحب" تقویم الجلالہ "ان دو فرسہ۔ ان کا نام بھی انا محفل ہے اور ابو القاسم وکیت بنی سے مشہور ہیں لیکن یہ صاحب ترجمہ کے علاوہ ہیں جو دمشق کے امیر و حاکم تھے۔ ان کی وفات ۳۲۲ھ میں ہے۔

تفصیل علوم ۷۶ھ میں جب کہ آپ کی عمر چھ سال سے بھی کم تھی اپنے بھائی شیخ عبد الوہاب کے ساتھ دمشق آئے اور ان سے تعلیم کی اس وقت اندماجہ وفات پہنچے تھے۔ (دوسری روایت یہ ہے کہ ۷۶ھ میں اپنے والد بنی سے مروی دمشق پہنچے تھے) یہاں آپ نے تالیف العیود اور مختصر ابن بابنہ لکھی۔ برہان فزولی اور کمال الدین ابن قاضی شیبہ سے فقہ حاصل کیا۔ صحابی سے اصول کی تعلیم حاصل کی۔ ابن السوید اور قاسم بن مسار و غیرہ و تیاران حدیث سے سنا اور روایت حدیث حاصل کی اور شیخ ابو الجانحی مزی شافعی سے تفہیم کی جو آپ سے نسخہ بھی ہوئے تھے۔ حامد بن علی الدین ابن یحییٰ کی بھی شاگردی کی ہے اور ابو جود شافعی مہلب نے اپنے کے علاوہ موصوف سے بڑا کہ اعلق تھا۔ حتیٰ کہ طابق اور دیگر مامول میں علامہ بنی کے خیالات کی تائید کی۔ جس نے اس وقت سے تکالیف بھی لکھیں جب علامہ کا انتقال ہوا تو اپنے نسخہ سے محتاجہ فیہ خلیفہ جابر ان کے چہرے سے چار اٹھان مار پٹائی کر دی۔

ملکی مقام اور درس و تدریس حافظ ابن شیبہ زمانہ مشہور معروف محدث، مفسر اور مورخ تھے۔ تفسیر حدیث فقہ غریبی کمال اور فن رجالہ طبع حدیث میں کہ فی نظر رہتے تھے حافظہ نبی نے مجھ میں آپ کو امام مفسر، مفتی، روایت فقہ، مفسر اور صاحب تصانیف فقہ و صحابہ آپ کی زندگی فقہ و منظرہ، تصنیف و تالیف اور درس و تدریس میں گذری۔ ایک عمر حدیث درس امام اسحاق میں رہا۔ آپ نے اپنے رہنے اور علامہ بنی کی وفات کے بعد درس مستند یہ تیس تھی درس کیا ہے۔ علامہ الکافی کے مشہور فاضل صدر الدین علی بن محمد بن العزازی، فی البدن شقی اتالیقی ۳۶۶ھ صاحب شان عقیدہ و اچھوتی اور شیخ محمود بن عبد بن مسعود قنوی و مشقی ترقی و ۷۷۷ھ میں عقیدہ و اچھوتی آپ نے شاگرد تیار کیے۔ ملکی خدمات آپ نے بہت سی کتب جلیلہ فائدہ تصنیف کیں جو آپ کی زندگی میں اور از مقلات میں پیش بھی کی۔

(۱) "انجیلی فی معرفۃ و حکمت و اصفیاء الیہ" یہ پائی تفسیر جلدوں میں ہے۔  
(۲) جامع المائید و احسن الیہ فی ارقم سخن۔ اس میں مسند امام احمد لکھتے تیب و وفادان کے ہر صاحب روایت کی ہے تاثر ہند۔ اس سے اس کی تمام روایت مرویہ اصولی سے مسند احمد، مسند یاز، مسند بنی یحییٰ، مختصر و غیرہ روایتی ہیں اور بہت سے محققین فائدہ پہنچائے ہیں اور زور دہ جہد فیہ و رواہ ابو یحییٰ کو بھی شامل کیا ہے۔  
(۳) "ابو یحییٰ بن حبیب" یہ ایک رسالہ ہے جو اخیر جنگ کے لئے اس وقت تصنیف کیا تھا جب انجیلیاں سے قلعہ الحارث کا محاصرہ کیا۔

(۴) تخریج کتاب التبیہ

(۵) مسند النعمین

(۶) طبقات شافعیہ

(۷) مختصر علوم مالک حدیث

(۸) الکواکب الدرری

(۹) الاحکام ہسری، فروغ احکام میں ایک مبسوط کتاب کی تالیف بھی شروع کی تھی جو مکمل نہ ہو سکی۔

(۱۰) تاریخ الکواکب۔ اس میں ۶۲۸ھ تک کے حالات ہیں۔

(۱۱) کتاب فضائل ائمہ: یہ تفسیر ابن اثیر کا ذیل ہے جس پر تفسیر کی تکمیل ہے۔

(۱۲) تفسیر ابن کثیر آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ شہرت و ستاروں کو حاصل ہوئی۔ ایک تفسیر ابن کثیر کو جس کے متعلق حافظ سیوطی لکھتے ہیں تلم یولف مطلقہ کہ اس میں تفسیر نہیں لکھی گئی، اس واسطے کہ آپ سے پہلے تفسیر نگار لوگ احادیث صحیحہ کے ساتھ روایات ضعیفہ اور اسرائیلیات کو بھی جگہ دے دیتے تھے، حافظ ابن کثیر نے اپنی کتاب محمد ثین کے طرز پر تفسیر کی اور احادیث صحیحہ کو روایات ضعیفہ سے ممتاز کرنے میں بڑی حد تک کامیاب رہے۔ یہ کتاب مصر سے چار ضخیم جلدوں میں طبع ہوئی ہے اور اس کا کچھ حصہ داخل روس بھی ہے، آپ کی دوسری اہم کتاب (۱۳) البدایہ والنہایہ ہے جو چودہ ضخیم جلدوں میں مصر سے طبع ہوئی ہے، راجع الحروف ہے اس کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ نہایت مفید علمی ذخیرہ ہے جس میں ابتداء خلق سے ۶۷۶ء تک کی تاریخ ہے۔ پس اس میں آپ کی کتاب الکامل کے لحاظ سے ایک سو ساٹھ سال کی مزید تاریخ ہے۔

وفات آپ نے ۱۵ شعبان ۷۷۷ھ میں دمشق میں وفات پائی۔ اب آپ دمشق کے مقرب صوفیہ میں ابن حجر کے مخلص آرام فرما رہے ہیں۔

آپ کو یہ پورا پورا فائدہ  
 زحیم دینے سے قبل منیہا کا

(۳) صاحب مدارک التقریل

ابواب کرامت عارفہ العزیز عبداللہ بن احمد بن عمرو نبطی کی تصنیف ہے۔ جس نے حالات تخریجہ قاضی کے ذیل میں  
اس میں کے انتظامات لکھوائے

(۴) صاحب جلالین

(نصف ثانی)

۱۴۸۸ء و نسب اور سکونت : ہر عمر لقب جلال اللہ بن نور والدہ نام احمد ہے۔ پورا نسب یوں ہے جلال اللہ بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن باہم الجلال بنی عبد اللہ بن اشباب بنی العباس بن العباس بنی انصاری بنی عجلہ کبریٰ کی طرف منسوب ہیں جو مغربی مصر کا ایک شہر ہے۔ آپ ۱۸۰ سال ۱۹۰۰ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ ۷۰۰ میں نشوونما لائی۔

محصل علوم پہلے آپ نے قرآن پاک، فہم ینامہ اور ابتدائی چند کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد فقہ طحاوی، بیہقی، جلال  
باقی، دینی حنفی، شمس، دیلمی سے اور اصول حنفی، مجاہد سے اور نحو شلب، علی، شمس طحاوی سے اور فرائض و حساب  
تیسرے درجہ میں آئی مصری، حنفی سے اور منطق، جدل، معانی، دیلمی، حنفی، اصول فقہ، درمودہ ائمہ الہی سے اور اصول دین  
اور تفسیر عام شمس بساطی وغیرہ سے حاصل کیا۔ کھام سے آئی نخعی، شمس بن الدیلمی، حنفی، محمد بن داؤد شافعی، شارب ائمہ  
مصر، داؤد بن علی اور بقول بعض کمال و میرانی، شارب بن احمد، در طبری وغیرہ کے طلبہ سے اور اس میں بھی شریک ہوئے اور  
حدیث دینی حنفی وغیرہ سے حاصل کی، بقول بعض علامہ شمس، ابن المظن انہاسی سے بھی روایت رکھتے ہیں۔

دور میں دقت رہیں۔ شروع میں آپ پڑنے کی عہدیت کرتے تھے پھر عرصہ کے بعد ایک شخص کو اپنی جگہ قائم مقام کیا اور خود اس اتار رہیں میں مشغول ہو گئے اور خلقِ انیسویں آپ سے طم حاصل کیا۔ بلکہ بہت سے فضلاء تو آپ کی زندگی















(۱۰) **المحبوب الملقب**

(۱۱) در مدار فرمت

(۱۲) ساله در خدمت باقی ماند

(۱۳) بیت نامہ وغیرہ

وفات ۱۲۲۵ھ میں آپ کی روئے اصل بحق بنی اور آپ کا جسم بیٹھ کے لئے بانی ہت کی پاک سرزمین کے سپرد

۱۰۰ "یا پیغمبر! کہہ دے کہ میں نے اللہ کی قسم، ان لوگوں کو جو تم سے پہلے آئے ہیں، ان کے اعمال سے تم کو سزا دی ہے۔"

باجرگشت کفن کفن متبرک کہ پہلے میں کفن دیا جانت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی چادر صاحبہ امی زینب علیہا السلام سے کفن میں احوال میں دیکھی تھیں۔ آپ نے کفن کا سب سے وصیت کی تھی کہ جو چادر اور روشتی حضرت سرور مقرر فرمائی جائیں وہ حصہ اللہ علیہ کی جلا کر دوئے اس کو میرے کفن میں شامل کیا جائے۔

الملاقات الصالحات      آپ کے مین صاحبزادے تھے۔

(۱) الحمد للہ۔ یہ آپ نے بڑے صاحبِ دل تھے جو بہت بڑے عالم تھے اور قاضی صاحب کی حیاتِ نبی میں وفات پائی تھے، قاضی صاحب نے وصیت نامہ میں ان کے متعلق لکھا ہے: ”وہ خاندانِ فقیرِ بیشِ علماء آمد و اندک در بحرِ مصر ممتاز بود و علم از سر زلفِ فقیر الحمد للہ از دولت و سایہ بود و خدا بیشِ ہر دولت کرد۔“

بیب کاظمہ نے لائبریری سے بچہ پر قلمی میراث پر یاد دہانی

(۲) محرم الحرام

(۲۲) - علی اندر قاضی صاحب کے قصوں میں نے بھی لکھا۔

(۷) صاحب الفواز الکبیر

بدل دیتا ہے جو بڑا بہ لو مستور مینا۔

یہ کامات میں ساقی بھیجتا ہے ایسا فرزند

به مداء الذكر الحميل ويحتم

الحمد لله وحده

نام و نسب اور کنیت احمد نام، ابو الفیاض کنیت، ولی اللہ عرف، بشارتی نام قطب الدین اور تہ، خلی نام حکیم الدین مشہور ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب اللہ ماحد کی طرف سے حضرت محمد قاروقیؑ تک اور والدہ شجرہ کی طرف سے حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ اس لحاظ سے آپ فاضل حنفی اہل اور سنی شافعی ہیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ ولی اللہ احمد بن شہاب الدین بن زبیر الدین بن شہید بن عقیق بن منصور بن احمد بن خودین قوام الدین بن عرف قاضی قازان ابن قاضی قاسم بن قاضی بید (عرف بدحا) بن عبد الملک بن قطب الدین بن کمال الدین بن مسعود بن یحییٰ بن شہر ملک بن عطالک بن ابو الطیغ ملک بن محمد والی الخ ملک بن مال ملک بن قاروقی بن جریمس بن احمد بن محمد شہر یار بن بلخان بن دایوں بن قریش بن طبرستان بن صفان بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی الخطاب علیہ السلام۔

اولاد باسعادت آپ کی ولادت حضرت محمد و آلف علیہ الرحمۃ علیہ السلام کی وفات کے اسی سال بعد ہر شنبہ ماہ تکبیر و جمعۃ اللہ علیہ السلام کی وفات سے چار سال قبل ۴ شوال ۱۱۴۴ھ میں (۱۷۰۲ء) بروز چار شنبہ بوقت طلوع آفتاب آپ کے ہمالیہ قصر بھلت ضلع مظفر ٹھہری ہوئی۔

والدہ ماجدہ شاہیدہ الرحمہ سادہ ۱۰۵۶ھ مطابق ۱۶۴۴ء میں پیدا ہوئے اور فطری طور پر ذہین ہونے کے باعث

مردہ تہا میں بہت جلد ختم کر لیں، انھیں اللہ فین میں حضرت شاہ صاحب نے قرب کیا ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے  
مردہ سے زندہ افرو سائل سے لے کر شرع حاکم اور حاشیہ خیالی تک کی ہر کتاب اپنے (بڑے) بھائی شیخ ابو الرضا محمد اہوی  
(مولود ۱۰۲۵ھ ۱۰۶۶ھ ۱۱۰۱ھ ۱۱۰۳ھ) سے پڑھی ہیں اور چند دیگر کتب مرزا ابوبکر ہروی سے۔

شاہ صاحب فقہ حنفی کے جید علماء میں شمار کئے جاتے ہیں اور فقیہ جزیات پریتی سہری نگر رکھتے تھے۔ آپ  
کے ایک دوست شیخ حامد جن کو کہہ تگزب نے لکھائی یا نصیری کی مذہب کا مقرر کیا تھا وہ آپ کی عکسہ منی سے واقف تھے۔  
اور لودھی قادیانی کی مذہب میں اپنا شریک کار بنا چاہا۔ خود کو پیامبر دلائی۔ آپ نے قبول نہ کیا اور صاف انکار کر دیا۔ لیکن یہ آپ  
میں کی خبر آپ کی یہ حال کو دینی تو برہمن میں اور نوری کریمینہ کا محبوب آپ سے محض یہ حال کہ جو فی حلالہ دینی لینے کی  
مدد دیکھنا منظور فرمایا جب اس ملازمت کی خبر آپ کے مرشد کو دینی تو انہوں نے نہ صرف عکسہ پر اسکی لیاضہ اس  
کے ترک کر دینے پر اصرار کیا۔ آپ نے والدہ کا حکم کیا اور انہوں نے اس کا اہل خیال نہ کیا اور براہ راست کرتے رہے۔ حتیٰ کہ  
ملازمت چھوڑ دینے کا حکم دے دیا۔ آپ نے اس موقع پر بڑی ہوشمندی کا ثبوت دیا۔ چنانچہ آپ نے مرشد کی خدمت میں  
عرض کیا کہ حضرت آپ ہی تو افراسیاب کی کورنی خود خود چھوٹ جاتے تھے میرے چھوڑنے سے والدہ دینی آزاد کی کا اندیشہ  
ہے۔ چنانچہ انہوں نے دعا فرمائی اور وہ اس طرح قبول ہوئی کہ ایک روز عاصییر رحمہ اللہ علیہ نے خلاف معمول اپنا ایک مذہب  
فقیہ سے ملازمین کی خدمت طلب کی اور ابوجہاد شاہ عبدالنیم کا نام لکھ کر دیا اور چھوٹا ہوا کہ "ابو خولستہ بادشاہ میں تو زمین  
پر بیہوش تھی کہ شاہ عبدالنیم چاہیں تو میں کو آئندہ میں سے دینی جگہ۔ کو خود نوری پھر اگر اب جائیداد ملے جائے گی جو بڑی بڑی  
مگر آپ اس امتحان میں بھی کامیاب ہونے فرماتے تھے ان کے یہودیہ جب آپ سے رات بیک کی تو بوجہ جو فقیہی معاش سے جو  
جواب دیا وہ آپ کی شان تو اس کا آئینہ دل ہے۔ فرماتے ہیں "قولہ دروم فکر نہ جانا وہم و غمہ خدائے تعالیٰ سے۔ تو کورنی  
بخصوصی جائیداد کو نظر انداز کیا اور میر و شکر کے ساتھ اپنی اسی بن جو میں یہ خدمت ملتی رہتے رہتے نہ ہی نزل و دی۔

نہال مسعودیہ بنی سلطان دین خاک، فرق قاعدت بعد ازین (خبرہ)

تعلیم و تربیت۔ جب آپ نے اپنی عمر سے پانچویں سال میں قدم راجا، والد ماجد سے تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا اور آپ  
نے سات سال کی عمر میں حفظ قرآن کے ساتھ ساتھ بعد از خدمت لڑکانہ فرائض بھی معلوم کر لیے۔ اسی سال والد بزرگوار  
نے نذر اور شریع کر دیا۔ پابندی فرائض کی عادت پڑے۔ شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ رسم سنت بھی اسی سال مکمل  
میں آئی۔ ساتویں سال کے آخر میں آپ نے عربی اور عربی سے ابتدائہ سال پڑھا اور دس سال کے بعد ایک سال سے اندرون  
کو خلیا کر لیا۔ ان کے بعد آپ نے صرف و نحو کی طرف توجہ فرمائی اور دس برس کی عمر میں علم نحو کی معرفت لازماً کتب شرح  
ماہی تک پہنچ گئے اور نہ صرف قادیانی کی نوشتہ خواندہ میں مہلت پیدا کر لی بلکہ عربی کی صرف و نحو پر بھی عبور حاصل کر لیا۔  
شاہ صاحب نے خود ہی ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ "اس سال کی عمر میں ایک حد تک مطالعہ کی رو مکمل کی گئی تھی  
۔ "صاحب" حیات دینی" نے تو آپ کے متعلق یہاں تک لکھا ہے کہ "اس سال کی عمر میں صرف و نحو میں آپ کو اس درجہ  
وقت حاصل ہوئی تھی کہ بڑے بڑے مرثیہ نوحی جو کتب کے کڑے لکھاے جاتے تھے اور جنہوں نے ان علوم میں نہایت  
شیرت و نامور نے ساتھ عزت و رفعت کے تحفے حاصل کئے تھے وہ آپ سے مسائل صرف و نحو میں گفتگو کرتے ہوئے  
جستے تھے۔ بہت ہی باسی عمر میں آپ نے کافی ہی شرح معنی شروع کر دی تھی۔

صرف نحو سے فراغت کے بعد آپ نے معقولات کی طرف توجہ فرمائی اور تھوڑے ہی عرصہ میں ان سے فراغت  
پائی۔ پندرہ سال کی عمر میں تمام متداولہ درسی علوم کی تکمیل کر کے کوہب فضل و کمال کے زمرہ میں شامل ہو کر ایک مقام  
خاص کے مالک ہو گئے۔

تفصیل موصوفی تفصیل شاد صاحب کی تعمیر انشاء اللہ مذکور ہے اس کی تفصیل آپ نے اس طرح بیان کی ہے کہ طعمہ بدیش میں مخلوق شریف تمام اہل ایمان کی لیکن چند روز حالات کی وجہ سے کتاب التبیان سے آپ ادب تک کا حصہ نہ ہو سکا تھا، حق بخاری شریف سے کتاب الطہارت تک، تین تہذیبی کتب سے آخر تک پہنچی۔ علم خیمہ میں بیضاوی اور فقیر، درک کے کچھ حصے باقاعدہ پڑھے اور باقی حصوں کا وہ دیکھ لیا۔ اس کے علاوہ کمال غور و فکر پر مختلف نقاشیوں کے مطالعہ کے ساتھ والد ماجد کے رہنے والے قرائن میں مجھے حاضرین کی توفیق کی بدولت اس طرح کی باتوں نے حضرت سے متعلق قرائن و محاورہ بھی میرے قریب میں پہنچ گئے۔ حکیم کتابی مٹ بولہ فالحمد للہ علی ذلک۔ طعمہ بدیش میں شریف قریہ و بدیش کی وہ جلدیں تھوڑے حصے کے علاوہ پوری پڑھیں۔ اصول فقہ میں صہبی و ترمذی، مکتبہ کاروانی، ایا۔ منطق میں شرح تفسیر کمال اور شرح منطق کا کچھ حصہ پڑھا۔ طعمہ کلام میں شرح عقائد کمال اور دیوانی، شرح مواقف چاند حصہ پڑھا۔ طعمہ طب میں مہر و فلک میں شرح بدایہ النکاح وغیرہ کچھ نوٹیں لکھیں، شرح داغی، طعمہ معانی میں مطول و اسطر حصہ اور مختلف المعانی کا وہ حصہ پڑھا جس پر والدہ ماجدہ تشریف لے گئیں، حساب میں بعض رسائل پڑھے۔ تصوف و سہلہ میں عوارف و معارف اور رسائل تشدد پڑھے۔ طعمہ عقائد میں شرح باجیات، مہر الاناجی، مقدمہ شرح معانی، مقدمہ نقد علمہ، مہر خواص و مہر آیات میں والد صاحب کا ایک خاص حصہ پڑھا۔ جس کی انہوں نے چند مرتبہ اجازت بھی دی تھی۔ انشاء اللہ تحصیل میں اپنے زمانہ کے نام محمد بن محمد اقل سیالوی کی خدمت میں بھی آتے جاتے اور علوم حدیث میں ان سے استفادہ کرتے رہے۔

عقد کالج - یہ وہ مہالی تھی جس میں آپ کی تعلیم آپ کے ہاں شروع ہوئی تھی لیکن اس صاحبزادی سے ۱۱۶۸ھ میں وہی۔ ان سے ایک سالہ سے لے کر کچھ روز تک صاحبزادی نے اعزیز پیدا کی۔ اس معاملہ میں آپ سے والد صاحب نے اپنی نصیحت کے کام بلا سزا و سزا کے ہاتھ اپنے فرائض نہ پڑنے کے ہرگز کو بھی نہ سزا دیا، بلکہ یہ نصیحت سے وہ بے نیس۔ ان کی صحبت بعد میں خفا ہو گئی۔ بعد ازاں سرسوالے انہی کو لے کر اپنی سال آپ کی شادی ہو گئی اور وہ حکومت بعد میں اس طرح خفا ہوئی کہ غریب سے لے کر بدیہ شاد صاحب کی کشتی و امن کا انتظام نہ کیا۔ یہ قصہ اس وقت سے ابھی یاد ہے۔

نوشہ امن کے والدہ دو سال پہلے امن سے خیمہ کی خدمت میں نہ ہو پائے تھے۔ شاد صاحب سے یہ کہ بجائے ابو اسحاق سے صاحبہ کو شرف حاصل ملے، اس سے بعد حضرت شاد صاحب کی ساری دنیا وفات پڑ گئی، ان تمام خدمات کے بعد آجی کو معلوم ہوا کہ آپ ان وقت غازیہ پہنچ گئی تھیں تو انی سال بعد تک اس کا وہ نام نہ تھا۔

بیعت و ستر بندی - عقد نکاح کے آٹھ یا ایک سال بعد شاد صاحب نے اپنے والد کے دست حق پرست پر بیعت لی اور ان کی رہنمائی اشغال صوفیہ میں مشغول ہوئے۔ خصوصاً تشدد یہ سلسلہ لایا کہ اولیٰ آقا پر ایمان دیا اور کچھ زیادہ سرت گذران آپ نے ان کی تصوف میں دور رس حاصل کر لیا کہ اس نے فی خواص آپ بیٹے بنی ہو گئے۔ کئی روزانہ قرائن میں والد صاحب سے فقیر بیضاوی کا درس لیتے تھے، اس موقع پر والد ماجد نے یہ بیان کیا کہ شہر کے علاوہ۔

مشائخ فقہاء و فقہاء و کبار عوام کی ایک شاخہ لڑکھٹائی کی اور ستر بندی کی رہنمائی ہوئی، مصنف "حیات ولی" نے لکھا ہے کہ حاضرین مجلس نے اس دور سے بہت زیادہ دینی و دینی مجلس کوٹا کھائی۔

اجازت تجوید و قرأت - شاد صاحب نے قرأت و تجوید کی تعلیم مشہور قاری مولانا محمد فاضل صاحب سندھی سے لی تھی جو ولی نے شیخ احمد اور اپنے زمانہ کے مابین فہم شہیدے جانتے تھے۔ شاد صاحب قرآن فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن لاؤلی سے آخر تک بروایت "فہم من ماسم" (مسلم، ثقہ) مانتی تھی فاضل سندھی سے ۱۱۵۳ھ میں پڑھا اور انہوں نے درالسلطنت ولی کے شیخ احمد شیخ عبد القاق سے پڑھا۔

اجازت بیعت و وفات والد - آپ کی عمر سے سترہ یا اسی سال والد ماجد تحت یہاد ہوئے اور اسی حالت مرض میں

آپ نویت اور شادی اجازت طلاق خانی اور سر و دمپ اور خاں پور حمید کی جو بیاد چھائی تھی اس کا انتظام شاہ صاحب کے پاس فرمایا۔ ۱۲ صفر ۱۱۳۱ھ مطابق ۱۷۱۹ء میں بروز بدھ اس مرتاض سونی اور فقید المثال عالم نے دوس و دہر شاہ کی سند پہنچانے پر اقبال پئے (شاہی اللہ) کے لئے خانی کر دی۔

دوس و دہر رئیس والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد آپ نے مستقل طور پر سند دوس اور شاہ کو رونق بخشی اور دوس و دہر رئیس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ کے علم و فضل اور کمالات ظاہری و باطنی کا شہرہ دور دور تک پہنچ چکا تھا۔ ہر طرف سے لشکرانہ مدد معارف جوق و جوق آتے اور ان کو کلمہ پچاتے، تقریباً دو سال تک آپ کتب و حیرت اور معقولات کا درس دینے میں مشغول رہے۔

طریقہ تعلیم شاہ صاحب کے زمانے میں جو طریقہ تعلیم رایج تھا آپ نے اس کے برخلاف دوسرا طریقہ اختیار فرمایا۔ یہ طریقہ جو اپنی اور فکری انتصاب آپ اپنا چاہتے تھے وہی طریقہ تعلیم سے آسل تھا۔ پہلے آپ تین تین چار چار صرف و نحو کے ابتدائی درساں سکھواتے اس کے بعد تاریخ یا صحت کی کوئی عربی کتاب پڑھاتے۔ پھر مطالعہ مالک کا درس دیتے اور قرآن مجید کا ترجمہ بلا تفسیر پڑھاتے۔ البتہ جنہاں میں کسی قاعدہ یا نحو کی مشعل یا شان نزول کی ضرورت پیش آتی اسے بخوبی حل فرمادیتے جس سے طالب علم کو اطمینان ہو جاتا اس کے بعد تفسیر جلالین پڑھتے پھر ایک وقت حدیث کے ایک وقت اور عقائد و سوک کا درس دیتے اور دوسرے وقت کتب صحت کا اس طریقہ تعلیم سے طلباء کے اندر غور و فکر پیدا ہو جاتا تھا اور وہ صحیح معنی میں علم فقہ علم حدیث اور علم تفسیر کے جامع بن جاتے تھے۔ انہی کے ساتھ علوم عقلیہ سے بہرہ مند ہوتے تھے۔ تھوڑے بہت کچھ کلام اور انجیلی طرز حدیث و قرآن کی روشنی میں لیتے تھے۔

طریقہ سر و حدیث ابتداً حدیث کی تعلیم کا طریقہ اسلامی قانون میں علم حدیث کی تعلیم کے خیال سے دوسرے وقت ہفتہ پڑھایا۔ خصوصاً دو تہہ یا آٹھ، الحمد للہ یہ کلمہ دو کلمہ و آٹھ سے بعد حدیث کی تعلیم بیان کرنا پھر اس سے متعلق ایک فقر و نہایت فصاحت سے آراستہ درسی سمجھا یا تھا۔ طین چپ شاہ صاحب مدینہ منورہ سے ہندوستان آئے تو آپ نے ان کے مطابق مکان سے کی مشہور و مستند کتابوں کو ایک سال میں پڑھانے کا طریقہ چھانی لیا۔ آپ ایک دن مظلوم شریف کی حدیثیں پڑھاتے اور دوسرے دن انہی حدیثوں کے متعلق حواشی چھانی کرنا اور اس طلبہ کو دینے ہاں اس طرح جب مظلوم شریف ختم ہو جاتی تو دوسرے سال رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی حدیثوں کی سند کو متصل لڑنے پہلے مشکوٰۃ کی حدیثوں کو جو اس میں سند کے بغیر پڑھائی گئی تھیں سند کے ساتھ اس طرح پڑھاتے کہ طالب علم حدیثوں کو پڑھتا جاتا اور اسلو متاجار اور میان میں خاص خاص نکات بھی بیان فرماتے جاتے۔

اس طرح ایک دن میں پانچ سو ورق پڑھ جاتے تھے۔ حضرت شاہ صاحب نے دوسرے حدیث کے اس طریقہ کا کام سرور لکھا تھا۔ لیکن حضرت شاہ صاحب کے زمانہ ہی میں طریقہ سر و دمپ ترمیم کر دی گئی تھی۔ (حیات خورشید صفحہ ۱۲ مضمون مولانا مناظر احسن گیلانی)

موسیٰ استغفر حق دور میں دوس و دہر رئیس میں آپ کو ہر علم و فن میں خود کرنے کا موقع ملا۔ اسی زمانہ میں آپ نے مذاہب اربعہ کی فقہ اور ان کے اصول فقہ کی کتابوں کا نظر جائز مطالعہ کیا اور ان احادیث کو بھی جامعان نظر و نظر و نظر و نظر سے یہ حضرات اور اپنے اقوال و مذاہب کی استدلال تھے جس اور اسی وقت سے فقہائے محدثین کا طریقہ بھی آپ کے دلنشین ہوا۔ آپ ہایہ زمانہ نہایت استغفر حق اور عویت کا گذرا۔ آپ نے نہایت تحقیق کاوش سے کتابوں کا مطالعہ شروع کیا اور استدلال و مثالی اہماک و استغفر حق کے ساتھ کتب بھی میں مشغول رہے۔ آپ ان دنوں کھانا بھی لم کھاتے اور آرام بھی لم کرتے اور دوس و دہر رئیس کے بعد جو وقت ملا اسے صحت کتب میں صرف کرتے۔



سفرِ نیاز : جب شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے یہ محسوس کیا تھا کہ اسلام کے ہندوستان آئے ہوئے صدیوں سے ہمیں فکرِ علم سے محروم رکھ کر جمعی ضرورت سے بہت کم ہے تو مصوف نے اس کی محسوس کر کے مسلسل تین سال قیامِ مقدس میں وہ فکرِ علم سے بہت حاصل کیا تھا اور پھر ہندوستان واپس آکر انہوں نے اور لکھا کہ بعد ازاں کی کولانو نے اس کی اشاعت میں بی بی کو شش فرمائی تھی مگر مساعدتِ حالات کی وجہ سے اسے متعدد میں ناکام ہوئے۔

حضرت شاہ صاحب نے دیکھا کہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی استوار کردہ بنیادوں کے کچھ بڑے بڑے نشانات ابھی باقی ہیں اور جدوجہد کر کے ان بنیادوں پر مضبوط عمارت نہ تعمیر کی گئی تو انہیں کباب ستر کا وہ قیام بھی روک سکتی۔ غور و فکر کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچے کہ علم و حدیث اس کے معدن یعنی خلیفہ مقدس سے حاصل کرنا چاہیے۔ بنائے گئے زہار حرمین شریفین کا شوق و امن خیر بہ الور ۳۳۳ مطابق ۱۳۷۱ھ کے آخر میں جاری رہا۔ یہ کہے

فیوض الحرمین : خانہ نبویہ اور روضہ المہر علیہ السلام پر روحانی مشاہدات و مکاشفات کی صورت میں شاہ صاحب پر جو فیضانِ ہوا اس کو آپ نے ”فیوض الحرمین“ میں قلمبند کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ”اندھ پاک کی سب سے بڑی نعمت جس سے اس نے مجھ سے سرفراز فرمایا ہے کہ ۱۱۴۳ھ کو اس نے مجھ کے سال میں مجھے اپنے مقدس آخر سے نبی کی نورانی پستی پر طبع السلاطین والاسلام کی زیارت کی توفیق عطا فرمائی۔ لیکن اس حلقہ میں اس نعمت سے بھی کس زچہ و بڑی سعادت جو مجھے میری آتی ہو یہ تھی کہ اندھ پاک نے اس فتح کو میرے لئے مشاہداتِ باطنی اور معرفتِ حق کا ذریعہ چلیا اور اسی طرح اس نے نبی طبع السلاطین کی زیارت کو میرے لئے بصیرت اور نور عطا کیا۔“

شاہ مساجد نے حرمین شریفین میں فتنہ و ہرجاء قیام فرمایا اور ان دنوں قیام میں آپ نے اپنی اشرافیہ قوت سے روبرو  
الہامیہ سے کسب فیض لیا اور نہایت عطاوارہ مشیت سے استفادہ بھی۔

شاہ صاحب کے تاجازی اساتذہ و نواسیوں کو صاحب نے قلم مقدس میں متعدد علماء و مشائخ سے علم حدیث اور فاضل فیض حاصل کیا۔ مثلاً شیخ ابوالفتح محمد بن علی، شیخ عبدالغنی، سید عبدالحق بن نورانی، شمس الدین محمد بن حاجی بابائی، شیخ ابو سعید غفری، شیخ ابن عقیلی، شیخ احمد علی درویش مبراہندہ بن سالم البصری، لیکن اس سلسلہ میں ابن مشفق سے آپ بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔

(۱) شیخ ابو ظاہر محمد بن ابی ایوب کریمی مدنی۔ انہوں نے آپ کو سند حدیث بھی ملاحظہ فرمائی اور ایک خرقہ خلافت، اعزازت بھی جو بارہ سال تک جاری تھا اور اپنے دست مبارک سے پہنایا۔ موصوف حضرت شاہ صاحب کی فطرتی ذہانت اور خداداد سمجھت کے بڑے مدان تھے۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "ولی اللہ القاتل کی سند مجھ سے لیتے ہیں اور میں حق کی سند سے لیتا ہوں۔" جب شاہ صاحب نے حجاز و اقصیٰ کا دور کیا اور آخری بار خدمت میں حاضر ہوئے اور الہامی انداز میں یہ شعر پڑھا۔

بہت کل طریق کت اعرفہ  
الا طریقہ یو دبسی الی ربکم

تو فتح پر ایک کیفیت طاری ہوئی، تھو صاحب فرماتے ہیں کہ ”حجر و شیعہ ان آگ بھڑکے گلاب و ہنایت مٹا کر مٹو۔“  
(مختصری فتح پر کیفیت کہ یہ طاری ہوئی اور موت مٹا کر ہوئے۔)

فرمانی کتب شہ صاحب نے جہاز مقدس میں اس بات کی طرف خاص توجہ فرمائی کہ جو کتابیں ہندوستان میں پایاب تھیں آپ نے ان کو جس قیمت سے بھی خریدیا وہ سب خرید فرمائیں اور اس سلسلہ میں آپ نے نہایت فراخی و کثرت دیا۔ علامہ ابن بیٹی کی کتاب "التمایلی فی غریب اللہ بیٹہ" مشہور ہے اس کا ایک قلمی نسخہ درالعلوم دہلی ہند کے ہر کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہ نسخہ حضرت شہ صاحب کی غایت رو دکا ہے۔ اس کو آپ نے مدد طبع میں خرید لیا تھا۔ چنانچہ اسی کتاب کے آخری صفحہ پر حضرت شہ صاحب کے دستخط کے ساتھ یہ عبارت لکھی ہوئی ہے۔ "ہیں تاجدار کہ طبع جمعہ سر صدر دہرہ محمد اللہ مشکل خرید شد۔" یعنی یہ نسخہ طبع میں جمعہ اللہ و مشکلی سے تین سو روپیہ میں خرید لیا گیا۔

جہاز سے واپسی جہاز مقدس کے چودہویں قیام میں طبع صحیفوں اور توفیق مطالعہ کتب و ادب لائبریری سے آپ نے حدیث و فقہ میں متعدد کمال پیدا کیا۔ آخر ۱۲۴۲ھ مطابق ۱۷۳۲ء میں آپ نے دہلی و لکھنؤ کو فرمائے اور ۱۲۵۰ھ کے اوائل میں وطن مالوف دہلی مارن کیا۔ پورے چوبیس آٹے راست میں لگ کے اور بتدریج ۱۲۴۵ھ تک لکھنؤ کے دن بھگت و حاکمیت دہلی و قریب و دور کے واپسی کی خبر سن کر تمام ہلال شہ طلاء فضاء اور صوفیاء و اہل علم نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ یہاں تک کہ روز بروز ہر گزرتے گزرتے آپ نے سلسلہ درس و تدریس فرمادیا۔ ہر روز صبح کو آپ نے جد و جہد کا نام لڑ لیا۔ طلباء و توفیق درجوں اطراف ہند سے آکر مستفید ہونے لگے۔

اصحاب و تلامذہ شہ صاحب کے تیار ہونے کا مظاہرہ مست و سخی قلم غلب کے اہل علم و کثافت سے صاحب باغاب علم آتے اور آپ سے مستفید ہوتے۔ جن میں شریعین سے بھی ہندو قلم و علم آپ سے ملنے حاصل کرنے کیلئے آتے تھے۔ اس لئے آپ کے تلامذہ کی بیسی ہزار مست و متفعل ہے۔ بہت چند تلامذہ شمار ہوں میں آپ کے پاس ساتھ واپس کے تلامذہ مندرجہ ذیل اساتذہ پیش کیے جاسکتے ہیں جو آپ سے استفادہ کیا۔

(۱) شیخ محمد عاشق پٹنوی (شہ صاحب سے ماموں زاد بھائی) متوفی ۱۱۸۷ھ

(۲) شہاب الدین بھٹاوی

(۳) شہ جمال الدین بن مولوی لغایت علی اللہ بن مولوی متوفی ۱۱۴۱ھ

(۴) خواجہ محمد امین کشمیر متوفی ۱۱۸۷ھ

(۵) شہاب الدین سید بریلوی متوفی ۱۱۹۳ھ

(۶) قاضی شہاب الدین پٹنوی متوفی ۱۲۲۵ھ

(۷) شہاب الدین محمد بن سید محمد نور نصیر آبادی متوفی ۱۱۹۳ھ

(۸) علامہ مرتضیٰ امینی متوفی ۱۲۰۵ھ

(۹) شہاب الدین بن فرید الدین بن سید محمد آبادی متوفی ۱۲۲۳ھ

(۱۰) شیخ محمد سعید افغانستان متوفی ۱۱۸۹ھ

(۱۱) علامہ محمد مصعب بن محمد امین ہندی متوفی ۱۱۶۱ھ

(۱۲) میر قمر الدین منت دہلی متوفی ۱۲۰۸ھ

ان کے علاوہ بابا غفل اللہ کشمیری، مولانا سید شہاب محمد مصعب رائے بریلوی، شہاب الدین محمد واضح، مولانا محمد رفیع محمد وغیرہ بھی معمولی شخصیات تھے آپ سے استفادہ کیا۔

شہ صاحب کے ہم عصر ملاطین مظلیہ شہ صاحب کی ولادت ۱۱۱۳ھ میں ہے اور وفات ۱۷۶۹ھ میں اس مدت میں مندرجہ ذیل شاہان مظلیہ سر بر آئے حکومت ہوئے۔



شاہ صاحب کے اصلاحی کارنامے جس مہذب ترین ماحول کے بعد آپ نے مسلمانوں کی یہ صورت حال دیکھ کر اپنی جہد و جدوجہد سے تقریر و تحریر پر ہر دو طریق پر جو انجام دیں وہ اپنی انیسویں صدی کی باتیں ہیں۔ آپ نے ان زمانے کے طریقہ حکمرانی کو بدلنے کے لیے اسلوب پروریں دیا۔ تعلیمات اسلام میں جو غزوات لارے سر دیا میں شامل کر دی تھیں ان کو ایک ایسا روایتی عقلمند و متقدم دور کی تعلیمات کی حیثیت سے پیش کیا۔ معاہدہ بین کے اہم اضافات کا مطالعہ کر دیا اور مشترکہ عقائد کی صداقت فرمائی۔ عقل و عقل انوں اعتبار سے دین اسلام کو مخاطب فطرت ثابت کرنے میں کوئی سہارا نہ ملا۔ محض تصوف اور دین کی بے سہارا غزوات کی مجدد علم، جمعیہ مجیدہ میں، صاحب فرقہ پرستیوں اور مختلف طبقات خیال سے ان کو ایک نقطہ نظر پر لایا۔ ان میں ہم آہنگی و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش فرمائی۔ کتاب و سنت سے احکام عوام تک پہنچانے کا انتظام بذریعہ ترجمہ قرآن فرمایا۔ شاہ صاحب نے اپنے زمانے میں جنہوں نے ساری ساری سوچ و بس سے بعد سزا میں بند میں قرآن مجید کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا اور اسی کے بعد ترجمہ قرآن کی میلو پڑی، آپ کی نئی انقلاب کو شش اور فکریہ بد و خرد کا نتیجہ ہے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ شاہ صاحب نے ان کے دماغ میں دلچسپی پیدا کر دی ہے۔

"جیسے دلوں کو گر گول کو ایک مہر و خود آگاہ ہے"

مولانا خیر احمد فرماتے ہیں: "اگر ان کتابوں کے بغیر آپ نے شاہ صاحب کے فاضل و نہایت جرات مند و جوش ملیں پوری تہذیب کے ساتھ بدو و بدوینوں کو ایک ہی شہر میں اکٹھا کر دیا ہے۔"

یہ سب سے دور میں ہر گز تو ان پر کبھی خرم لکھے ساتھ انہ

شاہ صاحب مجدد ہوس جس حضرت مولانا محمد من پندہ طہم نے فرماتے ہیں: "آپ نے جو شہر ان کو کسی نے دہلی نہیں کیا تھا اس میں مولانا الدین شاہ صاحب نے "انجمن و لطیف" میں اپنے اصل مقام کی تفصیل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "جو کام مجھ سے ملے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ فقہ میں جو سبھی ائمہ و فقیہ (جس میں ان کے بیٹے اور اس کے لیے فقہ حدیث اور اصول و فروع اور اس کی پوری عمارت تیار کی تھی) حضرت فقہ کے تمام اہم و تر جیہات دور ان تعلیمات سے مراد معاصر ان کے طریق مضبوط لیا گیا اس فقیہ سے پہلے اس کا نام مشر مشر بھی نہیں لیا تھا۔"

دوم علم کلامات اور دینی مذاہب، منطق، تہذیب اور تمدنی سہم علم استعدادات ان کے اسلامی و علمانی و ملی و علمی،

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ماکا جہاد اور ان، منطق، تہذیب اور تمدنی حقیقت اور تمدنی اساسی کی استعدادات کا علم مجھے عطا فرمایا اور یہ دونوں میرے علم میں کہ اس نتیجہ سے پہلے کسی نے ان کے کوہ میں قدم نہیں کیا۔

شاہ مجددیت حضرت شاہ صاحب بارہویں صدی کے تھوڑے۔ چنانچہ "تعلیمات" میں فرماتے ہیں کہ "اب میرا دور و صورت یعنی علم اور دین پر اور کیا توانہ عقلی نے مجھے تعلیمات مجددیت پر تائی۔ جس میں نے مسائل انتہائی میں جمع (یعنی ان کو معلوم کیا) ایک درجہ قدر فرماتے ہیں۔ "مجھے خدا نے یہ شرف عطا کیا ہے کہ میں نے زمانہ کا جہاد، دینی اور فقیہ ہوں۔ ان کے لئے چاہا تو میری کوششوں سے مسلمانوں میں ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے۔"

مجددیت کا خلاصہ یہ ہے کہ "شریعت کے قوانین کی تائید و تفسیر کتاب و سنت کے مطابق کرے اور ان میں قیاس اور تہذیب و عقل نہ دے۔ تعلیمات و نظریات کو پیش کرے وقت صحیح و جہالت کے خیال و افغان کو سامنے رکھے۔ دینی نہ کا۔ طلب ہے کہ دین کے ان قوانین کو جو جہاد میں نہ خراب کیا تے اور جہاد یا ہے۔ سوال اہم مسئلہ کے اس وقت اور ان کے کوششوں کی روشنی میں ترتیب دے۔ فقیہ و فاضل جو تمدنی مہر میں لوموجود حالات و ضروریات میں نئی نوع انسان پر ظاہر کر دے۔"

شاہ صاحب کا مقام عظمت بقول مولانا خیر احمد فرمائی باخدا و شبہ حضرت شاہ صاحب اپنے وقت کے مجدد،



(۲) میرے ذہن میں اٹا کیا کہ میں لوگوں تک یہ حقیقت پہنچا دوں کہ یہ زمانہ تیرا زمانہ ہے اور یہ وقت تیرا وقت ہے۔ افسوس اس پر جو تجھ نے مجھ سے کیے کچھ نہ ہو۔ (ایضاً)

(۳) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قائم الزمان ہوں یعنی اللہ تعالیٰ جب خیر کے کسی نظام کا رلوہ فرماتے ہیں تو اپنے اس رلوہ کی تکمیل کئے بغیر اللہ کا رناتے ہیں۔ (نوح علیہ السلام)

(۴) حق تعالیٰ کا عظیم ترین انعام اس بندہ ضعیف پر یہ ہے کہ اس کو خلعت قادیان بخشا گیا ہے اور اس آخری دور کا اختتام اس سے کر لیا گیا ہے۔ (بسم اللہ الباقی)

(۵) اللہ تعالیٰ نے ایک وقت میں میرے قلب میں میزبان پیدا کر دی جس کی وجہ سے میں ہر اس اختلاف کا سبب پہچان لیتا ہوں جو امت محمدیہ میں واقع ہو اور اس کو بھی پہچان لیتا ہوں جو خدا اور اس کے رسول کے نزدیک حق ہے اور خدا نے مجھے یہ بھی قدرت دی ہے کہ امر حق کو ادا کر سکوں اور عقیدہ حق سے اس طرح ثابت کر دوں کہ اس میں کسی قسم کا شبہ اور اشکال باقی نہ رہے۔ (ایضاً)

اس قسم کے شیعوں اقوال آپ کی تصانیف میں ملتے ہیں جو نہ بطور نقل و خود بخالی ہیں نہ بطریق فکر و غور بلکہ یہ بطور عمدت و غت و تمہید الہی ہیں جیسا کہ لڑتے ہیں۔ و ما صنعت و ما صنعت

آج کل کے ظالم یہ تو نے کیا کیا۔ جو اللہ الباقی مترجم نے شام میں مولوی عمران محمد باری کی تحریر کردہ مختصر سوانح حیات لکھی ہے اس میں موصوف نے لکھا ہے کہ آپ کی آخری عمر میں دہلی پر ایک مصعب شیعہ نجف علی خان کا سلا ہو گیا تھا یہ شخص دہلی کا آخری امیر تھا جس نے بہت سے علماء کو دہلی سے نکال دیا۔ امیر شاہ خاں "امیر الزماں" میں بیان فرماتے ہیں کہ اس نے شاہ ولی اللہ سے اپنے امیر ابراہیم بیک کو روایات سے تکرار کر لیا کہ وہ لوئی صاحب مضمون تحریر نہ کر سکیں۔ وفات حسرت آیات۔ آپ بذمہ مطلق مطلق فرمیں قیام پذیر تھے کہ ماضی انہوں میں گرفتہ ہو گئے۔ قلت غذا کی وجہ سے ضعف و غایت پسے ہوئے تھے۔ اب اس میں اضافہ ہو گیا۔ ۱۹ نومبر ۱۷۵۵ء کو بغرض حاج ولی تشریف لائے لیکن تقدیر برآوردہ پر غالب ہوئی اور ۲۵ محرم ۱۷۵۶ء مطابق ۱۷۶۳ء کو بوقت عصر یہ علم و معرفت کا آفتاب جہاں تاباں تھی وہیں میں ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا اور اپنے پیچھے بے شمار کتب و کتب و نجوم کو چھوڑ دینا چھوڑ گیا جو اس کی مستعد روحانی سے اب تک منور ہیں۔ تاریخ وفات "توہد الامام اعظم" میں ہے حضرت شاہ عبدالرحیم کے حوالہ سے متصل "مندیان" کے قبرستان میں آپ کے بعد خانی کو پیر و خاک لیا گیا۔

ارباب حق و عدل و انصاف کے  
جو شاہزادہ ہستی انان چھوڑا ہے

الباقیات الصالحات۔ حضرت شاہ صاحب کی پہلی جلد کے پہلے سے ایک صاحبزادے شیخ محمد اور ایک صاحبزادی بی بی ایتہ العزیز تھیں اور دوسری جلد یعنی شاہ شادہ کی صاحبزادی کے پہلے سے ایک صاحبزادے تھے۔ حق چادر میں سب سے پہلے شاہ عبدالعزیز صاحب متوفی ۱۲۳۵ھ پھر شاہ ولی اللہ بن صاحب متوفی ۱۲۴۳ھ پھر شاہ عبدالقادر صاحب متوفی ۱۳۳۰ھ پھر شاہ عبدالغنی صاحب۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی وفات کے بعد شاہ عبدالعزیز صاحب آپ کے جانشین بنے اور اپنے موخر الذکر تینوں حضرات کی تربیت کی تحریقوں و حضرات شاہ عبدالعزیز صاحب کی زندگی میں وفات پا گئے۔ یہ سب حضرات تہذیب و علم و فضل اور اخلاق و انصاف کی جہت سے ہر دور و فضائل عصر ہوتے ہیں۔ خواب صدیق حسن خان نے اس خاندان کی بابت "اتحاف العلماء" میں کیا خوب کہا ہے۔ ہر یکے کو لڑائی میں بے نظیر وقت و فریاد و ہر دو حیدر و علم و عمل و عقل و قوت و تقریر و فصاحت و تحریر و تقریر و دیانت و ایمان و ہر ایک کو وہ تمام کمالات حاصل ہو گئیں جو ان لوگوں کے لئے بے انتہا ہے۔ اخلاق و عادات۔ شاہ صاحب نہایت سادہ طبیعت۔ منکر طرہ و نفیس الطبع بلکہ بہت ذرا غل و غلہ و جفاکش و ہمارے

تجربہ، مستقل طہران، دھردہ، غریبہ، ریہ، نمود سے مدنی، اخبار کی تلاش، شان و شوکت سے گریز اور بڑے مسکن نور و فیاض تھے۔ متولی ہونے کے باوجود انصاریت ملاوہ نہ تھی، ہر رتے تھے، اکثر اوقات آپ کے خون پر سیاہی کی اور بعض اوقات ہاتھوں بڑی دہلی تھی۔ شان بے نیازی کا انداز سے ہوتا ہے کہ آپ نے کبھی شاہانہ وقت کی طرف نگاہوں سے نہ دیکھا۔  
نقہ سے اور ہر پرست و است سحر اہوں کیا خدائے نہ تھی باقیوں کچھ کو (اقبال)

شاہ صاحب کا مسلک حضرت شاہ صاحب اپنی وسعت علم، وقت نظر، قوت استدلال، ملکہ استدلال، سلامت فہم، صفائی قلب، انتہائی سنت، تبع میں العلماء اہل، غیر و کمالات ظاہری و باطنی کی حقوں سے مالا مال ہونے کی وجہ سے اپنے لئے تقلید کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے، اس کے باوجود فرماتے ہیں۔

استحدث منہ حلی علیہ وسلم نلتہم و حلال ما کانا ہندی و ما کانت طبعی لمیل الیہ استعمل  
لمعارف ہدۃ الاستفاد فی ہر اہل الحق تعالیٰ علی احدها الم صافہ بزرگ الاصلات الی النسب و ما یبہا  
الر صافہ بالغلیہ ہدۃ الصافہ الاربع لا اصرح صہام، الموفیق ما استطعت و حلی نابی الفلذ و تالیف صہ  
و اما و لکن شفی طلب التعمدہ بحلال نفسی و ہما مکتہ طوبی ذکرہا و لفتہ طبت بحمد اللہ بسر  
ہدۃ الحیلۃ و ہدۃ الر صافہ (فی نفس المؤمن)

میں نے اپنے مذہب اور اپنے شیعہ میاں طبع کے خلاف رسول اللہ ﷺ سے نہیں امور استفادہ کئے تو یہ استفادہ میرے لئے بڑھان حق بن گیا۔ ان میں سے ایک قوت بات کی وصیت تھی کہ میں اسباب کی طرف سے توجہ ترک کر دوں اور دوسری وصیت یہ تھی کہ میں مذہب اور مذہب آپ کو پابند کروں اور ان سے بے نظروں اور تاہم کان طین و توفیق اول لیکن یہ ایک چیز تھی جو میری طبیعت کے خلاف تھی۔ بطور توجہ طلب کی گئی تھی اور یہاں پر ایک بحث ہے جسے میں نے نہ نہیں کیا ہے اور امدت مجھے اس میں اور اس وصیت کا بغیر معلوم نہ رہا ہے۔

معلوم ہوا کہ آپ کو آپ کی طبیعت اور زیادت کے خلاف نبی ازہم مکتہ کی روئے مذہب کی جانب سے تقلید کرنے پر مامور کیا جائے اور امدت تقلید سے خارج ہونے سے منع کیا گیا۔ لیکن کسی خاص مذہب کو نہیں نہیں کیا گیا بلکہ مذہب اور مذہب میں دائرہ پھر رکھا گیا، البتہ مذہب اور مذہب کی حقیقت تفتیش اور پیمان میں کے بعد مذہب ترجیح طاقت آیا اور اس کی جستجو کے لئے آپ کی روئے مضطرب ہوئی تو رہا رہا، مانت سے اس طور پر رہا نہ تھی۔

عربی رسول اللہ ﷺ ان فی المدفہ الحلی طرفہ ہفتہ البغنی اوفی الطریق مائتہ المعروفہ  
الرحیمت و منہج فی زمان الحارثی و اصحابہ و ذلک ان یوحہ من احوال التلک اسی الامام و صاحبہ  
قول الربہم ما فی المسئلۃ ثم بعد ذلک ینبع احتیارات الفقہاء للخصم الذہبی کاوا من علماء  
الحلیت قرب نفسی مکتہ عد التلک فی الاصول و ما یمر صو المہ و ذلک الاحادیث علیہ فلیس بحد  
الشانہ و الکمل مدفہ حلی (فی نفس المؤمن)

آنحضرت ﷺ نے مجھے بتایا کہ مذہب نبی میں ایک ایسا مذہب طریقی ہے جو دوسرے طریقوں کی بہ نسبت اس سخت مہمور و نہ زیادہ واقع ہے جس کی تدبیر اور شیخ امام غزالی اور ان کے اصحاب کے زمانہ میں ہوئی اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ یعنی نبی امام ابو حنیفہ اور جو سف محمد میں سے ہیں ماقول سنت معروف سے قریب تر ہوئے، لایا جائے کہ ان کے بعد ان فقہاء متنبہ کی جیرونی کی جائے جو فقہاء ہونے کے ساتھ حدیث کے بھی عالم تھے۔ کیونکہ بہت سے ایسے مسائل ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اصول میں ان کے متعلق کچھ نہیں کہا، لیکن اصول میں ایسی مقامی ہیں تو لازمی طور پر اس کو تسلیم کیا جائے اور یہ سب مذہب نبی میں ہے۔

اس عبارت سے یہ بات بخوبی واضح ہو گئی کہ حضرت شاہ صاحب کو دربار رسالت سے کس مذہب کی طرف رہنمائی کی گئی۔ نیز سارے مذاہب میں کون کون سے فرقے پائے جاتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ مذہب منجی ہی ہے جیسا کہ بعض ائمہ میں کی اس عبارت سے معلوم ہوا تو شاہ صاحب کے نزدیک وہی قابل ترجیح اور لائق اعجاب ہے۔

تخلیہ حقیقت کا واضح ثبوت خدا بخش ابراہیم بری (پند) میں بخدا کی تریف کا ایک علمی نسخہ موجود ہے جو شاہ صاحب کے دور میں رہا ہے۔ اس میں آپ کے تلمیذ محمد بن محمد بن شیخ ابو الحسن نے پڑھا ہے۔ تلمیذ کو دے کر ان بخدا کی قسم کی قسم کی چیز ۶ شوال ۱۱۵۹ھ لکھی ہے اور جن کے قریب جامع فیروز دی میں تم نوہ لکھا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنے دوست مہارک سے اپنی سند امام بخدا کی تک تحریر فرما کر تلمیذ کو دے کے لئے سند اجادت تہذیب لکھی اور آخر میں اپنے نام کے ساتھ یہ کلمات تحریر فرمائے۔ "اشعری لیس، الدہلوی وطن، الاشعری عقیدہ، الصوفی طریقہ، اشعری عماد، الشافعی تہذیب، خاتم الامیر، الدیوبی، والہرودہ والکلام۔" ۲۳ شوال ۱۱۵۹ھ

اب تحریر کے نیچے شاہ فیصل الدین صاحب دہلوی نے یہ عبارت لکھی ہے کہ "چونکہ یہ تحریر بالا میرے والد محترم کے قلم کے لکھی ہوئی ہے۔ نیز شاہ عالم کی امر بھی بطور تصدیق ثبت ہے۔"

طرز تحریر اور مصنفی خصوصیات ایک مصنف کی حیثیت سے بھی شاہ صاحب کا درجہ نہایت بلند ہے۔ آپ نے ہر درجہ طرز نگارش کو جو محض مبالغوں اور پر شکوہ الفاظ کے ظلم اور فضول قافیہ چانی ہے انہوں میں گرا ہوا عقائد سے نفرت اور اس قابل کو دیکھا کہ وہ علمی گورکھ و صندوق لہر بجا مخالفت کی پابندیوں سے آزاد ہو کر حقیقت خیاالات اور علمی مضامین کو بطریق احسن پیش کر سکے۔ زمانہ ماضی میں سب سے پہلے ابن خلدون نے یہ خدمت انجام دی تھی۔ ان کے بعد آپ ہی ایک ایسے مصنف ہیں جنہوں نے اسلوب کو نیا دیا۔

بادجو و محلی اور ہندوستانی ہونے سے آپ نے عربی فصاحت و بلاغت کا بظہر نظیر نمون پیش کیا جس کی عظمت کا اعتراف اہل زبان نے بھی کیا ہے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی فرماتے ہیں کہ "شاہ ولی اللہ صاحب پہلے ہندوستانی مصنف ہیں جن کی عربی تصانیف میں لہجہ زبان کی سی روایت قدوت اور عرب کی سی عربیت ہے اور وہ ان بے اعتدالیوں سے پاک ہیں جو علمی حکام کی عربی تحریر میں پائی جاتی ہیں۔"

اس کے علاوہ آپ ایک نئے اسلوب اور جداگانہ طرز نے بانی و موجود تھے جو جامعیت، دوز بیان، حکم و احکام اور فصاحت و بلاغت میں نئی کریم لکھنے کے طرز و نظم سے مشابہ ہے۔ مولانا صاحب حسن کیانی کی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "عربی زبان میں انہوں نے جتنی کتابیں لکھی ہیں ان میں ایک خاص قسم کی انشاء کی جو ان کا مخصوص اسلوب ہے اور یہ ہندی کی ہے۔ شاہ صاحب پہلے قوی ہیں جنہوں نے اپنی عبارتوں میں زیادہ تر "بواعظ العلم" یعنی اقامت اللہ کے طرز و شکوہ کی پیروی کی ہے۔ حتیٰ کہ وہ ان کی کوشش کرتے ہیں کہ اپنے ہا کا اکلہ انہی لغات اور انہی محاورات سے لریں جو لسان نبوت اور زبان رسالت سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔"

تپ دی تحریر میں تحقیق، علم و فکر و نظر کے ساتھ ساتھ سوز و غماص اور درمندی کے جوہر بھی گھائے جلتے ہیں۔ جس کے باعث وہ محض ایک تحقیقی تصنیف ہی نہیں بلکہ ایک ادبی معیار کا پیمانہ اخلاقی مسلم نگاروں میں جاتا ہے۔ آپ نے اپنی اکثر کتب نہایت پر فن و پر آشوب انداز میں تصنیف فرمائی ہیں۔ لیکن آپ حالات کو درپیش سے متاثر ہو کر جذبات کی رو میں نہیں بہر جاتے اور تمام مضمین کی طرف اپنی کتب میں نہایت کد و بدو دیتے ہیں بلکہ نہایت توازن و اعتدال کے ساتھ قلم کو روں رکھتے ہیں اور ہر نثری نقطہ خیال سے تجاوز نہیں فرماتے۔ آپ کی اسی خصوصیت کے حقیقی عماد۔ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں کہ "شاہ صاحب کی تصنیفات کے ہزاروں صفحے پڑھ جائے آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ یہ بدھویں صدی ہجری کے پر آشوب



زندگی پیدا ہوئے۔ پہلے بچے اطمینانی اور بدلتی ہوئی زندگی میں صرف یہ مضمون ہو گا کہ فضل، علم کا ایک دریچہ جو کسی شہر و محل سے غیر سونے، نرگس، ساجو، سرسبز، بوہار، مہمان سے کسی خاص نام کی سیاح صاف ہے۔  
شعر و شاعری: شاد صاحب جس طرح شاعری میں لکھتے ہیں وہ کسی طرح علم لکھنے میں وہ ایک قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ عربی نظم میں "ابوب العثمین" سے پیدا ہوئے، انہم سے ہم سے نبی کریم ﷺ کی مدد، نعت میں ایک سیدہ قصیدہ ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

کے نام ماہ مصنف من الغائب      بحول القلمی اور من الطیبات

اس کے علاوہ جن قصیدہ لکھے ہیں، وہ ان میں عربی کا بھی یہ جانتے ہیں کہ حضرت شاد عبدالعزیز صاحب نے فتح اور شاد، فی الدین صاحب نے عرب کیا تو انہیں یہ قصیدہ لکھتے ہیں۔  
اور شاد، فی الدین صاحب نے عرب کیا تو انہیں یہ قصیدہ لکھتے ہیں۔

الا کل حق ماحولہ والکل      وکل وجود دور ماحولہ

الا انما هو للسلط طعن      وضعہ الحق الوجود من

انہ عرف المراد من سبہ البحر      علی کعب من سبہ العطر

کلمات طیبات اور حیات ان میں وہ آپ کی فرائض اور خیالوں کو جو وہ ہیں جو تمام تر آپ کے کلک الشب دروازہ کھلا دیا ہے، ان میں آپ کی فرائض بھی لکھتے ہیں۔ ایک عربی کا مضمون ہے۔

ایک دوسری غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کے دو شعر ملا دیے ہیں۔

خودش در اول شب بختی روم چہ کریم      سناں اپریل بختی روم چہ کریم

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔

ایک اور غزل کا شعر ہے۔



(۱۷) لا یتوکل فی سوا ربہ رسول اللہ۔ یہ تینوں عربی رسائل فن حدیث سے متعلق ہیں۔

(۱۸) الخلفاء القدس۔ یہ فارسی زبان میں ہے۔ جس میں اپنے اہل علمات کو بیان کیا ہے۔

(۱۹) امداد المؤمنین فی ہجرات النبی الامین۔ عربی زبان میں ہے۔ جس میں ابن ہشام نے بیان کیا ہے جو آپ کو آپ کے نسبی بار و حالی ہزاروں کو نبی کریم ﷺ کی ہوئی ہیں۔

(۲۰) شرح رباعین اس میں خواجہ باقی باہقہ کی دو دریاہوں کی شرح نہایت تفصیل کے ساتھ فرمائی ہے۔

(۲۱) معانی (۲۲) طہارات (۲۳) لطائف

یہ تینوں رسائل فارسی زبانوں میں فن تصوف میں ہیں اور شاہ صاحب کی علمی بلندی کے آئینہ دار ہیں۔ مضامین اسے نئے اور عارض ہیں کہ عام اہل علم سے بالاتر ہیں۔

(۲۴) ہدایہ شرح تہذیب المعرف

(۲۵) نقاشۃ العرفین۔ اس میں اپنے ہزاروں کے حالات ورنہ کئے ہیں۔ کتاب فارسی زبان میں ہے۔

(۲۶) الملبس العظمیٰ در عید العربیہ النظم۔ نبی کریم ﷺ کی مدح میں عربی قصیدہ ہے۔

(۲۷) سرور المؤمنون۔ ابن سید الناس نے سیرت نبوی پر ایک ضخیم کتاب "میں اثرائتی خون لفظی و اشعار و اسیر" تالیف کی اور پھر اس کا ایک جامع خلاصہ "تور الیقین فی تلخیص سیر الامین، الامون" کے نام سے تصانیف شاہ صاحب نے بعض دوستوں اور ہزاروں کے اسرار پر اس خلاصہ کا فارسی میں "سرور المؤمنون" کے نام سے ترجمہ کیا ہے۔

(۲۸) انکسار فی سلاسل لولیاہ اللہ۔ عربی زبان میں ہے جس میں لولیاہ اللہ کے حالات ہیں۔

(۲۹) تلخیص التلخیص۔ تصوف و سیاست اور اسرار و حقائق پر بلندی پر عربی تصنیف ہے۔

(۳۰) الہدور البازغہ۔ اس وقت کتاب میں فلسفہ اور تصوف کے حقائق و محارف بیان کئے ہیں اور بعض ابواب

جس اللہ البازغہ کے مضامین کا خلاصہ ہے۔

(۳۱) التسمیات اللہیہ یہ کتاب بقول علامہ اشعور صاحب نعمانی "ذی الہی الخلول" ہے۔ اس میں زیادہ تر تصوف و

سلوک سے متعلق مقامات ہیں اور علوم شریعت کے باب میں بھی مضامین ملتے ہیں۔ بعض باتیں ایسی ہیں جن کا تعلق عالم بالا سے ہے۔ بعض مقامات پر اپنے دور میں پیدا شدہ غریبوں اور لوگوں کے محبوب و خاص کی نشاندہی کی ہے اور معاشرہ کے ہر طبقہ کو مخاطب کر کے اصلاح پر ابھارا ہے۔ اصل کتاب میں عربی میں ہے اور کچھ فارسی میں، پوری کتاب دو جلدوں میں ہے۔

(۳۲) مکتوبات مع فضائل ابو عبد اللہ القاری و ابن حمیہ چند اہم مکتوبات اور اہم بلندی و ایمان حمیہ کے حالات پر

مجموعہ ہے۔

(۳۳) مکتوب المصطفیٰ

(۳۴) الخیر اللطیف فی ترجمۃ العبد الضعیف۔ فارسی زبان میں ہے جس میں آپ نے اپنی سوانح لکھی ہے۔

(۳۵) اللقاء الوضیۃ فی الوضیۃ و الوضیۃ۔ اس میں اپنی لولیاہ و دوستوں، عقیدت مندوں اور شائقوں کو آئندہ

نصیحتیں فرمائی ہیں۔

(۳۶) شفاء العکوب

(۳۷) حسن التہذیب

(۳۸) المقتول البمیل

(۳۹) اللغات السید

(۴۰) اللغات السید



بیٹھ جاتے اور صرف یہ کہہ کر کہ جو پہلے آیا ہے وہ پڑے شروع کر دیتے تھے اس کے بعد اسی سبقت والا سبقت قرأت ہوتی تھی۔ ایک روز موصوف نے خلاف عدالت میں کہا کہ مجھ کو دوسرے نمبر پر کیا ہے وہ پڑھے۔ میں نے قرأت شروع کر دی اور جو پہلے آیا تھا وہ پڑھنے سے رو گیا۔ اب حاضرین میں سے کسی کو معلوم نہیں کہ اس کے کونسا قصہ سرزد ہوا ہے۔ مگر اسے یہ آیا کہ رات اختتام ہو گیا جو شرکت دوس کی تھی اس کے باعث یہ نہیں بولہ وہ چھوڑ فوراً غسل کر کے حاضر ہوا تو امام صاحب نے کہا جو سب سے پہلے آیا تھا وہ پڑھے۔ سبحان اللہ کئی عجیب کر امت ہے، امام ترمذی نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے۔ تہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فلو لم یسجد العجم لكان بطور مود للہ کہ مومن کی قرأت سے دوزخ تو نہ نکدہ نور الہی سے دلکشا ہے تصنیفات۔ آپ کی تصانیف میں سے شاطبیہ اور رائے داخل دوس ہیں، شاطبیہ میں ایک ہزار ایک سو تتر اشعار ہیں۔ جن میں علامہ دہلوی کی تفسیر کو اضافہ کے ساتھ ذرا طرزِ نظم کیا ہے، قصیدہ رائے جو مصنف دہلوی کے ہر المذا میں ہے اس میں دو سو اٹھائیس اشعار ہیں۔ تیسرا بظہر الزہر ہے جس میں آیت فاشکوا لربکم فانکم لا تانفکون بیان کیا ہے۔ یہ دو سو ستاونے شعروں میں سے ہے۔ چوتھا قصیدہ رائے ہے جس کے پانچ سو اشعار ہیں۔ اس میں آپ نے ابن عبدالبر کی قصیدہ کا خلاصہ لیا ہے جو بارہ جلدوں میں مکی، قرطبی سے منقول ہے کہ جب آپ قصیدہ شاطبیہ کی تصنیف سے فارغ ہوئے تو ان کو ساتھ لے کر بیت اللہ کے گرد بارہ ہزار طواف لے۔ جب دعائے مقامات پر پہنچے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم فاطر السموات والارض عالمہ العلیہ والشفاعہ رب العالمین العظیم اجمع ہذا کل من فرحہا۔ آپ فرماتے تھے جو شخص بھی یہ اے قصیدہ پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو ضرور بخشے گا۔ کیونکہ میں نے یہ خلاصہ نظم کیا ہے۔

زیارت نبی کریم ﷺ : اعمم سے منقول ہے کہ آپ کو نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوتی تو ماننے لگتے تھے : اے خدا مت زیارت میں سلام عرض کیا اور کہا "یا نبی ابرہہ رسول اللہ اس قصیدہ پڑھنا پڑے۔" آپ نے اس کو دست مبارک میں لیا اور فرمایا "میں صابر کائنات میں حطیہ وصال لیتا ہوں۔"

وفات و مدفن : ۲۸ مئی ۱۱۰۱ھ (۲۸ مئی ۱۱۰۱ھ) کو بغداد میں بعد از صبح چارہ یا تین برس کی عمر میں اس نے شہر قاہرہ میں وفات پائی۔ ابو اسحق خلیفہ جان مصر نے نماز جنازہ کو، قاضی فاضل نے بعد از وفات میں باغیاں مسمان کی صفقت کو لڑائیں کی۔ مکی امام شافعی جو کہ ان کا معلم پڑے کے قریب آئے مہنی میں اسی مقبرہ میں دفن ہوئے جو قاضی فاضل نے اپنے لئے بنوایا تھا۔ علی صابغی شریعہ شریعہ شریعہ میں فرماتے ہیں کہ آپ کی قبر اب بھی شہر قاہرہ میں مشہور و معروف ہے، ملاحظہ فرمائی فرماتے ہیں کہ لوگ اب بھی آپ کی قبر کی زیارت سے مشرف ہوتے اور برکات حاصل کرتے ہیں، علامہ جزیری فرماتے ہیں کہ میں نے بار بار آپ کی قبر کی زیارت کی ہے وہاں وہابیوں کی جلدی قبول ہوتی ہے۔

مشہور برگ زادہ لکھنؤی لکھنؤی

موجودہ انشراح سے آئندہ تا ابد

آئندہ سے عاقبت تو وہاں تک ہے (اقبال)

قصیدہ لایمہ وراثتہ ..... قصیدہ لایمہ جو شاطبیہ کے ساتھ مشہور ہے اور قصیدہ رائے دونوں اپنے مشہور و قدلول ہیں کہ ان کے خلاف کی ضرورت نہیں۔ شاطبیہ کے متعلق طاش کبریٰ زبورہ لکھتے ہیں۔

ہی قصیدہ الہی صارت فی المصلو و طلوت فی الاقطاد و صارت فی قولہا علماء الاعصار

یہ وہ قصیدہ ہے جو تمام ملکوں اور شہروں میں پھیلا اور ہر زمانہ کے علماء نے اس کو قبول کیا۔

علامہ جزیری فرماتے ہیں کہ جس شخص نے آپ کے دونوں قصیدے پڑھے اس نے آپ کے دینی علوم سے غیر معمولی

فائدہ اٹھایا۔

شروع شاطبیہ ..... (۱) شرح شاطبیہ۔ علم الدین ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الصمد سیوطی ۶۴۳ھ کی تہ اور سب



## (۱۰) صاحب مقدمہ جزیریہ

نام و نسبت اور سکونت : نام محمد بن محمد بنیت ابو الخیر اور لقب قاضی القضاۃ ہے۔ والدہ اور اولاد کا نام بھی محمد ہے۔  
سلسلہ نسب یہ ہے محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر اجڑی۔

اصل میں دمشق کے رہنے والے ہیں۔ بعد میں شیر قریب سنوٹ اختیار کر لی تھی، ملک دیار بکر میں موصول نے قریب و جل اور قرات کے ماہرین و دانشور کا جو جزیریہ دین محمد ہے ان کی طرف نسبت کر کے اجڑی مشہور ہیں۔

سنہ پیدائش : سنہ ۶۱۵ھ کے والد محمد کا جو پیشہ آوی تھے مدت دراز تک اولاد نہیں ہوئی تھی جب یہ خانہ کعبہ بننے اور آپ ﷺ کی گولہ لڑائی و عسکری توفیق حاصل نے انہیں یہ بزرگوار فرزند عطا فرمایا۔ ۲۵ رمضان ۱۰۷۷ کو بمقام دمشق شبہ کی حالت میں نماز تراویح کے بعد پیدا ہوئے اور اسی شہر میں نشوونما پائی۔

تحصیل علوم : ۶۲۷ھ میں جب سے پہلے قرات پاک حفظ کیا اور ۶۵۷ھ میں عرب سنائی پھر بعض شیوخ سے حدیث کی سماعت کی اور قرات پڑھی ۶۸۷ھ میں قرات سہ کو نیکو کیا اور اسی سال حج بیت اللہ کی سعادت میرا آئی ۶۹۷ھ میں دیار مصر پہنچے اور قرات محرومانی محروم و محروم کو نیکو کیا اس کے بعد پھر دمشق آئے اور علامہ و مہتمم ابو قوسی سے حدیث اور لام استنبی سے فقہ حاصل کیا اس کے بعد پھر دیکھو مصر پہنچے اور یہاں اصول و معانی اور بیان غیرہ کی تعلیم حاصل کی پھر استاد بنے اور ابن عبد السلام کے اصحاب سے سمجھ لیا۔ ۷۰۷ھ میں حافظ محمد بن اسماعیل بن شیبہ سے اور ۸۵۷ھ میں علامہ شافعی سے آپادایات دینی و علمی حاصل ہوئے اور محمد بن اسماعیل بخاری سے بھی احادیث حاصل ہوئے اور قہر و اختراع پر اور بلاد مغرب میں کثرت رائے قرات کی تکمیل اور اس میں ممدت ملی پائی۔

درس و تدریس : اس کے بعد آپ مصر میں ایک مدرسہ دینی بنایا وہاں جس کام و دلائق تیار کر کے اور اس کا سلسلہ شروع کیا ۸۳۷ھ میں قضا شام کے مدبر و قرات پڑھنے لگے ۹۸۷ھ میں جب آپ پر حکم ہوئی تو آپ بغداد و روم میں تشریف لے گئے اور شہر و سامیں قیام کر کے علم قرات اور علم حدیث کی اشاعت کی اور توفیق حکیم پہنچا۔ تمام ممالک اسلامیہ میں خصوصیت کے ساتھ علم قرات کے کام حکیم نے لے کر ملک روم میں آپ کا کام اعلیٰ مقام کا لقب دیا گیا۔

فقد تیور : ۸۰۵ھ آغاز میں جب فقد تیور یہ بڑا بڑا و شہر تیور آچکا اپنے ساتھ ملا، انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ شہر میں فرماؤ گے نہ تو ان کے بعد سر فقد تشریف لے گئے اور اسی علاقہ میں شرح مصابیح تصنیف کی جب شہر ۸۰۷ھ میں شہر تیور کا انتقال ہوا تو آپ یہاں سے فرما کر سامان کی طرف نکل گئے ہر قہ آئے پھر یہ پہنچے اس کے بعد وہیں کے آخر میں شہر اردو پڑے اور ایک مدت تک یہیں قیام پذیر رہے ۸۲۳ھ میں حرمین شریفین کی مجاورت نصیب ہوئی اور ۸۲۷ھ میں پھر شہر لاہور واپس ہوئی۔

مہلت ملی

باجوہر کے طالبان حدیث و تجوید کا جو ہم رہتا تھا مکر اولاد و خلف و مہلت و سفر و حضر میں قائم اہل اور شب بیدار رہتے تھے و شبہ اور شبہ کا رور و بھی کبھی فوت نہ ہوا تاہم اس کے علاوہ ماہ میں تین روزے برابر رکھتے تھے۔

کئی آئین قدرت سے کئی اسلوب فطرت سے جو ہر لامل میں کاغذ میں محبوب فطرت سے (اقبال)  
تصانیف و تالیفات : تصنیف و تالیف کا اکرہ بھی نہایت وسیع تھا ہر روز اس قدر تصنیف فرمایا کرتے تھے جس قدر ایک مہر و روزہ نویس کتاب لکھ سکتا ہے۔ مدار ابوالقاسم محمد بن محمد نے اپنے والد حافظ نقی الدین کے عظیم شیوخ میں من لی کتابیں تصانیف کا ذکر کیا ہے جن میں سے چند یہ ہیں۔

- (۱) حسن صحن
- (۲) دامن الحسن (عاشق حسن)
- (۳) مدد الحسن الحسین (مختصر الحسن)
- (۴) الشرفی قرط العطر
- (۵) ترقیب العطر
- (۶) البیہ اشتر (مکرم نشر)
- (۷) الاولیاء فی تفسیر سورۃ القاحی
- (۸) الجلیل فی مسالہ الجلیل
- (۹) توضیح المسامح (مصاحح کی شرح تین جلدوں میں ہے)
- (۱۰) اللہ فیہ فیہ صلی اللہ علیہ وسلم
- (۱۱) فی مناقب علی بن ابی طالب
- (۱۲) ہدایۃ اللہ الیہ فی علوم اللہ ربہ مقدمہ جزویہ اور طبیب دونوں جلدوں اور داخل درسی ہیں۔

حقائق افتراء

شعر و شاعری سے بھی کافی دلچسپی تھی اور تصانیف لکھتے تھے۔ قصیدہ نویسی کے دو شعر یہ ہیں۔

قصبت السؤل سم اد شعری

الای سؤد لوجہ المصلطہ

خبردار ہو کر میرے چہرے کو میری خطاؤں نے سیاہ کر دیا اور میرے پاؤں کی سیاهی کو تلپن میرے سفید کر دیا

وما بعد المصلیٰ غیر فوری

لما بعد الطی الا المصلیٰ

تقویٰ کے بعد مصلیٰ کے سوا کچھ نہیں اور مصلیٰ کے بعد میری قبر کے سوا اور کچھ نہیں

ایک روز ان کی مجلس میں جب شاکل ترمذی کا ختم ہوا اور شاکر داس کے پڑھنے سے فارغ ہوئے تو آپ نے یہ دو لطیف شعر نظم فرمائے۔

وہر دلاہ و ماہت سوازلہ

احلامی وان شط حبیب و دہبہ

دوستو! حبيب اور مکان دور ہو گیا اس سے ملاقات کرنا دشوار ہو گیا اس کی حزن لیں بڑھ ہو گئیں

لما فاکم بالسمیع ہدی شمالہ

ما فاکم ان تصرودہ صبحہ

اگر تم سے اس کا دل کی نفرت ہو گیا تو اس کی خبروں کا سنا تو نفرت نہیں ہوا۔ یہ ہیں اس کی پاک ملاحتیں

وفات ۸۲۷ھ میں شیراز واپس ہوئی اور شیرازی میں ۵ ربیع الاول ۸۳۳ھ میں بمصر کے دن آفتاب عمر شریف آفل مغرب ہدم ہو گیا اور دل فقر آن میں مدفن ہوئے۔ آپ کے جنازہ کو بہت سے اشرف نے بڑکت کے خیال سے پورے اور کافر جانے۔

بایات مسافرات آپ کی ولادت میں باج صاحبزادے جبرہ یعنی ابو الفتح محمد مولود ۷۷۷ھ ابو بکر امیر مولود ۸۰۰ھ ابو الفتح محمد مولود ۸۰۹ھ ابو البقاء اسماعیل ابو الفضل اسحاق اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ فاطمہ، عائشہ، سلمیٰ، امیر بن مصطفیٰ مشہور بلاشبہ تیری زوہ نے "مناقب الصالحین" میں لکھا ہے۔ "وکلہم کلوا من القراء المحمودین والحقاط المحصلین۔" شروء و خواصی جزیرہ (۱) لخواصی کلید شرح لقدمہ۔ ابو بکر امیر بن محمد بن محمد ابن الجزری (۲) لکھ فائق التکرار فی شرح المقدمہ۔ تاریخ الاسلام دین الدین ابو حنیفہ زکریا بن محمد خزرجی ستونی ۹۲۶ھ







یعنی کے شاہی خاندان میں یہ کی شہنشاہ "صبح" سے تعلق رکھتے تھے اور آپ کے مورث اعلیٰ حادث اس خاندان کے تھے اس لئے حادث کا لقب ذوالصبح تھا۔ اسی وجہ سے امام مالک کو امی کہتے ہیں۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے پردادا ابو عامر مشرف باسلام ہوئے۔ قاضی ابو بکر بن علاء قصیری نے ان کو عیسیٰ القدر صحابی بتلایا ہے۔ وفات السیوطی "ابو عامر صحابی جلیل شہد السیوطی کلہا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلافت" لیکن ذہبی فرماتے ہیں "تم اراحدہ ذکرہ فی الصحاح"۔

کن پیدائش... حافظہ امی، صحابی دارین فرعون وغیرہ کے نزدیک صحیح و مستبر روایات کے لحاظ سے امام مالک ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ حمی بن کثیر نے جو امام مالک کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں یہ بیان کیا ہے۔ بعض حضرات نے ۹۰ھ اور بعض نے ۹۵ھ ذکر کیا ہے اور باقی نے طبقات الثقباء میں ۹۴ھ لکھا ہے۔ امام مالک عظیم ہمارے معمولی سے زیادہ رہے اس بات کو بعض نے دو سال بیان کیا ہے، بعض نے تین سال کہا ہے۔

حلیہ مبارک... صرف بن مہدائہ ایسادی بتتے ہیں کہ آپ دراز قد، فرہ جسم، سفید رنگ مائل بہ زردی، کشادہ چشم، بلند و خوبصورت ناک رکھتے تھے، من کی پیشانی میں سر کے بال ہی سے ساتھ تھے، جس کو منی میں مصلیٰ کہتے ہیں۔ حضرت عمر رحمہ اللہ حضرت علی رحمہ اللہ بھی مصلیٰ تھے، ملازمین کجبان اور اس قدر لمبی تھی کہ سینہ تک پہنچتی تھی۔ مونچھوں کے بال جو اوس کے کنارے ہوتے تھے ان کو کتہ و انت تھے اور منڈوانے کو خرودہ کہتے تھے اور اس بارے میں حضرت عمر رحمہ اللہ کی تقلید فرماتے تھے۔ حضرت عمر رحمہ اللہ کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ کسی معاملہ میں متفرق ہوتے تو اپنی مونچھوں پر ہاتھ بچھا لیتے تھے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی مونچھوں کے دو طرف بال دراز تھے۔ امام مالک نہایت خوش پوشاک بدن کے پہنے اور اسے نہایت نفیس اور بیش قیمت پہنتے تھے۔ لباس اکثر سفید تھا اور اکثر وقت عدا کیا کرتے تھے۔

تحصیل علم... امام مالک نے آٹھ فونی تہذیب بہ بنو ہمدانہ۔ آپ کا والد خود علوم کا سر بنی تھا۔ آپ نے قرآن مجید کی قرأت اسناد مدینہ کے امام اقرامہ بن مہدائہ من موتی ۱۹۹ھ سے حاصل کی۔ جن کی قرأت پر ان تمام انیساطام کی بنیاد ہے۔ دیگر علوم کی خواہش کے جذبات یہ معمولی طور پر روایت تھے۔ زمانہ طالب علمی میں آپ نے پاس ظاہری سرمایہ جو تھا۔ مکان کی محنت توڑ کر اس کی لڑیوں کو فروخت کر کے کتب وغیرہ کے صرف میں خرچ کرتے تھے۔ آپ کے بعد دولت کا ورثہ ادا مل گیا۔ حافظ نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ فرماتے تھے کہ جس چیز کو میں نے محفوظ کر لیا اس کو پھر بھی نہیں جواد۔

اساتذہ و شیوخ... امام مالک نے صرف انیس شیوخ سے استفادہ کیا جو صدق و طہارت میں معروف اور عظامت و قدس میں ممتاز تھے۔ آپ نے جن شیوخ سے موطا میں روایت لی ہے ان کی تعداد پچانوے ہے۔ یہ سب اساتذہ مدنی ہیں۔ اس طرح مدینہ کا جو علم تفریق شیوخ میں پرانہ و قدواں صرف ایک سید میں پہنچا ہوا تھا۔ اسی لئے آپ کا لقب "امام مدینہ" ہوا۔ آپ کے شیوخ میں صرف چھ حضرات غیر مدنی ہیں۔ یہ صرف موطا کے شیوخ کی تعداد ہے ورنہ طحاوی درستی نے لکھا ہے کہ آپ نے نو سو سے زائد شیوخ سے افتد علم کیا ہے۔ کوئی تہذیب الاسلام میں لکھتے ہیں کہ امام مالک کے شیوخ کی تعداد نو سو تھی۔ جن میں تین سو تابعین اور چھ سو تابعین تھے۔ حضرت تابعی حضرت ابن عمر رحمہ اللہ کے غلام اور حدیث روایت کے شیخ تھے جب تک وہ زندہ رہے تقریباً ہر سال تک امام مالک ان کے درس میں شریک رہے۔ موطا میں بشرت روایات انہیں سے ہیں۔ نیز اصحاب الاسانید میں سے مالک من تابعی من ابن عمر رحمہ اللہ کو فرمایا گیا ہے۔ بلکہ اس کو سلسلہ التہذیب کہا گیا ہے، شاہی اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہر دن ہر شہدے امام صاحب سے کما کر ہم نے آپ کی کتاب میں حضرت علی، ابن عباس کا ذکر بہت کم پایا۔ فرمایا وہ میرے شرم میں نہ تھے اور نہ میں ان کے اصحاب سے مل سکا۔ یہ امام















(۵) ابوحنیفہ مثنیٰ بن عقیس بن دہلہ لہذا فی الصحیحی القراءۃ متوفی ۱۹۸ھ کا سزا امام مالک کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ نے امام صاحب سے چالیس ہزار مسئلے سنے تھے۔ اپنے زمانہ کے محقق اور مفتی تھے۔ جب امام مالک اتنے ہونے لگے کہ انہی رکھنے کی ضرورت نہ پڑی تو بجائے لاشعری کے مثنیٰ بن عقیس ہونے لگے۔ اسی وجہ سے لوگ ان کو مصائب مالک بھی کہتے تھے۔

(۶) جو محمد عبداللہ بن یوسف اور امی الد مشقی السجسی کا تھو۔ نہایت بزرگ، پرہیزگار و فقیہ تھے۔ امام غزالی نے ان سے بہت سی روایات بلا واسطہ کی ہیں۔ بخاری اور ابوحاتم نے ان کے تھو و حوالہ ہونے میں بہت مبالغہ کیا ہے۔

(۱) علامہ نریا۔ محسن بن عبداللہ بن بکر غزوی متوفی ۳۱۲ھ کا نندہ بخاری نے بے واسطہ طور مسلم نے ایک واسطہ سے اپنی تحقیق میں اس سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں، جس حدیث نے ان کی توثیق نہیں کی اس کی حاجہ صرف یہ ہے کہ اس کو بحال کی اطلاع نہیں ہو سکی۔ نہ صدق الامت میں وہ تہذیب آفتاب ہیں۔

(۸) ابو محمد سعید بن بشیر بن فضل بن مسلم اصفہانی مولود ۳۶۹ھ متوفی ۴۲۹ھ فارسی بخاری اور دوسرے معتبر محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کو علم حدیث کے علاوہ دیگر علوم میں بھی کمال حاصل تھا۔ انساب، علم جہان، غرر، واقعات، عرب اور گزشتہ اہل بیت میں خصوصیت کے ساتھ دخل رکھتے تھے۔ فصاحت اور علوم لہجہ میں بھی اپنے زمانہ کے بزرگ اور علماء میں تھے۔ دستِ مراد خوش کام لہجہ نیک صحبت تھے۔

(۹) ابو مصعب اشعر بن علی بن جابر القاسمی بن اجداد بن مذکور و بن مصعب بن عبدالرحمن بن حوف ذہری موفی ۵۰۰ھ متوفی ۶۰۰ھ کا نسخہ یہ مذکور ہے قاضی و مفتی تھے، اصحاب صحابہ سے من و اہل بیت سے وابستہ سنی ہیں، البتہ سنیانے ان سے براہ کرم روایت کی ہے۔ اسی حدیث کو آپ برہمت احمد تھا، ان کا نسخہ عام نسخوں سے تنصیف شدہ چنانچہ ابن حزم جیسے جس کو ان کے نسخہ میں تقریباً ایک سو اسی حدیث وارد ہیں۔

(۱۰) مصوب بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب

(۱۱) محمد بن مہدی سورقانی

(۱۲) طبرستان و کابل

(۳) قیام بن محمد بن ابی بکر بن عبداللہ بن عثمان غنی رضی اللہ عنہما فی مشاہیر منوف ۲۶۲ھ کا تذکرہ۔

روایت موجود ہے

(۱۳) علامہ اقبال نے ۱۹۵۹ء کو ایک خط لکھا کہ حالات بدلتے بدلتے یہ ہے کہ اسی وجہ سے وہ قلعہ بن کر تنہا رہتا ہے۔ وہ یہ کہ وہ اس وقت نہیں جانتے تھے کہ یہ قلعہ کب اور کیسا بن جائے گا۔

(۱۱۵) محمد سیّد بن سعید مدنی متوفی ۲۴۰ھ کا شیخ مسلم اور ابن ماجہ نے ابن سے روایت کی ہے اور وہ انکو مستتر جانتے ہیں۔ ابو القاسم لغنی قاضی نوخلاء مدینہ میں شہر کرتے تھے۔ لیکن امام احمد ابن حنبل بعض اور میں ابن پر گرفت فرمایا کرتے تھے۔ آخر عمر میں یہ سنی نصف احادیث اور غلطیوں میں غفلت کرنے سے سب سے قابل اہل نہیں رہتے تھے۔

(۱۹) محمد بن حسن شیبانی کا نسخہ ابن کے حالات فقہیہ آ رہے ہیں۔ قاضی حیاض نے الحمد للہ کہ میں ایک مستقل باب قائم کیا ہے۔ جس میں مذکورہ بالا روایت کے علاوہ ذیل کے اقوال کو بھی درج کیا گیا ہے۔ امام شافعی، مطرف بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عبد الحکم، یزید بن عبد اللہ زہیری، یزید بن عبد الرحمن اندلسی، سلیمان بن عبد اللہ اندلسی، محمد بن شریک، صفی بن ابی القرد، سلمی، احمد بن منصور تاجرانی، یحییٰ بن سعد، یحییٰ بن یعقوب زہری، اسد بن افرات قرطبی،









ایمان و نصرت نہ گئے۔ جان و مال شہر ریختے۔

وفات کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ زمین نے وقت آپ کی کیا حالت تھی۔ فرمایا میں اس وقت عید مبارک کے مسئلہ پر غور کر رہا تھا اسی حالت میں میری روح اٹھ گئی اور مجھے محسوس ہو گئی کہ یہ وہ مکان ہے کہ آپ اب اس کو اپنی آخری عمر میں فرمایا کرتے تھے کہ - صاحب کے مسئلے نے مجھے اس دن کی تیرہی سے محروم رکھا یہ آپ تو انصاف فرماتے تھے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ آپ جیسے متفیس کی ساری زندگی آخرت و عاقبت کی تیرہی ہی میں گذرتی ہے۔

حسن خد ادا - قدرت نے امام محمد کو کس طرح پختی اور مفوی کا اس سے حیز کیا تھا وہی طریقہ ان کو حسن ظاہر نبی علیہ السلام سے بھی ہوا اور اُن کا عہد نہایت ثلیل، نبیل اور اخلاقی تھیں۔ خوبصورت تو باوقالی صاحب - شیخ مصطفیٰ تھے۔

جوشهر حافظ شیرازی انتخاب نہ کرو

اسی غایت فہم کی وجہ سے امام ابو حنیفہؒ ان کو مجلس درس میں اپنے پیچھے بٹھا رہتے تھے۔

تسائیف آپ کی تصنیفات کی تعداد ایک ہزار سے زائد کی جاتی ہے۔ اپنے مروجہ کتابوں کے ذریعے اور یہیں شائع ہونے والے رسالوں کی تائید لیتے تھے۔ ان روفی مورخوں میں علامہ پانچاگرہ بھی شامل ہیں۔ آپ نے ایک بار لکھی کہ ان تصنیفات کی تعداد آج بھی جب آپ کی تسائیف میں سبب میں کتابیں زیادہ مشہور ہیں وہ اپنی کتابیں تھیں۔ جی جی علی صاحب خیالی کی جاتی ہیں۔ یہ تمام صاحب کے ساتھ روایت ان میں مذکور ہیں۔ کئی نسخہ میں آپ کے قرآن وحدیث کی روایت میں استعمال کیے ہیں (۱۰۷۱۰۰ء ہجری)

1992

نہا میں آپ نے کہا: یہ جس کے بیچ دو مراطوں کو قبول و ضمانت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اس کو اصل میں  
نہا ہے۔ یہ وہ آپ کے لئے ہے جو اس سے بچے گا۔

عالمی صغیر

نہیں تھے۔ اگرچہ یہ سب فی الواقعیت سے کام لے کر تمام اقوال بھیجے ہیں۔ (۱۲۳۴) لے مل ہیں۔

[illegible]

— 10 —

جنتیہ کی تفسیر سے بعد وہ فرمایا: آئے رہنماؤں میں درنہ کیسے ہیں۔ ان کے اس دور بہانے کے ہیں۔

مام محمد امام الکھم کی وفات کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لے گئے اور تین برس امام مالک کی خدمت میں رہے۔ ان سے ملاقاتی یا محدث علی مدینہ کا طریق حدیث پر اتفاق رہا۔ بہت سے مسائل میں وہ لوگ امام ابو حنیفہ سے اختلاف رکھتے تھے امام محمد نے مدینہ طیبہ سے واپس نہ رہ کر یہ کتاب بھی اس میں پہلے فقہوں باب بندہ بنے ہیں۔ مگر اہل مدینہ کا نفس غل کرتے ہیں اور اہل حدیث و آثار اور قاضی ثابت کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب اہل مدینہ کا ہے۔









ہیں جو روایات مسند میں ہیں ان کے علاوہ کئی روایات محمد بن عبد اللہ بخاری سے روایت کی ہیں جو کہ صحیح بخاری میں  
مسند میں سے تھیں۔ مثلاً کہ ان کے والد مرسل میں علی بن عقیل وغیرہ سے۔ کوثر میں عبد اللہ بن عقیل وغیرہ سے۔ اور  
ابو عبد اللہ حسن طبری وغیرہ سے۔ وہ یہ کہ مرسل میں عبد اللہ بن عقیل وغیرہ سے۔ اور مرسل میں عبد اللہ بن  
مریم وغیرہ سے۔ اور مرسل میں ابو مسعود وغیرہ سے۔ اور مرسل میں محمد بن عوف وغیرہ سے۔ اور مرسل میں  
غیرہ سے۔ اور مرسل میں ابو یوسف وغیرہ سے۔ اور مرسل میں یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے۔ اور مرسل میں  
آسد بن مریم وغیرہ سے۔ اور مرسل میں یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے۔ اور مرسل میں یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے۔

محمد بن یحییٰ بن عقیل صاحب زبیر الخاس نے کہا کہ ابی مریم بن ابی امام بخاری طلب حدیث کی خاطر  
کئی حدیث کے پاس گئے اور چاروں کا محضر ہوا کہ حدیث کے ساتھ کہ چاروں کا کلمہ اس طرح تھا  
یہیں میں سے وہ ہے۔ چنانچہ حوزہ اربعہ میں اس کو روایت کیا گیا کہ ابی امام بخاری نے یہ کہا کہ میرے  
حدیث کے ساتھ چاروں کی یاد میں وہ حدیث کے ساتھ کہ چاروں کا کلمہ اس طرح تھا کہ ابی امام بخاری نے یہ  
خاری نے فرمایا۔ لا احدثہ علی حدیث علی الحدیث۔ میں اس شخص سے حدیث نہیں لے سکتا جو چاہے وہ صحابہ  
و تابعین۔

شیوخ و اساتذہ۔ شیوخ و اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ انہما کہ ابی۔ آپ کے ساتھ وہی حدیث کا یہ ہے  
ہے۔ خود امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے ابی بن مریم سے حدیث نہیں سنی۔ ان میں سے سے حدیث کے  
وہ حدیث کے ساتھ کہ ابی امام بخاری نے فرمایا۔

کہ یہ اس امر کا متعلق حال معلوم نہیں ہو گا کہ امام صاحب نے ابتدا میں ان میں سے کون سے حدیث کے ساتھ یہ  
قرطبی بن ابی امام بخاری نے ان کا متعلق ان کا متعلق بنی رازہ یہ ہے کہ علی بن ابی امام بخاری نے یہ حدیث کا یہ ہے کہ ابی امام  
ان بنی نے ان سے حدیث کے ساتھ کہ ابی امام بخاری نے فرمایا۔

(۱) حقیقہ یہ ہے۔ مثلاً کہ محمد بن عبد اللہ بخاری ابو حاتم و علی بن ابی امام بخاری وغیرہ کی روایت نہیں کی جیسے  
محمد بن ابی امام بخاری نے وہ حدیث کے ساتھ کہ ابی امام بخاری نے فرمایا۔

(۲) حقیقہ یہ ہے۔ مثلاً کہ محمد بن عبد اللہ بخاری ابو حاتم و علی بن ابی امام بخاری وغیرہ کی روایت نہیں کی جیسے  
محمد بن ابی امام بخاری نے وہ حدیث کے ساتھ کہ ابی امام بخاری نے فرمایا۔

(۳) امام صاحب نے اساتذہ و تابعین میں وہ لوگ ذکر ہیں جن کو کہا کہ حقیقہ یہ ہے کہ ابی امام بخاری نے یہ حدیث کا یہ ہے کہ ابی امام  
محمد بن ابی امام بخاری نے ان کا متعلق ان کا متعلق بنی رازہ یہ ہے کہ علی بن ابی امام بخاری نے یہ حدیث کا یہ ہے کہ ابی امام  
محمد بن ابی امام بخاری نے ان کا متعلق ان کا متعلق بنی رازہ یہ ہے کہ علی بن ابی امام بخاری نے یہ حدیث کا یہ ہے کہ ابی امام

(۴) بعض روایات میں ہے کہ محمد بن ابی امام بخاری ابو حاتم و علی بن ابی امام بخاری وغیرہ کی روایت نہیں کی جیسے  
محمد بن ابی امام بخاری نے وہ حدیث کے ساتھ کہ ابی امام بخاری نے فرمایا۔

(۵) بعض روایات میں ہے کہ محمد بن ابی امام بخاری ابو حاتم و علی بن ابی امام بخاری وغیرہ کی روایت نہیں کی جیسے  
محمد بن ابی امام بخاری نے وہ حدیث کے ساتھ کہ ابی امام بخاری نے فرمایا۔

محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی امام بخاری نے ان کا متعلق ان کا متعلق بنی رازہ یہ ہے کہ علی بن ابی امام بخاری نے یہ حدیث کا یہ ہے کہ ابی امام  
روایت کیا کہ اس میں حضرت یحییٰ کے قول پر عمل کیا ہے۔ موصوف فرماتے ہیں کہ ابی امام بخاری نے ان کی حدیث کے ساتھ کہ ابی امام  
محمد بن ابی امام بخاری نے ان کا متعلق ان کا متعلق بنی رازہ یہ ہے کہ علی بن ابی امام بخاری نے یہ حدیث کا یہ ہے کہ ابی امام  
محمد بن ابی امام بخاری نے ان کا متعلق ان کا متعلق بنی رازہ یہ ہے کہ علی بن ابی امام بخاری نے یہ حدیث کا یہ ہے کہ ابی امام





افس نے کیے بعد دیگرے ان مختلف حدیثوں کو امام بخاری کے سامنے درج کر دیا۔ امام بخاری ہر ایک پر لالہ وری کہتے ہیں، "اے علی! بخاری کہتے ہیں جب سب لوگ حدیثیں پیش کر چکے تو امام بخاری نے ہر متفق کو اس کی اصلی سند لہر پر منہ کر کے اس کے اصلی متن کے ساتھ نقل کر کے ترتیب وار منسلک کیا۔"

اللہ ربّ رحمان رحیم کی یہ فطرت ہے۔

لوگ یہ سن کر دیکر رہ گئے اور آپ کے علم و فضل کا حق کو لو لیا مانتا ہوا حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ تعجب اس پر نہیں ہے کہ شیخ و علامہ میں امتیاز نہ رویا جائے کمال یہ ہے کہ حق لوگوں نے جس ترحیب سے روایات کو غلط شکل میں پیش کیا تھا اس کو بھی بیان کر دیا۔

ہاں! عجب اے! اہل ایمان! تم

(۵) اسحق بن راہویہ سربراہ آوردہ علماء میں شہرہ ہوتے تھے لیکن ان کے پاس حدیث کا اس قدر سرمایہ تھا جتنا کہ امام بخاری نے غزوانہ دماغ میں محفوظ کیا تھا۔ ایک دفعہ ابن راہویہ نے جب کہ وہ زہد پر جڑے ہوئے ایک حدیث کی سند میں غلطی کی۔ امام بخاری نے بھی مسجد میں خطبہ کن رہے تھے آپ نے اسی وقت روک دیا۔ انہوں نے اپنی غلطی تسلیم کر لی۔

(۶) کیا ابنِ رازہ یہ جن کو اپنی جہدِ دینی پر ایک حد تک نظر کر رہا تھا تمام فطری سے اپنی نسبت لینے لگے کہ جس کا ہے شخص سے واقف ہوں جس کے خزانہ دماغ میں ستر ہزار حد تک ہیں۔ امامِ فخری نے کہا کہ اس نگار خانہ میں ایک اور شخص ہے جو رازہ کا حدیث پر مہر رکھتا ہے۔

تھوڑا سا شام ۴ بجے یہ آستان

علمائے اعظام کا حسن اعتداف امام بخاری کے اعتداف افضل و اکمال میں علماء کے بغیرت اقوال ہیں۔ بطور نمونہ بعض بزرگانِ ملت کے متعلق جہل میں درج ہیں۔

(۱) ایک مرتبہ سلیمان بن حرب نے آپ کو ایامِ کربلا کا تذکرہ کیا، حضرت اس کو شہرہ آفاق مصلح و مہیا۔ امیر  
بن مفضل نے بھی ایک مرتبہ یہ فرمایا تھا۔

میں چھپتا ہے اکبر بھول ہوں میں نہیں ہو کر۔

(۲) اکبر بنامہ فرماتے ہیں کہ میں فقہاء، علماء، بلکہ عوام سب سے آپ کی بیعت خواہی میں نے ہوش منبہا سے بخاری مصداق بن گیا۔ کھلے زمانے میں مسات جسے سید اکرام کے ماہرین حضرت عمر فاروقؓ سے

(۳) امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ سر زمین خراسانی نے امام بخاری جیسے دور کوئی پیدا نہیں کیا۔

مفلک نہیں ہے، دوسرا تجھ سا بڑا لمبی

جو تھے اب بھشت نکاح اہل میں (آنش الہمی)

(۱۲) شیخ ہدایت محمد بن بشیر کہتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں خلیفہ فی سب سے زیادہ اہمیت میں۔

(۵) امام غزالی جیسے بڑے محدث نے کہا کہ یہ کتاب پر نظر فرمائی کرو اور جہاں غلطی ہو اس کو غلط کر دو۔ اس پر ان کے اصحاب میں سے کسی نے تاثر نہ لیا تو فرمایا: اس جو ان سے آپ نے فرمایا ہے جو ان کو دوسرے جس کی نصیحت نہیں۔

(۶) عبداللہ بن عبدالمعین دہلوی کہتے ہیں کہ میں نے حرمین، نجد، شام اور عراق کے بے شمار علماء کو دیکھا ہے لیکن امام بخاری جیسا جامع کسی کو نہیں ملتا۔

(۷) محمد بن عبد الرحمن غفرلے کہ میں نے ایک خط آپ کے ہام بھیجا جس میں یہ شعر مر قوم قلہ

(۸) امام الامام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ فرماتے ہیں "ماتحت الیم الساء اعلم بالحدث من محمد بن اسماعیل" کہ آسمان تلے امام بخاری سے زیادہ حدیث کا جاننے والا کوئی نہیں ہے۔

(۹) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے زیادہ مل و اسبابہ کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(۱۰) حنفی بن جعفر عیسیٰ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی عمر سے امام بخاری کی عمر میں اضافہ کرتے پر قادر ہوتا تو ضرور کرویتا۔ بخاری کی موت تو شخصِ احدی کی موت ہے اور امام بخاری کی موت علمی پر ہادی ہے۔

(۱۱) عبد اللہ بن عبد آملی فرماتے ہیں کہ مجھے بخاری کے جسم کا ایک بال بڑا دیر پا پسند تھا۔

علماء کی نظر میں بخاری کی نظر ایک سولی ہے۔ امام بخاری نے عقل و کمال کا فن حدیث بہت کچھ مرہون منت ہے۔ آپ کی تفریش اس وقت ہوئی تھی جب دنیا نے حدیث میں ایک ہنگامہ چاٹا، قریب قریب تمام حدیثیں مشتربہ گاہوں پر بھیجی جاتی تھیں۔ آپ نے انتخابی حرق وریزی کے ساتھ حمایت و تحفیضی نظر سے کام لیتے ہوئے صحیح حدیث کو غیر صحیح سے ممتاز کیا، ایسی کے پیش نظر شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ امام بخاری جس حدیث سے واقف نہیں وہ انہو حدیث سے بخاری ہے۔ آپ نے زمانہ میں وہ علماء و فضلاء جن کے کردار و پیش کا اندازہ بڑے بڑے علماء کرتے تھے امام صاحب نے پارس اپنے مجموعے اس غرض سے اس سال کرتے تھے کہ آپ ان کے متعلق صحت و ضعف کا فیصلہ کر دیں۔ جب امام صاحب اس کے مجموعوں کو پسند کر لیتے تو بطریقِ خزانہ کرتے تھے کہ بخاری حدیثوں کو محمد بن اسحاق نے تسلیم کیا ہے۔ جس سے یہ مقصود ہو تا تھا کہ اب بنی حنیفہ کے متعلق یا کلام ہو سکتا ہے۔ جب امام بخاری جیسے علماء نے تسلیم کر لیں۔

استغناء ہے نیازی۔ امام بخاری نے کمالِ محمدی پر دولتِ ابرہہ تک بہت کچھ قدرت کرتے تھے لیکن آپ نے بھی اس امر کی کوشش نہیں کی کہ اور علماء و فضلاء کی طرف شاہانِ وقت و امراء قوم کی فیاضیوں سے فائدہ اٹھائیں اور اسلئے ثروت کے ذریعہ اپنی مہر و پختی کو آپ کی غیور اور مستغنی طبیعت نے بھی گوارہ کیا۔ حالانکہ بارہا اس سے ناواقف تھے۔

لیکن بنی حنیفہ سے مراد تھی ہے۔ انہوں نے اپنی اپنی طرف سے کمال کیا۔

عقل و سماعت سے غایت احتیاط۔ امام بخاری حدیث پر محظوظ عقل و سماعت سے بہت دور رہتے وقت تھے۔ اس سلسلہ میں امام بخاری نے ایک خاص واقعہ نقل کیا ہے۔ امام صاحب کو انھیں علم کے زمانہ میں ایک بار روپوش ہو کر پیش آیا، آپ کے پاس ایک بڑا ترشہ فیالی تھیں جس میں ایک شخص آپ سے بہت کمال مل گیا وہ خدمت میں حاضر ہو کر جو حسنِ حقیقت کا اظہار کیا کہ امام صاحب کو بھی اس سے خود اس ہو گیا۔ آپ نے اسے اپنی اثر فہم کی اطاعت کر دی، ایک روز بنی حنیفہ سے انھو کا کارہ چلائے کہ وہ شہر پہنچائے اس نے اپنا سر پہنچا اور پھر سے چلازناش میں رہا، وہ وقت وہاں پہنچنے کے لیے پہنچا، لیکن وہ چٹکانی ہمارے۔ انہوں نے اسے اس کے لیے لگا کر میرے پاس بڑا اثر فہم کی ایک جھیلی بھی دیا، وہ مہر و پختی کو اس پر نرم آ گیا، وہ بھی سے مسافروں نے پیچھے چلے کہ وہ ایک شخص کی کاشانی کی جانے لگی۔ امام صاحب نے آہستہ سے جھیلی مندر میں پھینکی، سب نے ساتھ آپ کی بھی کاشانی کی پی سی سے پاس چھیلی بھی تو کو کو اس نے اس کو بہت غلامت کی کہ کہ تو نے حق سب کو پریشان کیا، جہاز سے اترنے کے بعد وہ عقل و فہم میں امام صاحب سے بہت گناہ کیا کہ آپ نے وہ جھیلی کیانی۔ امام صاحب نے فرمایا، میں نے اسے مندر میں پھینک دیا، اس نے کہا آپ کے دل کو اس قدر ریش کا ضائع ہوا کیسے گوارا ہو۔ آپ نے فرمایا، میری عقل کہاں ہے۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ میری تمام عمر رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی طلب میں ختم ہوئی، میری طلبتِ عالم میں مشغول ہے کیا میرے لئے سرور کا اظہار اپنے گور لیں کسی بھی طرف منہ نہ کرنا۔ جس دولت (شاہت) کو میں نے تمام عمر میں حاصل کیا ہے اسے چند اثر فہم کے عوض گوارا دیتا۔ (کلام نبوت)

امام بخاری کا بہت تقویٰ۔ امام بخاری میں بعض ایسی قسمیں تھیں جن سے بعض کا پر علماء بھی محروم ہیں۔ بخاری

من خصوصیات کی ایک خصوصیت تو یہ ہے جس پر آپ کے متعدد واقعات شاہد ہیں، ایک شاگرد آپ کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں آدم بن علی یاس کی خدمت میں حاضر ہوا تو خرچ کے آنے میں بڑی تاخیر ہوئی یہاں تک کہ مجھ کو کھاس کھا کر دو دن گزارنے پڑے۔ میرے دن ایک صاحب نے آنے مجھے دیکھ کر ایک کھلی پیش کی جس کو میں پچاس تاسی نہ تھا ابو الحسن یوسف بن ابی ذر بخاری بیان کرتے ہیں کہ امام موصوف ایک مرتبہ یہ ہوئے، ان کا کاروبار وہاں ہوا کہ کھانا یا انہوں نے کھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سالن استعمال نہیں کرتے، امام موصوف نے فرمایا کہ چالیس سال سے سالن استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ایک روز امام صاحب نے ابو معشر سے کہا تم میرا قصور معاف کرو، ابو معشر نے متحیر ہو کر کہا کیا قصور۔ آپ نے فرمایا کہ ایک روز میں نے حدیث بیان کرتے دیکھا کہ تم وہاں جاؤ اور سر ہلاتے تھے۔ مجھے اس پر فحش آگئی، ابو معشر نے کہا میں نے معاف کر دیا۔

تمام حوائج اسلامیہ گذری کہ آئینہ کی شان گل پہ پادشہ

امام بخاری فرمایا کرتے تھے کہ مجھے امید ہے کہ نبیت کے سلسلہ میں حق تعالیٰ مجھ سے سالن نہ کریں گے کیونکہ جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبیت حرم ہے میں نے کسی کی نبیت نہیں کی۔

محمد بن منصور بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم امام بخاری کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اثناء درس میں ایک شخص نے اپنی راز میں سے ایک تنکا نکالی (مجدے) ان پر شاہ زوال دیا۔ تو آپ کچھ دیر تک اس کو لور لوگوں کو دیکھتے رہے جب کوئی آپ کا مقصد نہ سمجھ سکا تو آپ نے تنکا غار آئین میں رکھ دیا اور جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو وہ تنکا باہر پھینک دیا کو یا مقصد یہ تھا کہ جس چیز سے راز میں کوئی تنک سیاف نہ کھاجا تاں اس سے مسجد کو بھی پاسبان نہ مٹنا چاہیے۔

ابن عبد اللہ کاملہ لڑاؤ کی عملی تفسیر امام بخاری کے در حق کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی باغ والے نے آپ کی دعوت لے کر آپ باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں نماز ظہر سے فراغت کے بعد غسل پڑھنے لگے اور جب فاضل پڑھ کر فارغ ہوئے تو بعض کارکنین انکار لوگوں سے کہا، چلتا نہیں کے اندر کیا چیز ہے۔ لوگوں نے دیکھا تو ایک مڑھی (ایک روایت میں ہے چھ قہار) اور سولہ یا ستر وجہ ذمہ لگا چلی گئی۔ جس سے آپ کا جسم متورم ہو گیا تھا۔ لوگوں نے کہا، حضرات آپ نے نبیت کیوں نہ تو زوی۔ نفلی نماز میں بعد میں قضاء کر لیتے، آپ نے فرمایا جس صورت کی کاواٹ ضرورت کی تھی اس میں اتنا مزہ نہ تھا کہ اس سے مقابلہ میں یہ کافی ہو گا بھی مسلمان نہیں ہوتی۔

لو حمو امن فی الارض یوحکمکم من فی السماء کا عملی نمونہ۔

روایت نامہ میں ہے خداوند جان و کارش بریں پر (مجلس)

ایک مرتبہ آپ اپنے مکان میں تشریف فرما تھے، باندی دلی آپ کے سامنے دو بات رکھی تھی وہ اس کے پاؤں سے ٹر گئی، آپ نے فرمایا، ایسے جتنی ہو۔ اس نے کہا اب جگہ ہی نہ ہو تو کیسے چلوں اس جواب پر آپ نے سخت دست کٹنے کے بجائے ہاتھ چمکائے اور فرمایا جا میں نے تجھے آڑ لیا، لوگوں نے کہا اس نے آپ کو برہم کیا اور آپ اس کو آڑ کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اوجہت نفسی بما فعلت

ایک قول، تم کو برا لگا

دعوت خدائی، صلیبہ تم کو

بر کس خود را در انظار

خوش چو کہ شہ و اندیشہ تزیہ

خود داری و عزت نفس ... نفرت نے آپ کو طبع فیور و خود را عطا کی تھی۔ جس کا اندازہ آپ کی جلا وطنی کے واقعہ سے بخوبی ہو سکتا ہے جو مغرب اور بائیسہ نیز ایک مرتبہ آپ کی صداقت آمیز خود داری نے یہ ظاہر کرنے میں بھی باک نہیں کیا کہ میں نے اپنے استواری بن لہذا کی کے سوا کسی کے مقابلہ میں اپنے کو چھو جانا سمجھا۔



گفتند قدر سے نہ بخت بدست نم  
(ابن عبد بنی ہو گا، ورنہ نہ خدا (عالی)

مہربن مخلص بنے تھے ہیں کہ میرا میں ہم اور امام بخاری ساتھ ہی علمی کھیل کرتے تھے ایک دن امام بخاری دار میں نہ آئے ہم نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ان کے پاس قن پوٹی لیسہ پڑے نہیں ہیں، لیکن امام صاحب نے اس مرحلہ پر بھی اپنی فطری غیرت کی قربانی پر اہستہ نہیں کی اور اپنے بے تکلف رفتہ سے بھی اس راہ کو درستی سے دور جہش رکھا اور ان کا یہ حالہ تلخ کر فرمایا ہے مہیاہ کئے گئے۔ اس کے بعد امام بخاری میرا ہی طریقہ بخاری سے ساتھ درس میں آئے تھے۔

تعالیٰ تیر اندازی امام بخاری کو تیر اندازی سے کافی دلچسپی تھی اور اس فن میں بھی اس قدر مہارت رکھتے تھے کہ ہر جہر آپ کے صف و تیروں نے خطائی، ایک مرتبہ عبداللہ صہبائی کی معیت میں بغرض میں تیر اندازی محوڑے پر سوار ہوا۔ شہ فرید سے باب فرزند پر تشریف لائے اور اثناء تیر اندازی میں آپ کا ایک تیر ہل کر ٹک جانے سے چوٹی ستون چٹ گیا، آپ نے کھڑے سے اتر کر تیر نکال لیا اور تیر اندازی ترک کر کے شرعی طرف واپس ہوئے اور اثناء میں صہبائی سے کہا میں تم سے چشم کتنا چاہتا ہوں، عبداللہ نے کہا، فرمائیے آپ نے فرمایا کہ ہل والے سے جا کر کہو کہ تمہارا ہل ہم سے خراب ہو گیا ہے اس امر کی اہمیت و غیرت ہمیں مسرت کا موقعہ دیا کہ ہم دوسرا ستون قائم کر دیں پاس کا مہرہ نواریں، عبداللہ صہبائی نے توبہ بن اعصر ہل والے سے جا کر فرمایا کہ میں امام پر قاصد ہوا کہ وہاں رہنے کے لئے تیر نہ لیا، آپ نے تیرے کہ میں نے معاف کیا، عبداللہ نے تھے ہیں کہ جب میں نے یہ سزا دو خطا کو امام صاحب کو اس قدر مسرت ہوئی کہ خوشی سے آواز چروے نکلیاں ہوئے تھے اسی روز مکان آجی کر شکر میں دو سو روپے تم تیرے لئے لوگوں کو پانچ سو روپے پیش ہوا۔

اس دن اس قصہ سے جہاں آپ کا حال تیر اندازی ظاہر ہوا ہے وہاں آپ کے قریب پر ہنگامہ و خوشی پائی ہے۔

شعر کوئی امام بخاری میں جہاں اور غیبی نہیں وہیں آپ شاعر بھی تھے، واقعہ میں ہے کہ دو مین شعر دل کے علاوہ آپ ہر بار وہ کام و تیاری نہ ہو گا، ہم ان اشعار کی برایت کے لئے کافی ہے جو ان شعر سے جہالت ہونے کی وجہ سے اسے قتل جہت ہو جا کر تصور کرتے ہیں۔

قصی ال یکن مر نک معنہ  
ذهب بفسہ الصحبۃ فلت

یا افسد الی الفراع فصل و کعب  
کم من صحیح و اذیت من مسلم

اقتضا آزمائش

حدیث میں ہے حبیب اللہ علیہ السلام لہ الامتلا فلا امتلا یعنی مخلوق میں سب سے شدید آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے اس کے بعد وہ حبیب بن افضل ہے۔ چنانچہ امام بخاری کو بھی حق تعالیٰ نے یہ آزمائش میں فرمایا، عبداللہ عام بن جابر میں فرمایا کہ کیا ہے کہ جب آپ ۵۵ برس میثاق پر تشریف لائے تو محمد بن عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ میں صلیب عام کی خدمت میں جابر بن عبد اللہ میں سنو، ان کے کہنے پر لوگ ان کثرت سے امام موصوف کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ خود محمد بن عیسیٰ کی مجلس درس یاد پڑ گئی، پھر امام صاحب جس شوق سے میثاق میں داخل ہوئے اس کی تصویر امام مسلم نے ان اشعار میں عینی ہے کہ ان اشعار پر سننے میں سے پہلے انکی انبیاء و مرکاہ استعجاب میں کیا تھا، ان سے استعجاب کے لئے میثاق پر تھے، وہ مین مین باب افضل آپ تھے امام صاحب میثاق پر تھے، یہ سزا تیر میں مشغول ہو گئے۔

وہ جب نگاہ سے نہیں بچا ہوا  
کیا بخت بدست نم ہو چلا ہوا

ایک دفعہ امام ہی نے مین میثاق پر سے محظوب ہوا کہ فرمایا کہ میں کل امام محمد بن اسماعیل کی ملاقات کو جب وہاں کاس کافی چاہتے تھے ساتھ چلے، امام ہی نے اپنے علاقہ کی کرنی ہوئی حالت محسوس کر کے خیال کیا کہ شاید کوئی امام صاحب سے انصاف میں بہت و نصیحت سمجھو، لہذا وہ سب سے تمہاری موت اچانک آجائے، میں نے موت سے بچا سام اور تیر سے انہوں کو دیکھا کہ وہاں سے جاتے تھے ہانک کر تھے۔



خدا نے امام صاحب کی خدمت میں کھایا جیسا کہ آپ کتاب جامع اور ہارن نمبر ۱ کے رد و الامارات میں تشریف لائیں میں  
 بھی آپ کے فیضانِ علم سے استلوا کر چاہتا ہوں امام صاحب نے قصہ سے عہد کیا کہ مجھے علم کی تعلیم کی ضرورت نہیں اور  
 نہ میں اپنی تصانیف کے رد و ہارن میں اسکا ہوں، اگر وہی بخدا کو فوقِ علم نے بے بہن کیا ہے میری مسجد یا مکان پر تشریف  
 لائیں اور اگر یہ ناگوار طبع ہے تو مجھے بذریعہ حکومت تعلیم دینے سے روک دیں تاکہ میں خدا کے بلا مجبور کیا جاؤں

حاکم نیشاپوری نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ شاہِ بخدا کی خواہش تھی کہ وہ قصہ شامی میں اگر شہر لوگوں کو معلوم ہیں، امام  
 صاحب نے فرمایا کہ میں امیر سے لڑوں کو کوئی خصوصیت نہیں دے سکتا میری مجلس عام ہے جس کا کسی چاہے آخر شریک  
 ہو، بغرض امیر بخدا کو امام صاحب کا استغناء کو گوارا، حکم دیا کہ بخدا چھوڑ کر چلے جائیں، اس لئے آپ خرنگ میں آ گئے۔  
 صافت علیم الارض بشارت حسرت الفسوس ہے کہ آپ کو خرنگ کی ہوا اس نہ آئی چند روز ہی اقامت پذیر رہے۔  
 نذر سے تھے کہ پندرہ گئے اور حالات کی روز افزائی ترقی نے آپ کو بہت نجف کر دیا۔

آپ کی اس بیماری کی وجہ ایک ماحولانی جاتی جو آپ جلا وطنی کے قہر اور احوال کے ہر جام خیالات سے تنگ آنے اور غم  
 غم میں کتے رہتے تھے، انکی باوجود رحمت نے زمین پر سے نئے تنگ نہ تھی ہے اس لئے آپ مجھ کو اٹھائے۔

ذریعہ لوگوں کے ساتھ امیدیں بھی جس نہ چاہیں اس آیت پر روشِ بیل منڈا جس

وفات حسرت آیات والی بخدا کی مخالفت اور امام بخدا کی جلا وطنی نے واقعات ایسے نہ تھے جو زیادہ عرصہ تک  
 جاری میں رہتے، بالکل سر قند کو معلوم ہوا تو انہوں نے امام صاحب سے سر قند میں قیام کی درخواست کی تھی آپ نے  
 منظور فرمایا اور مضامین الہدک کام مینڈکٹر بخیلی مسافرت کھڑے پر سوار ہوئے کی غرض سے دس مہینے قدم چلے۔  
 لوگ بارہ قحاصے ہوئے تھے فرمانے لگے میں بہت شریف ہو گیا ہوں سائیت چھوڑ دو اس کے بعد لیٹ گئے اور راستہ میں دھنسا  
 پیام اجل آ گیا اور کچھ دن لمبا سونہ مال کی عمر پر ۲۵۶ میں منہ مشاء سے بعد مدینہ رسول (رمول سلی اللہ علیہ وسلم کا یہ  
 آفتاب تاباں پیش کیئے غروب نہ کیا۔ دوسرے دن جب انتقال کی خبر مشہور ہوئی تو سر قند میں ایف تھلہ پھیلا، اس وحکم  
 وحکم سے جنازہ اٹھایا گیا کہ سارا سر قند مشاء صحت میں قریب کی نماز کے بعد اسے نیاہ حم بے با تاد کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

کل من علیہا ان ویضی وحہ رکت دو الحلال والا کرم

افسوس ہے کہ آپ نے اپنے بعد کوئی نرینہ لودا بھی نہ چھوڑی، کس نے آپ کا سر پیدائش مدت عمر، اور سن وفات  
 اس عبارت میں ظاہر کیا ہے، واقعی صدق و عاشق حسنا و صلت فی نور، اس میں صدق کے احاد (۱۹۴) لائی پیدائش  
 تہید کے احاد (۱۶۶) لائی عمر اور لفظ نور کے احاد (۲۵۶) سن کی وفات کا سال ظاہر کرتے ہیں کسی شاعر نے ان کو ذیل سے  
 قطعہ میں نظم کیا ہے۔

جمع الصصحح مکمل النحر ہو

کائن الحاروی حلفاظ و محلا

بہا احمد و انطقی فی نور

میلادہ صدق و صلت عمرہ

حافظ نے سر خطیب، مہدو لودہ بن آدم سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک جگہ کھڑے ہیں اور آپ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت ہے میں نے سلام کے بعد دریافت  
 کیا کہ رسول اللہ آپ یہاں کس لئے کھڑے ہیں۔ آپ نے سلام کا جواب دیا، فرمایا، محمد بن اسماعیل کا انتقال کر رہا ہوں، اس  
 سے چند ہی روز بعد مجھے امام بخدا کی انتقال کی خبر ملی تو موصوف کی وفات نصیف ہی سامت میں تھی جس میں میں نے نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھما تھا۔

کسب و صحت سے نہاں کے ہر لوگ

لبند و یاباں آنکھی کے ہر لوگ

وفات کے بعد جو لوگ آپ کے مخالف تھے وہ آپ کے مکرر مدعا پر حاضر ہوئے اور اختتامِ امت و شریعت کیساتھ  
قبول کیا۔ آپ کی وفات کے بعد ایک حرم صمد تک آپ کی قبر کی مٹی سے مشک کی طرح خوشبو نکلتی رہی اور لوگ بطور تہنیک  
مٹی اٹھاتے۔ یہ یہاں تک کہ قبر کی حفاظت مشکل ہو گئی حتیٰ کہ جزیرہ مبارک کا نشان باقی رہنے کے لئے اس کا انتظام کر دیا  
کہ اس کی مٹی ٹوٹنے نہ جائے۔ لوگوں کو اس مٹی کی خوشبو پر جب وہ گالین ہمیں اس پر کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ  
میل بھٹکے رہیں اور  
میں نے ان کا نام (معدن) رکھا

امام بخاری کا مسلک امام بخاری کے مسلک سے پارے میں علماء کا اختلاف ہے فقہ الدین مکی نے حقیقتِ اشیاء فی  
میں اور نواب صدیق حسن خاں نے اجدادِ علوم میں ابنِ شافعی تصانیف۔ حافظ بن جریر نے نزدیک بخاری کے مباحث کا غالب  
حصہ امام شافعی کے مسلک سے اخذ ہے علامہ ابنِ قیم کی تحقیق میں آپ پہلی تھے علامہ خواجہ جزائری کی نظر میں محمد مطلق  
ہیں۔ آپ کی جائزگی سے ملاحظہ سے یہی واضح ہوتا ہے علامہ انور شاہ صاحب کی رائے بھی یہی ہے کہ امام  
تصنیفات امام بخاری نے متعدد تصانیف و دیگر کموزیں جن کی مرستہ درنہ میں ہے

(۱) تنزیلِ صحابہ و التابعین۔

یہ آپ نے سن ۲۱۲ھ میں دارنِ کبیر سے پہلے لکھی ہے۔

(۲) تاریخ الخلفاء۔

۱۸ جزاؤں میں مجموعہ نویں میں چاندنی روشنی میں لکھی ہے ترتیبِ حروف حقیقی کے اعتبار سے ہے اس کے ردی ابو احمد محمد  
بن طہمان بن خاں نے اور ابو الحسن محمد بن مسلم نسوی جو وہیں امام بخاری فرماتے ہیں کہ صحابی بنِ راہو یہ یہ مٹی کتابِ تاریخ  
کے امام عبد اللہ بن حاتم امیر کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا "الا ابلک سمعہ"

(۳) تاریخ خلافت۔

یہ کتاب بے تک نہیں سمجھی۔ شاید اس کا قلمی نسخہ جرمنی میں موجود ہے۔ عبد اللہ بن محمد بن عبد السلام الحنفی اور  
زعمیہ بن محمد اللہ کے ردی ہیں۔

(۴) تاریخ الخلفاء۔

اس کتاب کی ترتیب سنن سے ہے اور بہت مختصر ہے۔ عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن الاشتر اس کے ردی ہیں۔

(۵) کتاب مع الکلیہ۔

دارالحدیث طاب

(۶) نقلِ افعال العباد۔

اس میں مقادیری لکھی ہیں۔ نقلِ قرآن وغیرہ مسائل میں امام ذہبی نے جو احادیث دیئے ہیں۔ یوسف بن ریحان بن  
عبد الصمد اور قریری اس کے ردی ہیں۔

(۷) طہرۃ العیال۔

(۸) کتابی صحابہ۔

اس کا ذکر ابو القاسم بن مندہ نے کیا ہے اور وہ صوفی نے "المعرفہ" میں اور ابو القاسم بنغوی نے "تعمیم الصحابہ" میں  
اس سے بہت کچھ نقل کیا ہے۔

(۹) کتاب العلل۔

اس کا ذکر محمد بن ابی مندہ نے کیا ہے جس کو موصوف من محمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی محمد عبد اللہ بن اشرفی

روایت کرتے ہیں۔

(۱۰) کتاب النواخذہ۔

اس کا ذکر امام ترمذی نے کتاب النواخذہ میں حضرت طحاوی کے مناقب میں کیا ہے۔

(۱۱) کتاب الوصایہ۔

اس میں ابن سحابہ کرام کا ذکر ہے جن سے صرف ایک ایک ہی حدیث مروی ہے۔ بعض حضرات کی روایت ہے کہ یہ کتاب امام مسلم بن الحجاج نے بخاری کی نہیں۔

(۱۲) کتاب المغرہ۔

اخلاق نبوی پر مشہور معروف تالیف ہے، بعض مدلس میں داخل دس بھی ہے اس کے دہلوی احمد بن محمد بن ابی لیل

لکھتے ہیں۔

(۱۳) کتاب الاطعماء الصغیر۔

ضعیف روایات سے ذکر میں غلط سہ سال ہے، جس میں مصیبت کی تحکک جابجا موجود ہے۔ اس کے دہلوی ابو بکر محمد بن احمد بن عبد اللہ ابی، ابو جعفر شیبانی معید اور توم بن موسیٰ الخوارزمی تیرے۔

(۱۴) کتاب البسوط۔

اس کا ذکر غزالی نے "۱۳" شاہ میں کیا ہے اور مصیب بن سلیم کو اس کا دہلوی بتایا ہے۔

(۱۵) کتاب الصغیر۔ (۱۶) کتاب الرقاق۔

اس کا ذکر کشف الظنون میں ہے۔

(۱۷) کتاب الوالدین۔

حافظ ابن حجر نے اس کا ذکر کیا ہے اور موجودات میں اس کا شمار کیا ہے اس کا دہلوی محمد بن دہلوی اور قلی ہے۔

(۱۸) کتاب "۱۸" شرح۔

حافظ ابن قلی کی تالیف کتب و التکلیف میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

(۱۹) کتاب المصباح۔

پانچ سو احادیث کا مجموعہ بتایا جاتا ہے جو بظاہر گیس موجود نہیں اس کا ذکر امام بخاری کے وقت ہی نے کیا ہے۔

(۲۰) کتاب الغنی۔

اس کا ذکر ابو احمد حاکم نے کیا ہے اور اس سے انہوں نے بہت کچھ نقل بھی کیا ہے۔

(۲۱) التفسیر الکبیر۔

اس کا ذکر فریری اور دہلوی نے کیا ہے۔

(۲۲) جزء الفکرۃ خلف اللام۔

(۲۳) جزء درج الیدین۔

ان دونوں کے دہلوی محمود بن اسحاق الخزامی ہیں۔

(۲۴) بد ما تعلقہ قات۔

(۲۵) کتاب صاخر۔

یہ امام بخاری کی سب سے زیادہ مشہور، مقبول، مهم یا شان اور رفیع لغزات تالیف ہے جس کا پورا نام "الجامع الصحیح

۱۔ من حدیث رسول اللہ ﷺ واپس "بہ نام، بخدی کو اس پر بہت بازو تھا فرماتے تھے کہ خدا کے یہاں بخدی کو میں نے مہات کار اور بڑا عظیم ہے۔

۲۔ وجہ تالیف نام بخدی سے پہلے زید اور واج مساند و مصحفیات کا تھا، چنانچہ نام ۷ھ بن حبیل، اسحاق بن زید، اور حبیب بن ابی شیبہ جیسے عظیم القدر و حفاظت حدیث نے مساند مرتب کئے تھے اور ان سے پہلے عبد اللہ بن موسیٰ حبیبی، موسیٰ بن سعد بن مسدد بن یحییٰ، اور سعد بن موسیٰ اموی وغیرہ نے مساند مرتب کئے تھے، اسی طرح حافظہ ابن حریج نے طے میں، امام دارقانی نے شام میں، سفیان ثوری نے کوفہ میں، معاویہ بن سلمہ نے بصرہ میں ان کے علاوہ امام ابو یوسف، امام محمد اور عبد الرزاق وغیرہ نے مصحفیات تیار کیں۔

۳۔ جب ان مصحفیات مساند کی تالیف سے قلم منقطع ہو کر انکے در و تھیں، کیا: کہیں تو پھر محدثین نے انتخاب و اختصار کا طریقہ اختیار کیا اور صحاح ستہ کی تدوین عمل میں آئی، امام بخدی بن کاظم مصنفین صحاح ستہ میں سرگرم رہے انہوں نے جامع صحیح تصنیف کی۔

۴۔ امام بخدی بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک روز امام اسحاق بن زید کی مجلس میں حاضر تھا وہاں اہل علم و اصحاب میں سے کسی کی زبان سے نکلا: کاش تم رسول اللہ ﷺ کے نسخے کے بارے میں کوئی مختصری کتاب مرتب کر دیتے یہ خطاب تمام حاضرین کی مجلس سے تھا کہ وہاں میں اسی کے اثرات کی قسمت میں روز اول سے یہ سعادت مقدر ہو چکی تھی، امام محمد بن فرماتے ہیں کہ "یہ بات میرے دل میں اتنی پھر تھیں تاہم یہ ہوئی کہ آپ نے خواب میں دیکھا: میں آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑا ہوں اور ہاتھ میں ایک جھنڈا ہے جس کے دو باندھنے والے آپ کے پاس سے گھبراہٹ کر رہے ہیں اور وہاں دیکھ کر وہاں بعض مجمعین سے نصیحت و رہنمائی کی انہوں نے کہا: تم آنحضرت ﷺ کی احادیث سے لطف لو، کوئی برونے اس خواب نے آپ کے شوق اور بہت کوششوں اور زیادہ تالیف میں بہت دن مشغول ہو گئے۔

۵۔ منہ تالیف اب امام موصوف نے اس کتاب کی تالیف کا آغاز کس سن سے کیا اور اب اس سے قاری ہو گئے یہ متعین طور سے تو نہیں بتایا، مگر البتہ اتنا معلوم ہے کہ تصنیف کرنے کے بعد امام بخدی نے اس کو اپنے شیوہ نام ۷ھ بن حبیل متوفی سن ۲۴۱ھ میں المذنبی سن ۲۳۳ھ اور ابن معین کے ساتھ پیش آیا ان حضرات نے اس کی تحسین کی اور ان کے صحیح ہونے کی مساند ہی البتہ چار ماہوں کی بابت اختلاف کیا لیکن قطبیؒ بیان کرتے ہیں کہ ان چاروں کے بارے میں بھی امام بخدی ہی کا فیصلہ درست ہے اور وہ چاروں بھی صحیح ہیں، ابن معین کا سن وفات سن ۲۴۳ھ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سن میں آپ تصنیف سے فارغ ہو چکے تھے کو اس میں اضافے بعد میں ہوتے، یہ امر ان کتاب کی مٹل میں بتصریح امام بخدی حوالہ سال لکے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کی تصنیف کا آغاز سن ۲۴۱ھ میں ہوا تھا جب کہ آپ کی عمر شریف ۲۳ سال کی تھی۔

۶۔ مقام تالیف سے بارے میں متحدہ مجلس بیان کی کہیں جس راہی ظاہر ہوتے ہیں کہ آپ نے صحیح بخدی کو بخدا میں تصنیف کیا، ابن حجر لکھتے ہیں کہ حد معطر میں تصنیف کیا، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کی تصنیف بصرہ میں ہوئی ہے اور چھ لوگ لکھتے ہیں کہ یہ منورہ میں تصنیف ہوئی ہے۔

۷۔ لیکن خود امام بخدی کا بیان ہے کہ میں نے "الاصح" کو بیت الام میں تصنیف کیا، ابواب و تراجم مجدد نبوی میں منبر شریف اور روضہ القدس کے درمیان لکھے، ان اقوال تکلف میں مانفا ابن حجر نے وہاں تلخیص دی ہے کہ تصنیف کا ابتدائی خاکہ اور ترتیب ابواب تو مسجد حرام میں ہوئی لیکن مختلف مقامات میں احادیث کی ترتیب فرماتے رہے اور تراجم ابواب کے مسودہ کو حزر لومہد کو اور منبر شریف کے درمیان صیغہ میں تبدیل فرمایا۔



















فصل فقہ فنی فقہاری صحت  
جن لوگوں نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے اگر ان کی یہ ترجیح کاغذیہ ہے کہ وہ مسلم کے پیش نظر فقہ  
انہ دیکھ کر اس کا انتخاب ہے، یہ خلاف امام بخاری کے کہ وہ حروف و آثار و خبر و روایت پر ترجیح دیتے ہیں جب تو  
کوئی ترجیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے صحیح مسلم کا نفس صحت میں راسخ ہو جائے گا۔ اگر یہ لوگ علی الاطلاق اس کا  
کمال دیتے ہیں تو یہ ناقض اعتبار ہے۔

۱) ابویان صالح مسلم صحیح مسلم کی شریعت، اگرچہ مصنف سے قرات کی حد تک پہنچی ہوئی ہے، لیکن اس کی روایت کا سلسلہ  
شیخ ابوالحسن ابوالاسود بن سنان غنی پوری متوفی ۳۰۸ھ سے قاضی ابی آپ کو امام مسلم سے دس رتبہ مجاہد اکثر حاضر خدمت  
رہتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ امام مسلم نے اس کتاب کی قرات سے بڑا نوالہ لیا، چنانچہ اس نے شروہ کی عمر رمضان ۲۵۷ھ  
میں فراغت پائی۔ پھر مغرب میں ایک اور شکر برآمد ہوا کہ امام علی قاضی ۳۰۷ھ سے صحیح مسلم کی روایت کی جاتی ہے لیکن اس کا  
سلسلہ حدیث مغرب سے آگے نہ بڑھا۔ صحیح مسلم کا آخری حصہ جو تین جلد کے قریب قریب ہے، یہ کہ امام علی نے امام  
مسلم سے بڑا نوالہ لیا، کیونکہ وہ اس کو اپنی فقہ کے شکر و حمد جلادی سے روایت کرتے ہیں۔  
شروہ جو حواشی صحیح مسلم صحیح مسلم پر بہت سی شروہ و حواشی اور مغرب جات لکھے گئے ہیں۔ جن کا ذکر وہ صاحب  
کشف الظنون نے تفصیل سے کیا ہے۔ چند مشہور شروہ یہ ہیں۔

(۱) ابن ابی شیبہ صحیح مسلم کی حواشی۔  
ماخذ ابو زکریا صحیح مسلم بن حنفیہ متوفی ۲۶۷ھ کی تصنیف ہے، جو مشہور ہے۔

(۲) ابن ابی شیبہ۔  
تلمیذ لفظی شباب اللہ بن احمد بن محمد شافعی متوفی ۲۴۳ھ کی ہے جو نصف حصہ تک اٹھ صفحہ جز اول میں ہے۔

(۳) شرح صحیح مسلم

ماخذ تاریخی بروہی کی ہے جو چار جلدوں کا مشابہ ہے

(۴) مختصر شرح التوکل

صحیح مسلم بن احمد بن حنفیہ فہم نے حواشی نووی کا اقتدار کیا ہے۔

(۵) مختصر فی کتاب مسلم

ابو عبد اللہ محمد بن علی ہمدانی متوفی ۵۳۶ھ کی تصنیف ہے۔

(۶) کتاب التلمیذ فی شرح مسلم

علامہ قاضی حاشیہ علی متوفی ۵۵۴ھ نے شرح ۱۶۰۰ کی تکمیل کیا ہے۔

(۷) مختصر فی کتاب مسلم

خداوند اللہ بن ابوالاسود بن محمد بن عمر بن ابی بکر قرطبی اہل متوفی ۶۱۶ھ کی تصنیف ہے۔ جو صرف نے پہلے صحیح  
مسلم کی تفصیل و تفسیر کی ہے، جس کے بعد اس کی شرح لکھی۔ مصنف کا بیان ہے کہ میں میں علاوہ قریب و استدلال کے  
اعراب کے نکات بھی بیان کیے گئے ہیں۔

(۸) شرح خداوند مسلم

ابو اسحاق محمد بن عمر بن علی بن ابی اللہ الشافعی متوفی ۸۰۴ھ

(۹) حاشیہ صحیح مسلم

از برہان الدین ابو راسم بن محمد الکلبی معروف براطمین الشی متوفی ۸۴۱ھ  
(۱۰) اکمل المسلم

امام عبداللہ محمد بن خلیفہ ابو شیبہ الابن المالکی المتوفی ۸۷۷ھ کی تصنیف ہے۔ موصوف نے قاضی  
عیاض نووی قرطبی اور مازری کی شرح سے مدلی ہے اور بہت سے فوائد کا اضافہ کیا ہے۔ یہ چار جلدوں میں ہے۔

(۱۱) معلم فی شرح غریب مسلم

امام عبدالغفار بن اسحاق قاری متوفی ۵۱۹ھ نے القلا فریہ کی شرح کی ہے۔  
(۱۲) شرح صحیح مسلم

علامہ ابو الفرج حمی بن مسعود دوانی متوفی ۷۴۳ھ کی تصنیف ہے جو معلم اکمل، معلم وغیرہ شرح کا مجموعہ  
ہے علامہ شعرانی نے جس کے اس کا زیادہ تر مجموعہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ یہ پانچ جلدوں میں ہے۔

(۱۳) شرح صحیح مسلم

عبداللہ بن عبد الرحمن بن عبد الحل مصری کی تصنیف ہے۔  
(۱۴) اللہ بیان علی صحیح مسلم بن الحجاج

علامہ جمال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کی نہایت لطیف شرح ہے۔  
(۱۵) معلم فی شرح صحیح مسلم

از شیخ ابو یوسف یحییٰ بن ابیانی علاؤ الدین متوفی ۱۹۰۸ھ  
(۱۶) معاشیہ بر صحیح مسلم

از شیخ ابو الحسن نور الدین محمد بن عبد الباقی الدیلمی المتوفی ۱۱۲۸ھ  
(۱۷) حاشیۃ المعلم بر شرح صحیح مسلم

شیخ عبد اللہ بن محمد ماسی حنفی متوفی ۱۱۶۷ھ کی تصنیف سات جلدوں میں نصف مسلم تک ہے۔  
(۱۸) الوشی الدیلمی

علامہ مجموعی متوفی ۱۲۹۸ھ نے شرح سیوطی کی تفسیر کی ہے۔  
(۱۹) السراج المولج

نواب صدیق حسن خان متوفی ۱۳۰۷ھ کی ہے۔ جو مختصر منذری کی شرح ہے۔  
(۲۰) شرح صحیح مسلم

از شیخ تقی الدین ابو عمرو عثمان ابن صلاح۔ اس کا از رسیو می نے تقریب میں کیا ہے۔  
(۲۱) حاشیۃ المعلم

علامہ شہر احمد صاحب مثنیٰ کی بہترین شرح ہے جس کی صرف تین جلدیں مکمل ہو سکیں۔ غالباً یہ پانچ جلدوں  
میں مکمل ہوئی مگر افسوس کہ مولانا کا انتقال ہو گیا اور کتاب ناقصہ ہو گئی۔

(۱۷) ابو داؤد

نام و نسب۔ ابو داؤد کثیت، سلیمان نام اور والد کا اسم گرامی اصف ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابو داؤد سلیمان بن  
اصف بن اسمعق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران اللاذقی البیسانی۔





نہیں حدیث میں لکھا ہے۔ ابراہیم قرطبی نے جو اس زمانے کے محدث تھے، ان میں سے ایک ہیں جس نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو اپنا نام نہ کر دیا ہے جیسے حضرت ابو ذرؓ نے کہا تھا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

لا إله إلا الله وحده لا شريك له

لَا مَاءَ عَلَيْهِمْ إِلَّا ذِكْرُ

مثال الذي لان الحديد و صكه

المسألة الثانية: ما هو واجبنا تجاه الآخرين؟

فقیہی اوق۔ اسباب سکون تہی نسبت ہمارے اسی فقیہی اوق پر ہونا چاہیے۔ تمام ارباب سخاوت میں صرف  
 ہی ایک بزرگ ہیں جن کو طالع فتح ابواسحق ثوری نے جہات القہر میں جگہ دی ہے۔ امام محمد بن ابی نعیم اسی فقیہی اوق کا  
 نتیجہ ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب کو صرف حدیث کا مجموعہ قرار دیا۔ فقیہی احادیث کا مجموعہ تاریخ و اس کتاب (تہذیب)  
 میں موجود ہے۔ سکون مرتبہ میں نے کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملے گا۔ پانچ سو چوبیس ہجری میں یہ نو ذیلی قوتی ۹۰۸ھ  
 سکون تہی نصیبات پر ہمارے ہوتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ دریاں، آب و فوارے کے ساتھ استیلا کے طبع میں ہیں، اور لوگوں  
 بہت پسند کرتے ہیں۔ اس سکون تہی کو میں نے کاتبی نام دیا ہے۔ آپ حدیث و فتوہ انہوں نے فرمایا ہے۔  
 زہرہ القوی۔ یہ رقمطراز ہے میں نے امام محمد بن ابی نعیم کے احادیث و فتوہ کے ساتھ حدیث و فتوہ انہوں نے فرمایا ہے۔  
 دار کاتب۔ حلی قریبی فرماتے ہیں۔ دریاں، آب و فوارے کے ساتھ استیلا کے طبع میں ہیں، اور لوگوں  
 بہت پسند کرتے ہیں۔ اس سکون تہی کو میں نے کاتبی نام دیا ہے۔ آپ حدیث و فتوہ انہوں نے فرمایا ہے۔  
 زہرہ القوی۔ یہ رقمطراز ہے میں نے امام محمد بن ابی نعیم کے احادیث و فتوہ کے ساتھ حدیث و فتوہ انہوں نے فرمایا ہے۔

*(Faint handwritten notes or signatures)*

[illegible][illegible]

ہام، اوو کا مسلک شاد صاحب نے بسن محمد میں فرمایا ہے کہ فن کے مسلک میں اختلاف ہے۔ بعض نے کہا کہ حدیث اور علم حدیث اپنے کمال سے ماضی کا دورہ کیا، اور آج کے دور میں حدیث سے دور ہیں جیسے وہ دور کا کاغذ بن گیا، یا حدیث کو جیسے کہ ہے۔

ہے کہ شافی تھے۔ بعض نے ان کو حلی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ نوب صدیق حسن خان نے ان کو شافی مہات اور  
 تاریخ ابن خلدون میں مذکور ہے کہ شاہ ابو اسحاق شیرازی نے ان کو طبقات المتقہ میں امام احمد بن حنبل کے اصحاب میں شمار کیا  
 ہے۔ حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب نے بھی علامہ ابن حجر کے حوالے سے ان کو حلی فرمایا ہے۔ یہ بات ان کی سن سے  
 مطالعہ کے بعد بالکل آشکارہ ہو جاتی ہے کہ حلی مسلک ہی تھے۔ کیونکہ آپ نے اپنی سن میں بہت سے مقامات پر دوسری  
 ثابت و معروف روایات کے مقابلہ میں ان حدیث کو ترجیح دی ہے جن سے امام احمد کے مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ مثلاً ترمذی  
 قائم کرتے ہیں "ما بحواضن استغسل الصف عد قضاء المعاصی" جو کہ امام احمد کے نزدیک قضاء حاجات کے وقت  
 استہارہ قبل طہارت جائز ہے اس لئے ترجمہ الباب میں اس کو ترک کر دیا۔ مزید برآں اس کے آگے باب المرحضہ فی ذلک کا  
 ترجمہ قائم کر کے استہارہ قبل کا جو راہ ثابت کیا ہے۔ اسی طرح ترمذی ذکر میں فرمائی جس سے بیحد گہری پیشاب کرنے کی تاکید بخفی  
 روایت "انلی سبلت قومہ" ذکر کر کے گھر سے دور کر پیشاب کرنے کی بات ثابت کی ہے جو امام احمد کا مسلک ہے۔ دوسرے  
 نزدیک بغیر ہر طرف ہے۔ باب میں دوسری مشہور حدیث ذکر میں فرمائی جس سے بیحد گہری پیشاب کرنے کی تاکید بخفی  
 ہے بلکہ اس کو اپنی کتاب میں دوسری جگہ ذکر فرمایا ہے۔ اسی طرح ترمذی قائم کیا ہے کہ "باب المرحضہ فی طہارۃ" اس  
 کے بعد ترمذی قائم کیا ہے۔ "باب النبی من ذلک" اگرچہ اس میں سے یہ صرف امام احمد کا مذہب ہے کہ عورت کے غسل یا  
 وضو سے پہلے ہونے چاہئے استعمال مرد کیلئے جائز ہے۔

بہر کیف آپ پھر اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ کا حلی مسلک ہونا متعین ہو جاتا ہے۔

امام ابو داؤد کے حکم دید واقعات امام صاحب فقہ حدیث اور ذہن و روح کے ساتھ ساتھ اشیاء کی تحقیقات اور  
 نوادرات کی معلومات حاصل کرنے کا بھی خاص ذوق رکھتے تھے۔ چنانچہ "باب اجابی ہر انسان" کے ذیل ہر بناء کے  
 متعلق لکھتے ہیں کہ میں نے اس کو اپنی چودہ سے بدست خواہ آپ کر دیکھا تو اس کا عرض چہ جامع اٹھا۔ پھر میں نے ہائی والے  
 سے مزید تحقیق کرتے ہوئے دیکھا کیا اس کو اس کا حال پہلے کی بہت کچھ بدل گیا ہے۔ اس نے کہا میں جیسا تھا ویسا ہی ہے۔  
 اس کے بعد میں نے اس کے بھائی کو بخور دیا تو اس کا رتبہ بدل گیا تھا۔ کتاب المرحضہ تحت "باب صدقہ تبرع" کے ذیل  
 میں لکھتے ہیں کہ میں نے اس سے میں تیرہ وراثت کی ایک گزری چشم خود دیکھی تھی۔ نیز کوئٹہ پر لہذا ایک تری دیکھا جس کو  
 کات کر دیا تھا کہ کہ وہ بوجہ کر دیے گئے تھے۔

اقامت بصرہ و پورہ دوسری حدیث امام صاحب کی جائے پیدائش کو سمیٹنا ہے لیکن آپ کی زندگی کا اکثر حصہ بغداد  
 میں گذرا اور وہیں آپ نے اپنی سن کی تئیس کی۔ حافظ ابو سلیمان نے بواسطہ عبد اللہ بن محمد علی ابو بکر بن جابر خادم ابو داؤد سے  
 روایت کیا ہے کہ میں بغداد میں آچکے۔ ساتھ قند شام ہفت ہو تو ہم نے مغرب کی نماز ادا کی۔ جب ہم نماز فارغ  
 ہوئے تو چاند کی تار و تار پر دست دید۔ دیکھا تو امیر ابو اسحاق الموفق تھے جو آنا چاہتے تھے میں نے امام صاحب کو اطلاع کی  
 کہ امیر صاحب اجازت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ضرور چنانچہ امیر موصوف تشریف لائے۔ امام صاحب نے روایت کیا کہ  
 اس وقت آپ نے یکے تالیف کی۔ امیر نے کہا میں ہوں توں پہلے حاضر ہوا ہوں۔ اگر آپ منظور فرمائیں تو زبنت قسمت۔ امام  
 صاحب نے کہا فرمائیے۔ امیر نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ بصرہ تشریف لے آئیں تاکہ وہیں بھی شنگھن علم آپ  
 سے فیضیاب ہو سکے۔ امام صاحب نے فرمایا منظور ہے۔ امیر نے کہا دوسری خواہش یہ ہے کہ آپ میری وادار کو اپنی کتاب  
 سنن پڑھائیں۔ امام صاحب نے فرمایا منظور ہے۔ امیر نے کہا، میری گزارش یہ ہے کہ ان کیلئے دوسری کوئی مخصوص مجلس  
 مقرر فرمادیں جس میں دیگر عام طلبہ کی شرکت نہ ہو۔ آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے کہ تحصیل علم کے سلسلہ میں

شریف و صبر اور ہر امر اور فقر اس برابر ہیں بلال اس جملہ لکھو امیر و مسعود مع الطہارۃ

وفات . امام ابو داؤد نے ۲۷ سال کی عمر پر ۱۶ شوال ۲۵۷ھ میں انتقال فرمایا اور پھر وہیں امام سفیان ثوری کے پہلو میں مدفون ہوئے جو قاعدہ و مجموعہ ہے۔

کمال یون عمر قد فروز میں ہو جیما نور سے معمور ہو خاکی جستان ہو نیم (اقبال)  
تصنیفات . امام ابو داؤد نے بہت سا علمی ذخیرہ اپنی یادگار مجموعہ ہے جس کی جمل فرست درج ذیل ہے۔ ۱۔ اصل  
الرد علی القدریہ . ۲۔ النسخ و المطبوع . ۳۔ تفریق بین الامم . ۴۔ فضائل الانصار . ۵۔ منہ مالک بن انس . ۶۔ المسائل . ۷۔ معرفۃ الایات .  
کتاب بدہ الوقت . ۸۔ سنن . ۹۔ ان میں سب سے زیادہ اہم آپ کی سنن ہے۔  
سنن ابو داؤد . ۱۰۔ جامع الامم . ۱۱۔ بیوہ کا وہ بہترین انتخاب اور گرمہا مجموعہ ہے۔ جو علم دین میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔  
علامہ خطابی اپنی مشہور کتاب . ۱۲۔ حاکم السنن میں فرماتے ہیں۔ "امام ابو داؤد کی کتاب السنن بلاشبہ ایسی عمدہ و کتب ہے کہ علم دین  
میں ایسی کوئی کتاب تصنیف نہیں ہوئی۔ یہ کتاب علماء کے تمام فرقوں اور فقہاء کے سب طبقوں میں موجود اختلاف مذہب  
کے حکم مانی جاتی ہے۔"

حافظ ابو طاہر سخی نے اس کی مدح میں ایک عمدہ نظم لکھی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

اولیٰ ای کتاب لدی فقه و دبی نظر	و من یکنون من الوداد فی دور
ماقد بولی ابو داؤد محضا	نالیقہ طاق فی الاصواء کا قصر
لا یستطیع علیہ الطعن من دغ	ولو تفتع من طعن و من صحر
فلبس یوحده فی الدما اصبح ولا	طوی من السنۃ العراء والاثر
و کل ما یطہ من قول الی و من	قول الصحاحۃ اہل العلم و المعسر
ہر وہ عن لغتہ من مثله نفسہ	عن مثله لغتہ کالما یحم المرہر
و کان فی طرہما احقر ولا	اشک فیہ اصناما عالی الحطر
ہدی الصبح من الآثار بحفظہ	و من روی ذائق من امنی و من ذکر
مطلعا صادقا فیما یجنی بہ	لذ شاع فی المدح عہ ذ اولی المحصر

والصدق للصرہ فی الدواہی مستندہ

مطلعا لہما لہما لہما لہما

وجہ تالیف . علامہ ابن قیم فرماتے ہیں حفاظ حدیث کی ایک جماعت ایسی تھی جس نے اپنی پوری توجہ استیلا مسائل اور  
اس میں غور و فکر کرنے پر ہی صرف کر ڈالی۔ یہاں تک کہ باقی حدیث کی باقی جماعت پر توجہ دینے سے بھی اجتر کر گئی تھی  
ان کا مقصد صرف حضور ﷺ کی احادیث کو روایت کرنا تھا اور یہ حضرات آخر مجتہدین کی نفسی باتوں سے بے اعتنا تھے جس  
کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے معتقدین میں سے بعد کے محدثوں نے آخر برقعہ کرنا شروع کر دیا جیسے عید نے امام ابو حنیفہ اور احمد  
بن عبد اللہ غزالی نے امام شافعی پر سخت تنقید کی اور کہا کہ یہ لوگ قابل اعتماد تو ہیں لیکن ان میں حدیث سے واقفیت نہیں۔

پس امام ابو داؤد نے ضرورت محسوس کی کہ فن حدیث میں ایک نئے انداز کی کتاب کی ضرورت ہے جس میں اہل حدیث  
کا شیعہ ہو جن سے آخر نے اپنے مذہب پر استدلال کیا ہے۔ چنانچہ جب نے اپنی اس کتاب میں فقہاء کے مسئلہات ہی کو جمع  
کرنے کی کوشش کی ہے۔ خود فرماتے ہیں کہ میری اس کتاب میں مالک، ثوری اور شافعی، فیہ و کے مذہب کی بنیادیں موجود  
ہیں۔ اسی کے پیش نظر امام غزالی نے تصریح کی ہے کہ علم حدیث میں صرف یہی ایک کتاب مجتہدین کے لیے کافی ہے۔

۱۔ کتاب . کتابوں میں سے فقہ اور صاحب نظر وہ جس شخص کیلئے جو کتابوں سے چٹا ہوتا ہے وہ کتاب ہے جس کو ابو داؤد نے طلب ثواب کیلئے  
تالیف کی۔ جو روشنی میں چاند کی طرح توفیق دے گی ہے۔ کوئی بدعتی اس پر کھنکھانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اگرچہ کینہ اور عداوت  
(مسند) سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔





بن جبر اور حضرت انس سے ملنے کی تصریح ہے۔ اس لئے موصوف نے اس کو مقدم ذکر کر کے آخر میں کہا ہے۔ "وہذا لفظ ابن رافع قال احمد عن سعيد بن جبر عن انس بن مالك۔"

(۵) باب آپ کی ہاں میں دو باتیں جو ہمیں لاتے ہیں تو ان کا مقصد کسی خاص چیز کو بیان کرنا ہوتا ہے جو پہلی روایت میں واضح نہیں ہوئی یہ کسی روایت میں مزید کام کی ضرورت ہوئی ہے اس لئے شہد احمد لٹ لاتے ہیں ورنہ اختصار ہی کا کام لیتے ہیں، الامداد نے اہل حدیث کے ہم جرح لکھا تھا اس میں اس کی تصریح موجود ہے جیٹ قال۔

"وإذا حدثت الحديث في الباب من وجهين وثلاثة لخصا هو من زيادة الحديث فيه رسا فيه كلمته واللفظ على الاحاديث۔"

(۶) ابھی آپ ایک ترجمہ کے تحت مختلف روایات کو جمع کر دیتے ہیں جیسے "باب كرهه مسطال هلهه عند الهاء الحاحه" میں اسناد بخیر اللہ لایہ کی روایات بھی لائے ہیں۔

(۷) ابھی طویل حدیث کو ایک باب کے تحت مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کیونکہ ترجمہ الباب حدیث کے اسی نواز سے مستند و محقق جیسے "باب المني عن الطفي" کے بعد "باب المني عن الطفي" کے ذیل میں سلسلہ پیشا پوری کی حدیث کو مختصر کر لیا ہے اور کتاب الجہاد میں "باب فعل الحرس في سيل الله" کے تحت مطلوبہ ذکر کیا ہے۔

(۸) ابھی ترجمہ باب ابن بطوطہ پر قائم کرتے ہیں کہ خود ترجمہ کے الفاظ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے کہ احادیث سے ثابت شدہ حکم کے اندر یہ چیزیں بھی داخل ہیں جیسے "باب الموضع التي من البول فيها" کے تحت حدیث میں نہیں بول گا ذکر نہیں ہے۔ صرف براؤ کا ذکر ہے لیکن چونکہ دونوں لازم مخرام ہیں اس لئے ترجمہ کے الفاظ سے اشارہ کر دیا کہ علت ممانعت دونوں میں ایک ہے اور حکم براؤ میں بول بھی داخل ہے۔

(۹) ابھی موصوف طویل حدیث کو صرف اس لئے مختصر طور پر بیان کرتے ہیں کہ اگر پوری حدیث ذکر کی جائے تو بعض سننے والے اس کی فصاحت کو سمجھ نہ سکیں گے۔ موصوف نے اپنے رسالہ میں اس کی بھی تصریح کی ہے۔ فرماتے ہیں "ورسا انصرفت الحديث الطويل لاني لو كتبت بطوله لم يعلم بعض من سمعه ولا يفهم من وجع الفقه له لاحصر له لذلك۔"

روایت حدیث میں غایت احتیاط۔ الامداد و روایت حدیث میں بہت محتاط ہیں جس کی شہادت موصوف کی سنن میں جابجا وجود ہے۔ مثلاً کے طور پر "باب الاما بعلی من هود" کے ذیل میں سلیمان بن حرب و ابی روایت سے اس کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے جس کے متعلق موصوف نے تصریح کی ہے کہ میں نے یہ پوری حدیث شیخ سلیمان بن حرب کی روایت سے لی ہے۔ "بجوابه" "الهم والملك الحمد" کے کہ اس کی ذمہ داری کے بعض اصحاب نے دینی تباہ کیا کہ میں نے یہ حدیث بیان کی تو میں موصوف سے اس لفظ کو انجلی طرح نہیں سمجھ سکا بلکہ اس حدیث میں جو خفاء میرے ساتھ تھے انہوں نے مجھے سمجھایا "وهذا يدل على كمال الاحتياط والافتان على اداء لفظ الحديث، باب المرحل بعلی علی ہوس مہذیل میں سعید بن منصور کی روایت کے آخر میں اس کی تصریح ہے۔ "قال ابو علی سمعت الامداد قال لقي في شئ من بعض اصحابي" "ور" "باب في صلوة الليل" کے تحت حدیث محمد بن بشر بن ابی عامر کا ذکر ہے محمد بن شریک بن عبد اللہ کے آخر میں ہے۔ "قال ابو داود حمی علی من اس بشلو بعضه"

صحیح کے لحاظ سے صحاح ستہ میں سنن ابوداؤد کا مقام۔ یہ بات تو متفق علیہ ہے کہ صحیح کے لحاظ سے صحیحین (بخاری و مسلم) کو سنن ابوہریرہ پر فضیلت حاصل ہے لیکن اس کے بعد کی ترتیب میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض حضرات نے نسائی شریف کو تیسرا درجہ دیا ہے اور بعض نے جامع ترمذی کو، شہد عبدالعزیز صاحب نے جہاں کتب حدیث کے طبقات بیان کئے ہیں وہاں سنن ابوداؤد کو دوسرے طبقے میں شمار کیا ہے لیکن صاحب مغلل اسحیو نے لکھا ہے کہ سب کی اونچا درجہ بخاری











شاہ عبدالعزیز صاحب نے بھی بسن اللہ میں اسی کو صحیح قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

”لور صحیح یہی ہے کہ ماجہ، تخفیف میم آپ کی والدہ تھیں۔ لہذا ابن میں الف لکھا جائیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ابن ماجہ محمد کی صفت ہے نہ کہ عبداللہ کی۔ لواب صدیق حسن خان نے بھی الخط بذکر صحاح ستہ اور اتحاف طبلاء المتقین با حیاہ ماز الخبیر واللہ فیہ میں عینہ یہی نقل کر دیا ہے۔ مگر خود شاہ صاحب موصوف کے مجاہد نافذ میں ہے کہ ماجہ ابو عبداللہ کے والد کا لقب ہے ولو انکافیس اور میں کا نام بھی نہیں ہے۔“

شاہ صاحب نے مجالہ نافذ میں جو کتبائے اکثر علماء کی تصریحات اسی کے مطابق ہیں۔ پھر اس بحث کے طے کرنے کا حق سے زیادہ مورد یمن قزوین کو ہے کہ لیل البیت لورنی برفاہ (کھر کی بات کھر والے ہی خوب جانتے ہیں) لور ان حضرات کے بیانات حسب ذیل ہیں۔

محدث رافعی ہارن قزوین میں امام ماجہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ ”ان کا نام محمد بن یزید ہے لور ماجہ یزید کا لقب ہے۔ جس پر تشدید نہیں ہے۔ یہ فارسی نام ہے لور بھی فن کا شجرہ نسب یوں بھی بیان کر دیا جاتا ہے محمد بن یزید بن ماجہ۔ لیکن پہلی بات زیادہ ثابت ہے۔“

حافظ ابن اثیر نے ”البدایۃ والنسایۃ“ میں حافظہ خطی کے حوالہ سے جو قزوین کے مشہور مورخ ہیں نقل کیا ہے کہ ماجہ یزید کا لورف قراب سے بڑھ کر یہ کہ اس بارے میں خود امام ابن ماجہ کے مشہور ترین شاگرد حافظ ابو الحسن بن علی بن محمد بیان موجود ہے جس میں وہ نہایت جزم کے ساتھ تصریح کرتے ہیں کہ ماجہ آپ سے بعد کا لقب تھا لہذا انہیں امام نووی نے تخریب الاسماء واللغات میں عامہ محمد الدین فیروز آبادی نے القاموس المجلد میں لور ابو الحسن سندھی نے شرح ابن ماجہ میں صاف تصریح کی ہے کہ ”ماجد آپ کے والد ماجد کا لقب تھا لہذا انہیں۔“

ماجد حسب تصریح رافعی غازی نام ہے جو غالباً ماجہ کا معرب ہے۔ معلوم ہو کہ آپ نبیؐ ہیں عربی النسل نہیں۔ پس یہ بھی جو آپ کی نسبت ہے یہ سب نہیں بلکہ نسبت اہل بیت جیسا کہ ابن علیؑ نے تصریح کی ہے۔

حقیق قزوین۔ قزوینی مرقع قیوم کا مشہور شعر ہے۔ جس کو امام ابن ماجہ کے وطن مزینہ کے نائض حاصل ہے یہ اہل ان کے صوبہ آذربائیجان میں واقع ہے۔ علامہ یا قوت موی قیوم اہل ان میں جو عربی زبان میں قدیم ہجریاتیہ پر مشہور ترین کتاب ہے رقمطراز ہیں۔

”قزوین میں قاف پر مذہر مذہر سکون، لور پر مذہر لور یاہ ساکن ہے یہ مشہور شعر ہے اس کے لور سے کے درمیان ۲ فرسخ کی مسافت ہے لور اسر اس کے بارہ فرسخ پر ہے۔ یہ شعر اقلیم جہلم میں جھوڑ درجہ طول بلد اور ۳۷ درجہ عرض بلد پر واقع ہے۔ ابن الخبیر کا بیان ہے کہ سب سے پہلے جس نے اس شریکیہ فیروز اللہ شاہ پورہ والا تآلف تھا۔ قزوین حضرت عثمان عظیم کے عہد خلافت میں توجہ دیا ہے۔ آپ نے ۴۴۴ھ میں حضرت برادر بن عبد اللہ بن کور سے کابل مقرر کیا تھا انہوں نے اسی سن میں پہلے اسر کو فتح کیا۔ پھر قزوین پر اگر اپنی فوجیں دہل دیں۔ اس شہر نے سبکی در خواست کی۔ آپ نے پہلی اسر سے جن شرط پر سبکی دینی شرطیں ان کے سامنے رکھیں۔ قزوین والوں نے سب شرطیں تو منظور کر لیں مگر یزید دینے پر آمادہ نہ تھے۔ لیکن جب حضرت برادر عظیم نے صاف کر دیا کہ اس کے بغیر کام نہیں چلے گا تو سب نے اسلام قبول کر لیا۔ جس کی بدولت ان کی سابقہ حالت پر قزوینی لور قزوین کی سب لراشعی مشرعی قرار پائیں۔ صاحب حبیب اللہ نے ایک عجیب واقعہ لکھا ہے کہ وہاں سے زندہ میں شہر قزوین میں ایک شخص نے ایک خربوزہ چاہا کیا تو اس میں ایسی روشنی نمودار ہوئی کہ لور اسر روشن ہو گیا لور نہیں دو ذک پر ابرو روشن رہا لوگ جو قند و جوق تماشا دیکھنے لپٹے آتے رہے۔

فن حدیث میں قزوین کی شہرت کا آغاز تیسری صدی ہجری سے شروع ہوتا ہے۔ ان صدی میں جو مشہور محدث







(۳) النبیؐ اور ان کی اہل بیتؑ کی فضیلت (باب الحیاتیات)

(۴) الامور الخبیثۃ اور نبیؐ کی سبائہ و اقاربہ کے فضائل و مناقب (باب القیامۃ)

(۵) ان کے والدین سے محبت کا بیان اور یہ کہ ان کا نام یوم القیامۃ والقیامۃ کی تاریخ میں منسوب ہوگا اور ان کے

میں انوار (باب صیغۃ النبیؐ محمد ﷺ)

ضعف کے اعتبار سے منقسم ابن ماجہ کا درجہ حافظ ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔

یہ تصانیف وہ ہیں جو منقسم ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔

ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔

ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔

ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔

ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔

ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔

ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔

ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔

ابن ماجہ کی تصانیف میں کہ منقسم ابو عبد اللہ (ابن ماجہ) انہی کتاب ہے۔ اسی میں نو پندرہ جہ ہیں جو تصانیف میں زیادہ تر بیعت کے ہیں۔













































باب ثانی : امام ابی حنیفہ و ابی یوسف الاصلہ و محمد بن الحسن ۔ نظامہ کوثری فرماتے ہیں کہ اس میں اہل سنت و الجماعت کے مقابلہ کا لازم نہیں تھا۔ امام اعظم (صحابہ امام) بیان کرتے ہیں کہ جس کی امت سی شریعت بھی ملتی تھی۔

۱۰) سنن الشافعی اس میں دوسرے احادیث جمع کر دی ہیں جو امام حنفی نے واسطہ سے امام شافعی سے مروی ہیں۔ امام زمانہ نے فرماتے ہیں کہ مسند امام شافعی کو روایت کرنے والے اکثر امام اہل ہادی کے واسطہ سے ہیں۔ اس لئے سنن الشافعی کو سنن اہل ہادی بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۰) تاج الطیر ابن خلکان ابن شہر باقی، جو طوطی کا ذکر کیا ہے۔ ابن خلکان سے یہاں ہے کہ اس کتاب کی تلاش میں اصفہان کی شش کی عین کامیابی نہ ہوئی۔ سب رجال اس کی نقول سے حرجی ہوئی ہیں۔ یہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ بہت اہم اور معتبر ترین کتاب ہے۔

(۱۱) کتاب اُحل: تقریباً ایسا اجزاء میں بن میں ادھکام، صفات، اجناس اور حادثہ وید سے بحث کی ہے۔  
(۱۲) شرح مفتی: حافظ ابن خیر نے شیخ ابی ہریرہ میں اس سے بحث جملہ اخذ کیا ہے۔ مطابق قرآن اسی فی الثوب  
امورہ علیہ علیہ تقریب میں کتاب کہ حکماوی نے شرح مفتی میں اس پر باب کا کام کیا ہے اور اس کی صفات حضرت ابن عمر  
رحمہما اللہ سے نقل کی ہے۔

(۱۳)۔ علی ابن حمید : الخمر جزو من ہے اس کا قطع مسئلہ انساب سے ہے۔ ابو حنیفہ نے کتاب الغصب میں جو خطیب نے انہیں امام بخاری نے منیٰ کی حد تک ہی ہے۔ ان کے علاوہ کئی روایات ہیں۔

(۱۳) انوار المقہرہ و منجزاۃ میں ہے۔

(۱۵) انصاف و اہمیت      تم یہاں اجزاء میں ہے۔

(۱۶) علم اور فن کی ایک جڑ ہے۔

(۷۱) حکم الحی، اذیانہ، انہی چیزوں سے۔

(۱۸) کتاب الارشاد : مہمان کی دوسری کتابوں کے ساتھ بشام یعنی اہل کو بھی لائے گئے تھے۔

(۱۹) ارد علی بخشی بن لیلین

(۲۰) ایک چوڑے

(۲۱) شرح الجامع الكبير

(۲۲) شرح الحاشیہ الصغیر

(۲۳) تباہی و بربادی

(۲۴) ۱۰۸۵

شاہ (1979)

(۲۶) کذا فی الحاشیہ واصلہ

۱۶۹ حبیب بن علیہ - قاجار۔

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹

اس کی خدمت میں ایمن مہد ابیر نے جامع بیان العلم و فضلہ میں کی ہے۔

406-01(1A)

(۲۹) اختلاف الروایات علی مذہب الکوفیین۔ دو جلدیں۔







- (۹) شرح مصباح ارشد شمس الدین محمد بن محمد الجوزی المتوفی ۹۳۳ھ  
(۱۰) شرح مصباح ارشد طحیة الدین محمود بن عبد الصمد  
(۱۱) شرح مصباح ارشد الدین احمد بن طیمان معروف بابن کمال پاشا  
(۱۲) شرح مصباح ارشد علی بن عبد الله بن احمد معروف بابن اعراب  
(۱۳) شرح مصباح ارشد تکریم الدین حسین بن محمود بن اسیر تریه افی  
(۱۴) شرح مصباح ارشد عبد الوہاب بن ابی بلال بن محمد انور مظفر اللہ  
(۱۵) شرح مصباح ارشد عبد الله بن محمد اسماعیل بن عبد الغلب بن محمد حجازی شرف القاضی  
(۱۶) شرح مصباح ارشد تکریم الدین محمد انور تریه متوفی ۸۹۳ھ























۱۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۔ اہل تشیع کی تعداد

۳۔ اہل تشیع کی تعداد

۴۔ اہل تشیع کی تعداد

۵۔ اہل تشیع کی تعداد

۶۔ اہل تشیع کی تعداد

۷۔ اہل تشیع کی تعداد

۸۔ اہل تشیع کی تعداد

۹۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۰۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۱۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۲۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۳۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۴۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۵۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۶۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۷۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۸۔ اہل تشیع کی تعداد

۱۹۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۰۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۱۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۲۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۳۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۴۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۵۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۶۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۷۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۸۔ اہل تشیع کی تعداد

۲۹۔ اہل تشیع کی تعداد

۳۰۔ اہل تشیع کی تعداد

۳۱۔ اہل تشیع کی تعداد

۳۲۔ اہل تشیع کی تعداد

۳۳۔ اہل تشیع کی تعداد

۳۴۔ اہل تشیع کی تعداد

۳۵۔ اہل تشیع کی تعداد

یہ حقیقت درون غایت لطیف و پرہیزگار ہونے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ محبت الدین محمد بن شمس نے حافظ ابن حجر سے ہرے میں بالکل درست فیصلہ صادر کیا ہے کہ "حافظ ابن حجر تصب کے اس مقام پر ہیں جہاں کسی حقہ مہیا متاخر خلی عالم کے ہرے میں ان کی باتیں بکسر بے اعتناء ہو جاتی ہیں۔"

سنہ وفات .... اکثر محققین کی رائے کے مطابق ۷۴۸ھ ذی الحجہ ۸۵۲ھ کو شنبہ کے دن بعد نماز عشاءِ طم و قمل کا یہ آفتاب غروب ہوا اس وقت عمر شریف ۷۹ سال ۴۴۴۴۴۴۴۴ کی تھی۔ عرض الموت کا سبب سال کی شدت تھی۔ ایام مرض الموت میں قاضی القضاۃ سعد الدین دیری برائے عیادت تشریف لائے اور حال دریافت کیا تو موصوف نے علامہ زعفرانی کے قصیدے کے چار شعر پڑھے۔

قرب الی علی یدہ فاخروہ      فاقبل لی فی عمری آخرہ  
وہم لم یبق لی حق وروہتی      وارحم معافی میں اتنی تاخروہ  
فما سکن الذی یلایہ      اذلت ہذا زحمت متواترہ  
فلن رحت فانت اکرہم ارحم      فہذا جو دکھ پائی تاخروہ

طاش کبری زوہد نے وفات کی تاریخ اور سن ۱۸ ذی الحجہ ۸۵۸ھ دیا ہے جو صحیح نہیں ہے کیونکہ سال ۱۱۱۱ھ ۷۳۷ھ اور ۷۹۷ھ سال کی عمر پر خود صاحب منہاج السنۃ بھی متفق ہیں۔ اسی بارے میں سنہ وفات ۸۵۲ھ ہی صحیح ہوتا ہے۔ غالباً طاش کبری زوہد کی تحقیق پر انکار کر کے نواب صدیق حسن خاں نے بھی لکھا ہے کہ ۱۸ ذی الحجہ ۸۵۸ھ یوم شنبہ کی صبح سویرے انتقال فرمایا اور اس وقت سن کی عمر ۷۹ سال ۴۴۴۴۴۴۴۴ کی تھی۔

جہادہ دست و دھوم سے اتفاقاً حافظ سہوی کا بیان ہے کہ میں نے اتفاقاً فقیر کسی کے جہادہ میں نہیں دیکھا۔ ابن خلدون کی لکھتے ہیں کہ ان کے جہادہ میں بہت عقیم شیعہ تھا۔ جہادہ کی نماز طم و قمل تھیں نے پڑھا اور نماز جہادہ میں سلطان ظاہر بغضی اور اس کے درباروں نے بھی شرکت کی، کہا جاتا ہے کہ نماز جہادہ میں حضرت فخر بھی شریک تھے۔

تذقین مصر کے مشہور قبرستان "قراۃ مصری" میں دیکھی کہ تربت کے سامنے اور امام شافعی شیخ مسلم سلمی کی قبروں کے درمیان گل میں آئی۔ حافظ سہوی بیان کرتے ہیں کہ ان کی لاش کو کاندھانے کیلئے لہرا اور لکڑی نوٹ پڑا رہے تھے اور وہ لوگ بھی ان کی قبر تک پیدل گئے جو کبھی اس کی نصف مسافت پیدل نہ گئے ہوں گے۔ علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ مجھ سے شباب الدین منصور نے بیان کیا کہ حافظ ابن حجر کے جہادہ میں شریک تھے جب وہ نماز میں پہنچے تو آسمان نے لاش پر باران رحمت شروع کر دیا اس وقت انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

لعلہ نکت المسبح علی      فاضی القضاۃ بالاعظم  
وہم لم یکن الذی      کمال مشیقا میں صحر

تصانیف ... حافظ ابن حجر نے اپنی طویل علمی زندگی میں مختلف فنون کی بکثرت کتابیں تصنیف کیں اور آپ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اپنی تصانیف کی شہرت و قبول عام کا مشاہدہ اپنی زندگی میں کر لیا۔ امام سہوی نے ان کی کل تصنیفات کی تعداد ۱۵۰ سے زائد بتائی ہے جن میں بیشتر کتابیں جن حدیث سے حلق ہیں علامہ سیوطی نے (۱۸۹) کتابوں کے نام شمار کرائے ہیں اور ابن عبد الحلیم نے (۷۲) تصانیف کے نام لکھے ہیں جن کی کل جلدات کی تعداد (۱۱۲) ہے۔ چند مشہور تصانیف کا مختصر تفہیم درج ذیل ہے۔

(۱) تطبیق التعلیق ... یہ آپ کی سب سے پہلی کتاب ہے جو ۸۰۴ھ کی تصنیف ہے۔ اس میں صحیح بخاری کی تعلیقات کی اسناد موصولہ کا ذکر ہے اور آئمہ مؤلفین اور محدثین سے بحث کی گئی ہے۔ اس کی تکمیل کبہ شیوخ کی مدیت میں

۱۲

ہوئی اور شیوخ نے اس کے بے مثل ہونے کی شہادت دی۔ سو ف نے ایک جلد میں اس کی تکمیل بھی کی ہے جس کا نام "تفسیر علی وحل المسائل علی شرح" ہے اس کے بعد اس کو بھی منقح کیا ہے جس کا نام "القول علی تعلیل الصلوٰۃ" ہے۔  
(۲) خالیدی شریح الخوارزمی اس مایہ ناز کتاب نے حافظ ابن جریر کو جو نظم و فن میں زندہ جاوید کر دیا۔ ان کو خود بھی اپنی تصنیف پر بخاطر پورا قہر جیسا کہ امام خوافی نے تصریح کی ہے کہ وہ فی مواضع علمی علی شرح البحاری و التعلیل والحسنہ الخوارزمی فی المصنوع اللامع سمعت ابن جریر يقول لست راجعاً عن شیء من تصانیف لای علیہا فی امتداد الامر لم لم یصلنا من تحریر ہادی شرح البحاری ومقدمہ والمنشد والہدیہ ولسان العرب۔

یہ شرح دس جلدوں میں ہے اور "بدی الناری" کے نام سے ایک ضخیم جلد میں اس کا مقدمہ طبع ہوئے۔ مقدمہ کی تالیف سے ۸۱۳ھ میں فراغت ہوئی۔ اس کے بعد ۸۱۷ھ سے سن ابادی کی تالیف کا کام شروع ہو گا اور یکم ربیع ۸۴۲ھ میں اس عظیم کام سے فراغت ہوئی۔

(۳) بلوغ المراد من احادیث الامام۔ یہ حدیث کی کتاب ہے جس کا تصانیف خود حافظ صاحب نے بنی الفلاک میں کر لیا ہے یہ مختصر کتاب احکام شریعہ کے اوائل حدیث پر مشتمل ہے جس نے اسے اپنے تصنیف کیا ہے کہ جو شخص اسے یاد کر لے وہ اپنے معصوموں میں گناہ جانے ان سے ایک مقدمہ کی بھی اختلاف کرتا ہے اور فتنی بھی۔  
(۴) لسان العرب۔ یہ امام زہری کی مشہور تالیف تصنیف ہے۔ وہ ابن القتیبہ کی نقد الرجال کی تکمیل ہے اس کے حقیقی غایت پٹنی نے حافظ ابن جریر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میری خواہش تھی کہ میں اس کا مقدمہ اس کے طرز پر ایک کتاب تصنیف کروں لیکن اس میں حائل تھا معلوم ہوا ان کے لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اسی کتاب کی تکمیل اس طرح کر دی جاوے کہ ان اسامہ کو حذف کر دیا جاوے جن کی تخریج امام زہری سے بعض نے اپنی کتاب میں کی ہے۔

(۵) اللہ ربی فی تہذیب تخریج امام بیہقی۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے جب امام زہری کی شرح ابو جریج کی تخریج امام بیہقی کی تکمیل کی تھی اس وقت امام زہری کی تخریج امام بیہقی سے بھی مراجعت کی تھی میرے بعض اصحاب نے اس کا خلاصہ کرنے کا مشورہ دیا کہ اس سے اختلاف کیا جاوے میں نے ان کا مشورہ قبول کر کے اس کا بہترین خلاصہ کیا اس تکمیل سے ۸۲۷ھ میں فارغ ہوئے۔

(۶) الاصابہ فی تہذیب الصحابہ۔ حقائق صحابہ میں ہے اس میں استیعاب و ذیل استیعاب لایع عبد البر اور احمد الغابہ کا خلاصہ اور اس پر مزید اضافہ و استدراک ہے رالم الحروف نے اس کا بالآخر استیعاب مطالعہ کیا ہے۔

(۷) تہذیب التہذیب۔ یہ فن رجال کی مشہور و ممتاز کتاب ہے جو حافظ عبد الغنی مقدسی متوفی ۷۰۰ھ کی اللہ الیٰ اللہ فی معرفۃ الرجال اور حافظ حزی متوفی ۴۲ھ کی تہذیب اللہ الیٰ اللہ فی اسامہ الرجال کی بہترین تکمیل ہے۔

(۸) تہذیب التہذیب۔ یہ تہذیب التہذیب کی بھی کی تکمیل ہے تہذیب کے آخر میں حافظ صاحب نے لکھا ہے کہ اس کی تالیف میں سات سال گزرے اور اس کی تکمیل جو تقریب کے نام سے موسوم ہے اس سے ۹۷۵ھ متوفی (آخر ۸۰۸ھ) کو فراغت ہوئی رالم الحروف نے مطالعہ میں یہ دونوں تالیفیں دی ہیں۔

(۹) جمیل الطہر۔ مسند ابن جریر کے رجال سے علامہ محمد بن علی نے لکھ کر وہ میں مفصل بحث کی ہے حافظ ابن جریر نے اس کو پیش نظر رکھ کر یہ تکمیل کی ہے اور اندر عرب کی دوسری تصانیف سے روکا اضافہ کیا ہے۔

(۱۰) اللہ ربی فی تہذیب التہذیب۔ اس میں آٹھویں صدی کے علماء فضلاء و صلحاء و امراء وغیرہ کے حالات و سوانح ہیں۔ تراجم کی کل تعداد (۴۵۰۰) ہے اس کی تالیف سے ۸۳۰ھ میں فراغت ہوئی اس کے بعد ۸۳۷ھ تک اس میں اضافہ فرماتے رہے پھر بھی آخر تک اس کی تکمیل نہ ہو سکی اور بہت سے تراجم و کے لامحدود نے اس پر





فروغی اختلاف کا ہے۔

(۳) تفریب اس میں مسائل کو معادل ذکر کیا ہے۔

(۴) شرح مختصر الکفر فی

(۵) شرح جواب القاضی

مختصر القدوری یہ تقریباً ایک ہزار مسائل کا قدیم مستند متن متین ہے۔ جس میں بیسویں کتابوں سے تقریباً دو ہزار ضروری مسائل کا انتخاب ہے اور محد تصنیف سے آج تک پہنچا جا رہا ہے قدرت نے اس کتاب کی عظمت حق مسلمانوں میں اتنی بڑھادی ہے کہ طاش کبریٰ نے لکھا ہے۔ "ان ہذا المختصر تیرک بہ العلماء حتیٰ ربوا فرائع لو شات اللہ ادم وایام الطامون"۔ علماء نے اس کتاب سے برکت حاصل کی ہے۔ مصاب اور طامون میں اسنو آزمایا گیا ہے۔

صاحب "مصباح انوار الودیعہ" نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص اس کو حفظ کر لے وہ فقر و فاقہ سے مامون رہے گا۔ یہ جو شخص اس کو کسی صالح استاد سے پڑھے اور دو قسم سے وقت برکت کی دعا کرے تو انشاء اللہ وہ اس کے مسائل کی شد کے موافق درجہ اہم کمانک ہو گا۔

کشف الظنون وغیرہ میں درج ہے کہ یہ کتاب سلسلہ میں نقل کی گئی ہیں کم از کم اتنا تو ہمیں بھی پانا چاہئے کہ مصنف کے تقویٰ اور تقدس کا اثر پڑھنے والوں کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔

حفاظ قدوری صاحب "اجواب لطیفہ" نے اپنے بھائی محمد بن محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم بن ابی الوفاء القرشی متوفی ۷۲۲ھ سے متعلق تصانیف کے یہ مختصر القدوری کا حافظہ تھا۔

کر امت عجیبہ علامہ بدر الدین عینی نے شرح دیہ میں ذکر کیا ہے کہ امام قدوری اپنی مختصر کی مصعب سے فارغ ہو کر اس کو سرخ میں ساتھ لے گئے اور طواف سے فارغ ہو کر حق تعالیٰ سے دعا کی۔ ہاں اے اگر مجھ سے کسی اس میں غلطی یا اصل نہ ہو گی تو مجھے اس پر مطلع فرما اس کے بعد آپ نے کتاب کو بول سے لے کر آخر تک ایک ایک ورق گھول کر دیکھا تو پانچ پانچ جلد سے مضمون خود تھا بعد میں اہل کمال

بنات آمیزہ دیکھے پہلے آمیزہ کر ہندو اپنے بھی مصعب ہندو لکھتے ہیں (ذوق) کتب فقہیہ کی اہمیت قدوری اور ترمذ کا قلم بولنے میں تو نہایت سہل اور باک معلوم ہو گیا ہے لیکن میرے نزدیک یہ کتابیں اسلام کے بہترین دل و دماغ کی انتہائی حرق وریزوں کے آخری نتجائیں ہیں۔ خدا جل و اے خرد سے ان بزرگوں کو جنہوں نے ان کی ہوشیاریوں کو بول لے کر نہ ہم نہ خدا کی نذر نے انہوں کیلئے رولہ آسان کر دی۔

شروع و حواشی مختصر القدوری

- (۱) خلاصہ اللہ لائل فی تنبیح المسائل از امام حسام الدین علی بن احمد کی متوفی ۷۹۸ھ
- (۲) تلخیص از شیخ ابن عبد بن محمد بن محمد زبیدی (متوفی ۸۱۵ھ) مفید فقہی فروع (متوفی ۶۵۶ھ) تین جلدوں میں ہے۔
- (۳) لیسرین الودیعہ از شیخ اعلیٰ طالب محتاج تین جلد۔
- (۴) البرہان پر چاند ۱۱ جلد۔ یہ دونوں ابو البریں علی اللہ لوی المتوفی ۸۰۰ھ کی تصانیف ہیں۔
- (۵) شرح قدوری از محمد شہد بن الحاج حسدوی ۹۳۰ھ
- (۶) جامع المسرات از یوسف بن عمر بن یوسف الصوفی اللہ ودی۔

۱۔ وہ من الکتاب المیر المصنوع۔ کامل فی تنبیح العیوی اللہ۔ نقل از ابی لاہد خ نقل المعتمرات المصنوع۔ قضا کر ابن رہبان از ابی عبد اللہ مالک صاحب المیر المصنوع۔ کامل ماحولہ۔ نقل من میر۔ ۲۔ منک فی التمر ایضا۔ فی ایضاً فی شرح آخر اللہ لوی اللہ ودی۔ مشہور رجل از دیانت المصنوع۔ ۱۲

- (۷) تصحیح القدوری از علامہ ذہب الدین قاسم بن قطوبغا متوفی ۷۷۹ھ  
 (۸) شرح قدوری از امام احمد بن محمد معروف: بن نصر الاقطع - فی ۷۷۴ھ دو جلدوں میں۔  
 (۹) البحر الزاخر از شیخ احمد بن محمد بن اقبال۔  
 (۱۰) ہانوزی شرح القدوری از محمد بن ابوالکیم ہانوزی متوفی ۶۱۵ھ  
 (۱۱) مختصر الاخوان از ابو العالی عبدالرب بن منصور غزنوی متوفی ۵۵۰ھ  
 (۱۲) المختصر از اسماعیل بن اسمین البغوی  
 (۱۳) البیان از محمد بن رسول الموغانی۔  
 (۱۴) التقریر از نعمان بن احمد قزوینی متوفی ۷۷۰ھ چار جلدوں میں ہے۔  
 (۱۵) الباب از جمال الدین ابوسعید مطہر بن الحسن بن سعد بن علی مندہریزی۔ دو جلدوں میں ہے۔  
 (۱۶) البحر الزاخر از ابو العالی بیاض الدین۔  
 (۱۷) ایضاً تصحیح معرفۃ الاصول القدوری از بدر الدین محمد بن عبداللہ شلی طرابلسی متوفی ۷۶۹ھ  
 (۱۸) شرح القدوری از شهاب الدین احمد سرقدنی۔  
 (۱۹) از رکب الانبیا عبدالرحیم بن محمد بن علی البیانی۔  
 (۲۰) شرح القدوری از ابوالحسن ابوالکیم بن عبدالرزاق بن ابی بکر بن رزق اللہ بن خلف الرسفی مشہور بابین  
 الحمد متوفی ۶۹۵ھ۔ بھی نامعلوم ہے۔  
 (۲۱) شرح قدوری از امام ابو العباس محمد بن احمد البغوی۔  
 (۲۲) تصحیح القدوری حاشیہ قدوری از امام نظام الدین کیرانوی۔ (۱)  
 (۲۳) تصحیح النوری شرح لروود مختصر القدوری از امام سبط بن طہر محمد حنفی فخر لنگونی۔

## (۲۸) صاحب ہدایہ

نام و نسب۔ علی نام، ابو الحسن تبت، برہان الدین لقب اور والد ابو بکر ہیں۔ شجرہ نسب یہ ہے۔ ابو الحسن علی بن ابی بکر  
 عبدالجلیل بن الحکیم بن ابی بکر حبیب۔ سلسلہ نسب سیلاناً ابو بکر صدیقؓ سے ملتا ہے۔ آپ کی پیدائش ۸۷ھ رجب المرجب  
 ۵۱۱ھ میں اوشبہ کو عصر کے بعد ہوئی۔ ۵۴۴ھ میں آپ زیارت حرمین سے شرف ہوئے  
 وطن عزیز۔ عام طور پر آپ کا نام مرغینانی بتایا جاتا ہے۔ جو مراد کا ایک قصبہ ہے لیکن صاحب ہدایہ کے ہم وطن  
 ہاشمہ ہار نے "تذکرہ" میں صاحب ہدایہ کے گاؤں کا نام "ترشدان" بتلایا ہے، جو مرغینان کے تعلق میں تھا۔ صاحب مصلح  
 لیسعہ نے بھی مرغینانی کے بعد نسبت میں رشدانی درج کیا ہے۔  
 تحصیل علوم۔۔۔ صاحب ہدایہ نے اپنے دور کے کئی اساتذہ امت سے علوم کی تحصیل کی تھی جو ہر فن میں مرغینانی  
 تھے۔ جن کے اسامہ کی ایک طویل فہرست جس کو سچے کہتے ہیں، بتول حافظ عبدالقادر قرشی صاحب جواہر مطہر خود صاحب  
 ہدایہ نے مرتب کی ہے جس میں اپنے شیوخ خود کی مرادیت کو جمع کیا ہے چند خاص اساتذہ کے اسامہ گراہی ہیں۔  
 اساتذہ و شیوخ۔۔۔ مفتی الشیخ نجم الدین ابو نعیم محمد بن احمد بن اسماعیل بن لقمان البغوی متوفی ۵۷۳ھ  
 مذکور کو انہی کے ذکر سے شروع کیا ہے مگر ان کی بعض تصانیف پر بھی ہیں اور منہات خصال کا ملل کیا ہے، ابو الیث





۱۱۰۰ تا ۱۱۰۱ و ۱۱۰۲ تا ۱۱۰۳

ابنه الذي - ذاك الامام حمدها  
 وانت عليه تفضل لا والله عاليا  
 وابي القديس - صور الخضر  
 اريد ان يحيا من ذاك سروره  
 فان طالع الدنيا الغريب يملأه

اور تینوں صاحب فضل و کمال اور والد ماجد سے تربیت یافتہ تھے۔ جلال الدین محمد نے لوب اور فقہ میں مامروشن کیا۔ علامہ  
الدین نے کتاب لوب القاضی اور نظام الدین عمر نے جوابہ اللہ "لور" الفوائد وغیرہ کتابیں یادگار چھوڑیں۔

تصانیف و تالیفات آپ کی تصانیف ہدایہ، کفایہ، منکح، قنصل، حریر، مسائل، فہرست، نشر الحدیب، عقائد المتداول،  
فرائض العیسیٰ، عقد النکاح وغیرہ نہایت پر نقشہ و رنگ و مفید ہیں۔ بالخصوص ہدایہ تو آپ کا ہدایہ ہزار ہا ہندو پاپے طبعی شاہکار  
ہے جس کی نگاہ آنکھ دنیائے ظلمت کو کھلی کر دینے پر غور و فکر فرمائیں۔

ہدایہ میں گو فقہ کے تمام مسائل نہیں ہیں اور فقہ جلدوں میں فقہ جیسے بحر و غار علم کا مہا مشکل کیات بھی  
ہو سکتی ہیں۔ لیکن دماغ کی جتنی ورزش اس کی عیب و خرابی سے مسل متنبہ ہوں تو اس سے ہولی بہ میں نہیں جاتا کہ اس مقصد سے  
لئے ہدایہ سے بہتر کتاب مسلمانوں کے پاس موجود ہے۔ ہدایہ کے پڑھنے والے اگر اپنی اور قلمدان کی نگاہ نہیں دوسٹے۔  
خود صحیح سوچنے اور دوسرے کے کام کے صحیح مطلب سے سمجھنے کا بہت اچھا طریقہ یہ کتاب پیدا کرنے والی ہے مام کتابوں میں اس  
کی نگاہ مشکل حق سے متنبہ نہیں کی شاعرانہ حسن و قبح۔

حافظ فہما فی الشرع من کتب

الہدایہ کا کفر الہدایت

بسم معارف من ربع ومن کتب

حافظ فہما والرم فلاز

مبانی نہیں جلد "قیقت کا علم ہے۔ و کمالی استاد عیسیٰ اس صاحب الہدایہ

الی حافظہ و محلو العصر

کتاب الہدایہ بھدی الہدی

فہم مالہ مان العصر العصر

فلازمہ و حافظ یاد العصر

تالیف ہدایہ صاحب کتاب نے اپنی تصنیف ہدایہ کے دیباچہ میں کتاب کے شروع ہی سے یہ بات فرمائی  
تھی کہ فقہ میں کوئی کتاب ایسی دینی پابجہ جو مسافر ائمہ نے اس کے ساتھ ساتھ ہر نوع کے مسائل پر مبنی ہو۔ حسن اتفاق کہ  
چند سال بعد ہی میں نے امام قادیانی کی محنت دینی و دینی نگاہ آپ ہے۔ لہذا میں نے جان صغیر کے فقہاء متنبہ کا غایت و راجہ  
اجتہاد و عیسیٰ میں نے دونوں کا انتخاب کر کے جان صغیر کی ترتیب پر ایک کتاب ہدایہ ابتدائی کے نام سے تصنیف کی۔ اور  
توفیق شامل حال ہی تو اس کی شریعت بھی نکھول کر جس کا نام کفایہ الکفای ہو گا۔

صاحب۔ زمانہ اسحاق طبع ہے۔ "تشریحاً شرح علی نحو لعلی مطبوعات و معاد کتب المطبوعات" کہ حق تعالیٰ کی  
طرف سے آپ کو شریعت کی توفیق ہوئی اور آپ نے اسی جلدوں میں اس کی شریعت لکھی جس کا نام کفایہ الکفای ہے۔ پھر اس  
شرع کا اقتضایا جس کو ہدایہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جس طرح صاحب ترجمہ حنفی نام کی ہدایہ اور  
کفایہ نام سے ہے اسی طرح تالیف میں ابوالکلام کی ہدایہ اور شافعی میں سے شافعی نام الدین بن الرافعی کی ہدایہ بھی انہی ناموں سے  
مشہور ہے۔

زمانہ تالیف۔ موصوف نے ہمدانی بعد ۱۲۷۳ھ میں بروز جمعہ شنبہ بعد نماز عصر ہدایہ کی تصنیف شروع کی اور پوری  
عراق و ریزہ و جافاق کے ساتھ مسلسل تیرہ سال تک اس طرح مصروف رہے کہ ہمیشہ روز و رات کو اس کی جگہ کو پیش  
کر کے کسی کو روز کی اطلاع نہ ہو۔ چنانچہ غلام کھار کو کہہ چلا جاتا کہ آپ کی طالب علم کو بلا کر کھلا دیتے۔ غلام انہی آواز  
اور رتن غلام کو کہہ کر خیال کرتا کہ کھانے سے نکل رہا ہے۔

ہدایہ کی اہمیت۔ حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب بخاری نے حاشیہ ذیلی کی نصب الہدایہ کے فقرہ سے پیش ہمارے میں  
حضرت علامہ ظہیری کا قول پروردگار سے منکر نقل کیا ہے کہ ابن ہمام کی فتح القدر پر بھی کتاب لکھنے کے لئے اگر  
مجھ سے کہا جائے تو یہ کام کر سکتا ہوں، لیکن اگر ہدایہ بھی کتاب لکھنے کا مطالبہ کیا جائے تو ہرگز نہیں کے سوا اس کا کوئی





۱۷۷۰ء - حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۲) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۳) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

جلد میں ہے۔

(۴) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

مذہب کا بیان ہے کہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۵) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۶) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۷) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۸) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۹) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

مشہور ہے۔

(۱۰) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۱۱) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

تصنیف ہے۔

(۱۲) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۱۳) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۱۴) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

کی یہ وہ مفصل، تحقیق و مستند ہے نظیر شریعت ہے۔

(۱۵) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

ہیں "وہو مطول و لم یحکم" یہ بڑی طویل شریعت ہے۔ اگرچہ حلیہ ہو سکے۔

(۱۶) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۱۷) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۱۸) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۱۹) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۲۰) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

کتاب پانچ جلدوں میں ہے۔

(۲۱) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۲۲) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۲۳) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۲۴) حاکم سیوطی نے "طبقات الفقہ" میں، برکیہ نے یہ دہائی کی سب سے پہلی شریعت ہے۔

(۲۴) شرح ہدایہ۔ از شیخ عبدالحکیم بن محمد معروف بانی ردو متوفی ۱۰۱۳ھ  
(۲۵) شوالہ الرایہ فی شرح الہدایہ۔ از شیخ مسک الدین مصطفیٰ بن زکریا بن ابی داؤد غفرلہ قرطبی متوفی ۸۰۹ھ  
(۲۶) زاد اللہ رایہ شرح ہدایہ۔ از قاضی عبدالحکیم بن علی الاقرنی  
(۲۷) شرح ہدایہ۔ از شیخ ابن عبدالحق ابن انیم بن علی بن احمد بن علی بن یوسف بن ابی انیم المدنی متوفی ۷۴۴ھ یہ غالباً مکمل ہے۔

(۲۸) شرح ہدایہ۔ از تاج الدین ابو محمد احمد بن عبد القادر احمی متوفی ۷۴۹ھ  
(۲۹) شرح ہدایہ۔ از سید شریف علی بن محمد جرجانی متوفی ۸۱۶ھ  
(۳۰) سلاطین الہدایہ۔ از شیخ ابی انیم بن احمد انوسلی، جسے سید شریف کی شرح کا اقتصاد ہے۔  
(۳۱) اللہ رایہ شرح ہدایہ۔ از شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عبد ک شاد بن محمد اللہ صمدی الرومی  
(۳۲) شرح ہدایہ۔ از شیخ ابو یوسف علی بن محمد احمی المتوفی ۸۳۹ھ  
(۳۳) شرح ہدایہ۔ از شیخ نعم الدین ابن انیم بن علی الطولوسی احمی المتوفی ۷۹۵ھ  
(۳۴) شرح ہدایہ۔ از شیخ سید الدین المتخلص بہ بن عبد اللہ اندلی الہوانی، محمد و شریعت نے تحریر تمام ہے۔  
(۳۵) شرح ہدایہ۔ از اللہ ابو یوسف دینی کہندہ ۱۱۰۰ھ عبد اللہ تاجی چند جلدوں میں ہے۔  
(۳۶) حین الہدایہ (ردو) مولانا میر علی صاحب پیکر نے تحریر جلدوں میں ہے۔

تجزیہات الہدایہ۔ (۱) محدث اصحاب الہدایہ والتمس فی تجزیہ مسائل الہدایہ۔ از شیخ جمال الدین محمد بن احمد بن علی بن محمد بن  
مسائل ہمیں دلائل نہ کر ہیں اس سب کو دلائل سے تحریر کیے ہیں یہاں پر دلائل سے مطالبات میں کثرت ہے۔  
(۲) الہدایہ فی تجزیہ مسائل الہدایہ۔ از شیخ ابو الفتح محمد بن عثمان معروف بانی القرب متوفی ۷۷۴ھ  
تجارت احادیث ہدایہ۔ (۱) الامتداد فی تخریج احادیث الہدایہ۔ از شیخ ابی الدین عبد القادر بن محمد القرطبی متوفی  
۷۷۵ھ (۲) نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ۔ از شیخ جمال الدین یوسف الزرقانی متوفی ۷۶۲ھ (۳) اللہ رایہ فی تخریج احادیث  
الہدایہ۔ از شیخ احمد بن علی بن زکریا السکالی المتوفی ۸۵۲ھ طابہ و بیہ کی کتاب نصب الرایہ کا اقتصاد ہے۔ (۴) بیۃ الاحادیث فی  
ماغات من تخریج احادیث الہدایہ زیلعی۔ از علامہ دین الدین قاسم بن قطلوبغا۔

صاحب السیر بر الزمیر۔ علامہ زبیدی نے احادیث کشف کی بھی تخریج کی ہے اور حافظ ابن حجر نے اس کی بھی تکمیل  
کی ہے۔ نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب (۱۳) سے فی اصول المغیرہ میں اصل تخریج احادیث کشف کو حافظ ابن حجر کی  
تالیف قرار دے کر جو کچھ اضافہ و فضائل اس کے حصے کے ہیں وہ سب تخریج ابن حجر کے ساتھ لکھتے ہیں اور اس کی تکمیل  
زیلعی کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ یہ بات محض نقل و روایت سے قضا ہے نہ عقائد و مسائل سے قضا ہے کہ خود ابن حجر کی تکمیل  
میں محمد و صلوات کے بعد یہ عبارت ہے۔ ہذا تخریج احادیث الواقعہ فی المصنف الذی خرج الامام ابو محمد الزبیدی رحمہ  
مستوفی القاصد و غیر غرض شیخ من فوائدہ اور عقائد ان کے قضا ہے کہ حافظ ابن حجر حافظ زیلعی نے احادیث سے کثیرہ سال بعد یہاں  
ہوئے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اصل کتاب تو حافظ ابن حجر بعد کو لکھیں اور حافظ زیلعی اس کی تکمیل پہلے ہی کر لیں۔

نواب صاحب کی یہ ایک ہی خطی کاپی ہے۔ ۱۰۰۰ھ بعد انہی صاحب نے ان کی تراجم و اضافات کے سلسلے میں اور بھی  
بہت سی غلطیاں کرائی ہیں حافظ ابن حجر کی روایہ تکمیل نصب الرایہ، ہندوستان میں دوسرے جو بھی ہے ایک مرتبہ اس کے  
بھی زیلعی کی طرف منسوب کر دیا گیا مستند بھی ہوگا کہ اصل تو حافظ ابن حجر کی ہے اور تکمیل زیلعی کی ہے حالانکہ اللہ  
پر عکس ہے۔ یعنی اصل زیلعی کی ہے اور تکمیل ابن حجر کی ہے حال صاحب کشف اللہون عندہ لہذا حیدر خان الشیخ جمال

























۲۵ =	قاضی القضاۃ والدین محمد بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین الصبیحی
۲۶ ==	شیخ والدین عبد اللطیف بن عبد العزیز بن امین الدین ۸۸۵ھ
۲۷ ==	شیخ محمد بن سنان الدین قزوینی معروف بشیخ ابوہریری ۱۰۰۳ھ

## فہرست مختصرات و منظومات کتاب المنار

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	کن وقات
۱	قدس المنار فی اخلاص المنار	شیخ ناصر الدین ابو القاسم محمد بن احمد بن العزیز قزوینی	۷۶۳ھ
۲	لب الاصول	شیخ ابن الدین ابن حبیبہ مصری	۹۷۰ھ
۳	مختصر المنار	شیخ ابن الدین ابو القاسم محمد بن احمد بن معروف باہن حبیب	۹۰۸ھ
۴	توہر المنار	چاشنی ابو الفضل محمد بن محمد بن شمس	۸۹۰ھ
۵	اساس الاصول	شیخ علی بن محمد	-
۶	توضیح الاصول	شیخ مختصر بن محمد تلمیذ	-
۷	مکتوبۃ المنار	شیخ ابو الدین احمد بن علی معروف بابن الحاج ابوہریری	۷۵۵ھ
۸		شیخ محمد بن حسن بن احمد بن علی بن علی بن علی	۱۰۹۶ھ

## (۳۵) صاحب اصول الشاشی

اصول و شاشی اصول فقہی کی ایک مسلم القیادت یہ کتاب ہے جس کا مصنف ابو ہریرہ بن فضالہ بن علی ہے جو ریاضہ اور عمود شریعت کو پختہ نہیں کرتے تھے چنانچہ صاحب کتاب نے افلاس و حسن نیت اور فقہ رسائی خالق کو باعث ثواب اورین بجز لہذا ہماری صفحات کتاب پر ظاہر نہیں فرماتے ہیں کہ جس مصنف کے متعلق کوئی فقہی تصنیف کی فہرست تب خانہ اونیہ (دریاست جدیدہ) میں اس کا ایک تلمیذ نوید ہے مگر اس میں بھی مصنف کا خانہ خلی جوڑ دیا گیا۔ ”عجب اللہ البی فی تریف اللہ الملک“ فہرست پختہ میں اس کا کوئی قلمی یا مطبوعہ نسخہ نہیں ہے۔ مکتبہ الفقہاء بمادہ مطبوعہ ”میں اصول فقہ کے تحت لکھتے ہیں۔ ”الشاشی الفقہاء بالافتال“ لیکن یہ کتاب پرست اصول و شاشی کے خانہ ہے اور مصنف بھی اور میں اس واسطے کہ طلبہ بالافتال وہ شخص گذرے جس ایک ابو محمد بن علی بن اسماعیل الفتال متوفی ۳۱۸ھ دوم ابو عبد اللہ بن احمد بن عبد اللہ الفتال آفریں لول مراد وہ تو یہ شاشی لفظ ہے جس اور اصول و شاشی نسخی مذہب کے مطابق تالیف ہوئی ہے اور اس کے مصنف اسی مذہب کے ہیں اور اگر کالی مراد وہ تو یہ شاشی نہیں بلکہ مراد یہی ہے۔ فہرست خارج یہ مصر میں اصول و شاشی مطبوعہ ۱۸۹۹ھ کے تحت میں مصنف کا نام اسحاق بن ابی انیم و شاشی اسمر قدی متوفی ۳۴۵ھ لکھا ہے کہ کثرت ابواب انیم ہے اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم اور فقہ تھے جامع کبیر کی روایت ابو سلیمان جوزجانی ہے ابو طرغوز بن اسرار کرتے تھے جن کی وفات مصر میں ۳۴۵ھ میں ہوئی علی بن خلیفہ ملاکاب علی نے اس کتاب کو ”کتاب الامین“ کے نام سے لکھا ہے اور وجہ تسمیہ یہ نقل کی ہے کہ اس کی تصنیف کے وقت مصنف کی عمر پچاس سال کی تھی اور مصنف کا نام حکام الدین شاشی تحریر کیا ہے وجہ تسمیہ کے سلسلہ میں بعض مخرجات یہ بھی کہیں تھے کہ یہ صرف پچاس روز میں تصنیف کی گئی ہے اس لئے یہ ممکن کے نام کے ساتھ مشہور ہو گئی جیسے اور بعض کتابیں کیر و ذی کیر وہ کے نام سے مشہور ہیں۔

مولانا عبدالحی صاحب نے "النوازل الیہ" میں صاحب کشف کی عبارت بلا تغیر نقل کی ہے اور صاحب کشف کی تحقیق قابل وثوق سمجھی جائے تو مصنف کا نام حکام الدین کنجھانہ ہوگا مگر غیر مشاہیر علماء میں مانائی جائے گا یہ نہ کہ کتب تواریخ میں اس نام کے مصنف کا کسی پتہ نہیں چلا۔

شاش سے متعلق اور العارف میں اور لغت کی دیگر کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک شہر کا نام ہے جو بارہائے النہر کے مغلقات میں ہے اور اگر السیاحی انصاری اور اہل نہر بحران میں غور کرتے۔  
 شروع و حواشی اصول الشاشی (۱) اثر الشیخ محمد بن الحسن غلزنوی غازی صاحب مشہور شمس الدین شاشی ائمہ فی ۸۱ھ  
 (۲) فصل النواشی (۳) حسن احادیث علی اصول الشاشی لا مولانا بزرگ اللہ بن محمد احمد اللہ بن محمد نعمت اللہ کنکوی (۴) مدۃ احادیث لا مولانا فیض الحسن بن فخر الحسن کنکوی۔

### (۳۶) صاحب توضیح و تنقیح

"تقیح متن اور توضیح شرح" انوں تینیں شان و قایمہ صدر الشریعہ الامام جید اللہ بن مسعود بن محمود مجاہد فی حقہ متوفی ۷۴۷ھ کی ہیں جن میں سے پہلا فی الاسلام بیرونی کی کشف کو تفسیر کیا ہے اس کے ساتھ ساتھ امام لاری کی فی اصول اور علامہ ابن حاسب کی غنیمت کے چند مباحث بھی مع تحقیقات جدیدہ و تحقیقات جدیدہ پورے خطبہ ایمان کے ساتھ منظم ہے ہیں صاحب کتاب کے حالات شرح قایمہ کے ذیل میں مذکور ہیں۔

حواشی و شرح و توضیح و تنقیح (۱) اثر سید جید اللہ بن محمد اسماعیلی معروف کو وکرم متوفی ۷۵۰ھ

(۲) حاشیہ الشیخ ابی حامد شمس الدین احمد بن علیمان بن کمال ہاشمی متوفی ۹۰۱ھ

(۳) حاشیہ توضیح و تنقیح اثر شیخ عبد القادر بن ابی اسامہ بخاری متوفی ۹۲۰ھ (تقریباً)

(۴) توضیح شرح و تنقیح اور علامہ محمد الدین تفتازانی

(۵) تطبیق یہ مقدمات اثر جید اللہ بن علی امرلی اطلی متوفی ۹۰۱ھ

(۶) تطبیق یہ مقدمات اثر سید شریف علی بن محمد جلی متوفی ۸۱۶ھ

(۷) تطبیق یہ مقدمات اثر شیخ محمد بن محمد بن ابی انیم بن خلیف متوفی ۹۰۱ھ

(۸) تطبیق یہ مقدمات اثر شیخ محمد بن الخان حسن متوفی ۹۱۱ھ

(۹) تطبیق یہ مقدمات اثر شیخ خلف اللہ بن حسن توقانی متوفی ۹۰۰ھ

(۱۰) تطبیق یہ مقدمات اثر شیخ عبد العزیز متوفی فی حدود ۹۰۰ھ

(۱۱) تطبیق یہ مقدمات اثر شیخ حسن بن عبد العزیز ساموسی متوفی ۸۹۱ھ

(۱۲) تطبیق یہ مقدمات اثر شیخ محمد بن مصطفیٰ اسطیالی متوفی ۹۰۱ھ

### (۳۷) صاحب تکوین شرح توضیح

علامہ محمد الدین مسعود بن قاضی فخر الدین عمر بن برہان الدین جید اللہ تفتازانی متوفی ۷۹۲ھ کی ماہ جز و شرح اتفاق شرح ہے جو عمل غوامض و تنقیح اور تشریح مغلقات توضیح میں ہے ظہر کتاب ہے ان کے حالات اور تفصیلی تعارف مختصر المعانی کے ذیل میں آئے گا۔ (انتظامہ تعالیٰ)

فہرست حواشی کتاب مکوخی شرح توضیح

	نمبر شمار	حاشیه	مصنف	سن وفات
۱	حاشیه کوخ		الحسن حسن بلی بن محمد شاه بن محمد بن عزه مشهور بهندی	۸۸۶ هـ
۲	=====		سید شریف علی بن محمد جرجانی قزوینی	۸۹۶ هـ
۳	=====		شیخ ابی محمد بن محمد بن حسن ساموسی	۹۱۹ هـ
۴	=====		شیخ طاهر الدین محمد بن محمد مشهور بمصطفی	۸۷۱ هـ
۵	=====		شیخ طاهر الدین علی الطهری	۸۸۷ هـ
۶	=====		القاضی بن محمد فراموز مشهور بمطالعزاده	۸۸۵ هـ
۷	الترجیع حاشیه کوخ		قاضی زبیر الدین احمد بن عبد الله استای	۸۰۰ هـ
۸	حاشیه کوخ		شیخ طاهر الدین علی بن محمد قوشی	۸۷۹ هـ
۹	----- (= غیر تمام)		القاضی مصطفی الدین مصطفی مشهور بحسام زاده	==
۱۰	=====		طاهر ابو کریم بن ابی القاسم بنی سمرقندی	==
۱۱	----- (= علی الاصل)		القاضی عقیق الدین	==
۱۲	=====		علاء الدین افغانی مشهور بحسام زاده	==
۱۳	=====		شیخ صالح الدین مصطفی بن یوسف بن صالح مشهور باذن زاده	۸۹۳ هـ
۱۴	=====		شیخ صالح الدین مصطفی بن شعبان مشهور بسروزی	۹۶۹ هـ
۱۵	=====		شیخ الاسلام احمد بن شیخ بن محمد بن سعد الدین تفتازانی	۹۱۶ هـ
۱۶	=====		شیخ حبیب الدین بن نصر الله بن ملا الدین کتبی	۹۹۸ هـ
۱۷	=====		شیخ نور الدین بن محمد صاحب احمد آبادی	۱۰۵۵ هـ
۱۸	=====		علامه ذین الدین ابوالفضل قاسم بن قطب بن قتی	۸۷۹ هـ
۱۹	=====		شیخ طاهر الدین علی بن محمود بن محمد بطائی	۸۷۵ هـ
۲۰	=====		شیخ یعقوب بن نور الله بن حسن بخاری	۱۰۰۳ هـ
۲۱	x=====		حاته لیث الله بن نور الله بن حسن بخاری	۱۱۳۳ هـ
۲۲	=====		مولوی عبدالسلام دیوبند	



نہی اور اپنے وطن بھی دریں ایستادہ۔

قوت حافظہ و سادگی مزاج آپ نہایت سادہ وضع، غریب الخلق، منکر الطرائج، ملن سادہ اور سکی تکلفات سے قطعاً بیکار اور قوت حافظہ میں بیکن تھے اور یہ کتابوں کی عبارتوں کے پورے پورے اور حق و صحیح حفظ اور پڑھنے سے قصیدہ ایک مرتبہ سننے سے یاد ہو جاتے تھے۔

شاہد عالمگیر ملا صاحب کے سامنے چالیس سال کی عمر میں امیر شریف بہار کو ملی پہنچے اور یہاں کافی مدت تک اقامت فی اور دریں واقفہ کا مصلحہ جاری رہا بشیطان نے آپ کو شایب الدین شاہ جہاں بادشاہ ملک پہنچایا۔ شاہجہاں نے آپ کو درہنگ زیب عالمگیری قلمیہ میں مقرر کیا اور عالمگیری نے آپ کے سامنے انھوں نے کلمہ لکھا اور پھر پھر بحر حد سے زیادہ اعزاز و احترام کے ساتھ ہر طرح شاد و عام خلق عالمگیر آپ کے سامنے کورم تحریم بجا آتا اور شاد و فرخ سیر بھی آپ کی بڑی قدر و عزت کے کچھ۔

زیارت حرمین شریفین پچھن سال کی عمر میں حرمین شریفین حاضر ہوئے یہاں بھی ایک مدت تک اقامت کی اور خانہ بنی و حبشی و برکات سے ملاقات ہوئے چار پانچ سال کے بعد واپس بہار واپس آئے میں سلطان عالمگیری نے ساتھ چھ سال گزارے ۱۱۱۲ھ میں بحر حرمین شریفین حاضر ہوئی وہاں ایک سال اپنے والد ماجد کی طرف سے دوسرے سال والد ماجد کی بیعت سے متعلق ہوئے اور صعبین اور اس نہایت تکمیل و اتمام کے ساتھ ملامت لب شریف کے بغیر آئے۔

موصوف و سلوک ۱۱۱۹ھ میں ہندوستان واپس آکر اپنے وطن میں دو سال قیام کیا اس زمانہ میں طریق سلوک و تصوف کی طرف زیادہ توجہ فرمائی اور حضرت شمس الدین عبد الرزاق قادری سے غرق خلافت حاصل کیا پھر اپنے صاحب مریدین سے ساتھ اہل شریف آئے اور دریں واقفہ میں مشغول ہوئے۔

ایک شب و غریب خواب صاحب امین ۱۱۲۰ھ شہید محمد باہر من ماف پورنی نے اپنی حالت میں قتل کیا ہے کہ ملاویوں کے والد نے خواب دیکھا کہ میں اپنے دو لوگوں بیٹوں (ملاویوں اور من سے بڑے خلیق ملاوی حسن علی الکی پڑے ہوئے چاہا ہوا ہوں کہ اچانک ایک طرف سے سور و زامہ اقرب میں آیا میں نے ملاوی حسن کو گود میں اٹھایا اور وہ ملاویہ کا نام پوچھا میں نے جواب دیا کہ وہ تو بہت مساف بہار کا ایک کور سے پھرنے کا مطلب دیا میں ملوث ہونا ہے اور حسن اس سے قائل۔

ملاویہ ۱۱۲۱ھ میں اپنے گھرانے اور پیڑائے کے اور بھی طرح بادشاہت چھین گئیں ہوئے اور نہ اپنے لئے کوئی طرف مقرر کیا بلکہ بادشاہ و ملاویہ کا حتمی رہتا تھا وہاں ہر اٹھایا ملاویہ کے والد نے اس قدر ملوث ہو جانے کی اجازت پھرنے فرمایا کہ اس کو کوئی نہ چھو لے۔

دنیا سے رحلت آپ نے ۱۱۳۰ھ میں بڑا بڑا اقبال یہ کہتے ہوئے۔

آقاں آباد میں ۱۱۳۱ھ میں رخصت ہوئے چھ ماہ ۳۰ھ میں جاتاہوں میں

کاٹھان فردوس کو شمس بخاریہ چنانچہ روز کے بعد نقش مبارک علی سے اٹھکی لے جائے آپ کے ہر سر میں و فن کی سبکی جو رنگ و طاق اس اقلہ سے ظاہر ہے۔

نہایت پرہیزگار

چند روزوں میں سنساریزی

نیر احمد مانی جہاں (۱۱۳۰ھ)

مصدقی قیام اصل دست (۱۱۳۰ھ)

علمی کارنامے آپ نے اپنی پوری زندگی دریں تدوین اور تصنیف میں صرف کی اصول فقہ میں نور الاول شریع الملند آپ کی ذمہ دیا گیا ہے جس سے دنیا و علم کا پھر پھر خوبی واقف ہے یہ کتاب آپ نے مدینہ منورہ کے قیام کے دوران



۱۵	=====	شیخ بہاء الدین حیدر بن محمد بن ابراہیم طبری	۵۹۳ھ
۱۶	ضوء السراج	شیخ محمد بن ابی بکر بن ابی اظہار غفری کابلی	۵۹۰ھ
۱۷	اتر اذہ الشریعہ فی فرائض السراج	شیخ عبد الغفر بن محمد بن حسن محمد بن علی	-
۱۸	المقاصد المہدیہ بشرح السراجیہ	شیخ یونس بن یونس بن عبد الفتاویٰ رشیدی شری	۱۰۱۱ھ
۱۹	التحقیق	شیخ محمد بن حاج احمد بن نصر	بعد ۹۵۲ھ
۲۰	شرح سراجیہ	شیخ ابوبکر بن شیخ پاشا	بعد ۹۵۹ھ
۲۱	حاشیہ سراجیہ	شیخ مصطفیٰ مشہور بن محمد بن زلوا	۹۶۹ھ
۲۲	شرح سراجیہ	شیخ علی مدین محمد بن مصطفیٰ الدین قوجوی	۹۵۰ھ
۲۳	ارشاد الہی شریعہ فی فرائض سراجیہ	شیخ محمد بن محمود بن احمد بن طہر لاری	-

### منظومات کتاب سراجیہ

۱	منظومہ	محمود بن عبد اللہ بدیع الدین گستانی	۸۰۱ھ
۲	=====	ابو اظہار محمد بن خاں بن حسن معروف بن حبیب طبری	۸۰۸ھ
۳	-	فخر الدین احمد بن علی بن اسماعیل	۵۵۵ھ
۴	=====	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن علی سناری	۵۹۹ھ

### (۴۱) صاحب حجتہ اللہ البالغہ

فہم سر لکھت میں یہ پایہ کتاب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیفی شاہکار ہے جن کے حالات تفصیل کے ساتھ "صاحب الفرائض" کے ذیل میں مذکور ہیں۔

حجتہ اللہ البالغہ کا اجمالی تعارف : حضرت شاہ صاحب باقیین حاکم کچھ عرصہ بعد دور حقیقت شریعت و سنت والہات میں ایک کامیاب شریعت سے متعلق کام شروع کیا اور بارہویوں کی غلطیوں کا سد باب کرنے کے لئے شاہ محمد شمس طائی کے اصرار پر آپ نے یہ کام رہائی یہ ہے کہ کتاب ایسے مقام میں درج فرمائی جو خود استفادہ کا کام تھا یہ ایک دوسری صفت العالی ہے جو شاید کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں ہے۔ کتاب میں استعارہ و کمال بیان فرماتے ہیں حضرت کا بیعتی یہ اسرار "کثر اثناء کتاب میں" لکھی رہی لکھی رہی فرماتے ہیں۔

یہ کتاب جس محدثانہ، عقلمانہ، چھبھانہ اور فلسفیانہ انداز میں تصنیف ہوئی ہے وہ حضرت شاہ صاحب علی کا حق ہے جس میں آپ نے تعلیمات اسلام کو مطبق فہم سے اور دینی احکام کو معنی و مدلول سے کیا ہے۔ یہ نظم الہی اور شریعت کے امر اور نہی معائنہ نہایت طبع اور مدلل انداز میں بیان ہے جس سے ایک طرف وہ تشکیک و تہرید و اعتراضات کے غلبہ و شبہات کا ازالہ ہو جاتا ہے اور دوسری طرف معتزلیں کے احکام اسلام پر معاندانہ اعتراضات کا مٹنا توڑ جواب مل جاتا ہے۔

اس کتاب میں آپ نے باوجود طبعی مسائل سے ابتداء کی ہے اور فلسفہ اسلام کو ایک مرتبہ شکل میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش فرمائی ہے۔ فہم کے قانون مذاقات کو فلسفیانہ طرز پر بیان کیا ہے اس کے بعد مذاقات کے دیگر مفروضات اقتصادات اور سیاسیات کے مسائل پر بحث کی ہے پھر اخلاقیات کا موضوع لیا ہے اور انسانی معاشرت پر گفتگو کی ہے اس کے بعد تمام شریعت اس کے عقائد و ارکان پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کے امر اور حکم بیان فرماتے ہیں اور معاصی و احکام پر تفصیلی



بحث کی ہے۔ بعد ازاں جو نفاذ احکام پر تیسرے اور تشریح و قانون داری کے بارے میں نہایت مفید نکات بیان کیے ہیں۔ آخر میں آپ نے حدیث سے اشتباہ کا صحیح طریقہ بتلایا اور فقہ سے متعلق بیش بہا معلومات بہم پہنچی ہیں۔ دوسرے باب میں فقہی طرز پر ابواب قائم کر کے شریعت سے جو احکام پر مفصل تبصرہ کیا ہے اور ہر حکم کی علت اس کی علت اور فواید و مصالح بیان کیے ہیں جس سے پڑھنے والا ان احکام پر عمل و اجتہاد و ایمان کے ثمرات اور ان کے تمام شکوک و شبہات زائل ہو جاتے ہیں۔ غرض اس کتاب کو اگر پڑھ لے گا وہ بے حد باب احکام کی عمل شرح سمجھائے تو غلط نہ ہو گا اور حقیقت یہ کتاب تمام فرائضی و احیاء علوم کے طرز پر ہے اور بعض اعتبار سے اس سے نہیں بڑھ چکا ہے۔

حجت اللہ الباقی ایک مجرب و سہل و سادہ اور احسن طرز کی فرماتے ہیں کہ تلو صاحب کی یہ مایہ ناز تصنیف آنحضرت ﷺ کے فن معجزات میں سے ہے جو آنحضرت ﷺ کی کلمات کے بعد آپ کے امتیوں کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ اور جن سے اپنے وقت میں رسول کریم ﷺ کا کلام انہیں وراثت فی بہت تمام ہوئی۔

حجت اللہ الباقی کے متعلق علماء فہم کی آراء اس کتاب کی نسبت خصوصاً یہ درجہ حرارت لگانا معمولات و مطعات وغیرہ و مومنا ملک اکرام کا مقول ہے کہ یہ کتاب نفاذ احکام میں بے مثل و ہمہ آملہ کتابوں میں سے ہیں۔ فاشیائے کمال ہیں۔

نواب صدیق حسن خاں قادیانی صاحب "اتحاف العلماء بحجت اللہ الباقی کی بابت فرماتے ہیں۔

اس کتاب اگرچہ در علم حدیث نیست

یہ کتاب اگرچہ علم حدیث میں نہیں ہے لیکن اس میں بہت

شرح و تفسیر ہے اور اس کا رد و حکم

ی حدیث کی شرح اور ان سے اسرار و علم بیان کرنے کے

اسرار میں بیان نمودار و آئندہ فہم و فہم

ہیں فی الحقیقت فہم میں ہے نیک ثابت ہوئی ہے اور کسی

مستحق طیارہ و آئندہ فہم و فہم

دوسری کتاب کو اس پر ہیقت حاصل نہیں ہوئی بار و

حد سال فقہ کے طراز عربیہ

سال کے طراز عربیہ میں سے کسی نے ایسی معجزہ ارادہ

تصنیف ہو جو نہاد و علم تصانیف

تاریخ تصنیف میں کہ نہ تصنیف کتاب و الی تمام تصانیف

عالم الفیاضی و عینی و عینی و عینی

میں نہ ہو بہت بن تصنیف ہے اور حقیقت میں (اللہ ہی اعلم)

اس (وائے) سے بہت کچھ زیادہ ہے۔

مواہجہ منکر نعمانی فرماتے ہیں کہ "میں اپنی زندگی میں کسی بڑی کتاب سے اتنا مستفید نہیں ہوا جس قدر کہ اس کتاب سے۔ نہ نے بہت فائدہ پہنچایا۔ میں نے اس کو ایک عمل اور مرحلہ اجزاء احکام حیات کی حیثیت سے اس کتاب سے حاصل کیا۔ میں نے اس قدر ہی باتیں کہیں کہ پہلے میں صرف حقیقہ لانا تھا جس میں اللہ رک کتاب کے مطالعہ سے مدد ملے گی۔ ان پر توجہ اور عمل و اجتہاد و ایمان رہتا ہوں۔"

حجت اللہ الباقی کا دینی مقام یہ کتاب عربی زبان میں ایک عجیب کے قلم سے ہونے کے باوجود کہیں سے عجیب قلم کی



مقدری، عبد القدر مقلی اللہ ہے۔

اخلاق و عادات جس طرح آپ کمال علم و فضل میں لوگے مقام پر فائز تھے اسی طرح حسن معاشر و دار خلق عظیم کے زور سے بھی خوب آراستہ تھے شیخ عبد الوہاب شہرانی فرماتے ہیں کہ میں دس سال تک آپ کا ہم صحبت رہا لیکن مجھے آپ سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوتا ہے جس سے آپ کو کچھ نہیں دیکھا جو باعث عیب ہو نیز فرماتے ہیں کہ میں ۹۵۳ھ میں آپ کے ساتھ حج کیلئے گیا تو میں نے آپ کو اپنے ساتھ لایا تو پھر دوسروں کے ساتھ خلق عظیم پر پیدا ہوئے جس سے آدمی کے ہر اچھے برے افعال کی طرف مائل ہوتا ہے۔ لہذا چاہا کہ شیخ نور الدین ابو الحسن الخلیل نقال

والعلم ماعمر الوردی من حصرہ

دوالفضل وین الدین حارث من الضی

بملکہ بحکامہ من حصرہ

لاصبا الفطہ الشریف فامہ

فہری العیوب کفطہ علی بحرہ

والا مطرطن علی شہرہ ماسرہ

رحلت و وفات سید احمد نمون نے دعویٰ الاشیاء و الاظہار میں بعض مضامین سے نقل کیا ہے کہ آپ نے ۸۷۰ھ میں وفات پائی اور سیدہ عکبرہ کے قریب مدفون ہوئے خواہ این قسم نہ صاحب زادے احمد کے اسما علی الترخیص کے بیان میں بھی نہیں ملتا بعض مصنفات نے شیخ نعم زعمی کی کتاب "الذوالب السامی فی ایمان المات النصار" سے ۹۶۶ھ نقل کیا ہے حاج ابو الاول

تعلیقات و تاریخات (۱) لایزالہ فی شرن نہ لایزالہ قاتی کشف مختلفات تاریخ صحاحات اور تصانیفات و تصانیفات میں اپنی کچھ آپ بہ اہم ماقول مصنف الخلی

محار بعد الطالیس لالا

علی الکفر فی الفطہ المشروح کثرہ

وصی ورد البحر اصقل اسوا

ولکن بعد البحر صلات مواء

(۲) شرن المنار (۳) لب الاصول مختص (۴) بر الاصول (۵) خلق الہدایہ (۶) امشیرہ جانی المصوبین (۷) الفتویٰ (۸) الزعمین رائل (۹) الفوائد الخیر فی فقہ المعنیہ

(۱۰) الاشیاء و الاظہار فقہ حنفی کے قواعد و ضوابط میں مشہور معروف اور بلند پایہ تصنیف ہے جو آپ نے اپنے عمر میں چھ ماہ کی عمر میں لکھی ہے اور جمادی الاول ۹۶۹ھ میں اس سے فراغت پائی ہے۔

شروین و حواشی الاشیاء و الاظہار (۱) لایزالہ فی شرن الاشیاء و الاظہار علامہ محمد بن محمد تمہ شامی (۲) شروین و حواشی الاشیاء و الاظہار شیخ مصطفیٰ بن نجی الدین (۳) تحقیق الہدایہ فی شرن الاشیاء و الاظہار شیخ محمد بن عبد الحمید علی (۴) شریک الدین علی بن غانم الخیرانی (۵) خلیق از مولیٰ محمد بن محمد مشہور بچانی ربوہ (۶) خلیق از مولیٰ علی بن احمد مشہور بخلیل زلہ (۷) خلیق از مولیٰ عبد القیم بن محمد مشہور بانی زلہ (۸) خلیق از مولیٰ مصطفیٰ مشہور بایہ ایمان (۹) خلیق از مولیٰ مصطفیٰ بن محمد مشہور جزی زلہ (۱۰) خلیق از مولیٰ محمد بن محمد شامی مشہور بزرک زلہ (۱۱) خلیق از مولیٰ شرف الدین عبد القادر بن برکات الخیری ل

## (۳۳) صاحب عقود رسم المفق

نام و نسب آپ کا نام محمد امین اور والد کا نام مابوین اور والدہ کا نام سیدہ شریفہ عمر ہے ۱۱۹۸ھ میں دمشق شام میں پیدا ہوئے اور والدہ ماجدہ کے زیر سایہ پرورش پائی ان کے چچا شیخ صاحب کشف بزرگ تھے انھوں نے آپ کی والدہ کو آپ



تہ انتہائی متوفی ۵۷۳۱ء یہ شرح تہذیب زبان میں ہے۔ (۲) کنز عقیقہ الطحاوی از حمد الدین علی بن محمد بن  
المراد ادعی المنصفی الحموی موفی ۷۱۹ھ (۳) القناع فی شرح العقائد از شیخ نور الدین ابن سعد، القناع فی علم متوفی  
۷۷۰ھ یہ سب سے بہترین شرح ہے (۴) کنز عقیقہ الطحاوی از سراج الدین عمر بن اسحاق الہمدی الحموی متوفی  
۷۷۳ھ (۵) کنز عقیقہ الطحاوی از ابو عبد اللہ محمود بن محمد بن ابی اسحاق القسطنطینی الحموی متوفی بعد ۱۱۶ھ  
(۶) انوار اللامع وقرہ ہائے الساطع، از ابو الفضل رحمہ الدین مکر بن ابی کی متوفی ۶۵۲ھ (۷) انوار النبی فی اصول الدین  
از شیخ کافی حسن السوی الانصاری متوفی ۱۰۶۵ھ (۸) الخلیق از حمیرت الاستاذ حکیم الاسلام مولانا فاری محمد  
طلب صاحب مکتبہ معتمد دار العلوم دیوبند۔



ابو حفص عمر موصوف کی کتاب کا آغاز بھی انہیں الفاظ کے ساتھ ہے بہت ممکن ہے کہ دونوں کی جہدت میں تو فرق ہو  
ہمارے پاس حافظہ الدین نسفی کی کتاب محمد و العقائد نہیں ہے دیکھنے کے بعد ہی فیصلہ ہو سکتا ہے۔  
وفات شیخ نجم الدین ابو حفص قرطبی نے شہر سرگند میں شب بیخ شبید ماہ جولائی ۵۲۷ھ میں وفات پائی۔ ماہ  
جاری فقیر والاقد (۵۳۷ھ) میں مقبول مصر (۵۳۷) ہے۔

روایت کا شاہانہ و دیدہ نیست روایت کردہ کہ گزیر خاکہ کی گذشت

وفات کے بعد کسی نے فن کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ منکر کبیر کے سوالات کا معاملہ کیسے گذرا یہ انہوں نے کہا  
حق تعالیٰ نے میری رون ایس کی اور سترہ غیر نے سوالات کئے میں نے کہا کہ ان کا جواب تشریح میں دوں یا نظم میں انہوں  
نے کہا کہ نظم میں لکھو۔

روایت اللہ الہی سولو روایتی الاسامہ فعلی : نم  
ابنی محمد مصداقہ سال اللہ غفرہ عطا

## فہرست شروحات کتاب العقائد النسیفیہ

نمبر شمار شرح	مصنف	سنہ وفات
۱ شرح العقائد	حسن الہ بن ابوشامہ محمد بن احمد اصفہانی	۵۷۴ھ
۲ عقائد علی العقائد	شیخ جمال الدین محمد بن محمد بن مسعود قزوینی	۵۷۷ھ
۳ القول الباقی شرح عقائد نسفی	حسن الہ بن ابی جہدات محمد بن عین الدین ابو احمد قاسم	-
۴ الدرر	شیخ ابن حزم اندلسی	-
۵ مل العقائد فی شرح العقائد	شیخ ملا لادہ دی فی زبانی	-
۶ شرح العقائد	علامہ سعد الدین قناری	۵۷۹ھ
۷ عقائد اللہ بنی شرح العقائد سعد عبد القادر بن ابوالعصر محمد لوریس بن محمد محمود سلمیٰ ل		

## ۴۶ صاحب شرح عقائد

علامہ سعد الدین مسعود بن محمد مختاری کی تصنیف ہے جو عقائد نسفیہ کی تمام شروح میں اعلیٰ و ارفع ہے ان  
حالات مختصر العالی کے بل میں آئیں گے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

## فہرست حواشی شرح عقائد

نمبر شمار حاشیہ	مصنف	سنہ وفات
۱ حاشیہ رمضان آفندی	شیخ رمضان بن محمد	۹۳۲ھ
۲ حاشیہ شرح عقائد	شیخ محمد بن خراسانی	۹۰۱ھ
۳ حاشیہ الکفلی	شیخ مسعود بن مسلمہ قسطلانی	۸۷۵ھ
۴ حاشیہ شرح عقائد	شیخ ملا الدین علی بن محمد معروف مصنف	
۵ =	شیخ محمد بن عباس	

۱۰ ازہ الحی حنیف لہذا نہ چ کشف الظنون شہادت اللہ برب دون الدین ابو ابرہہ فی ۱۶











(۴۹) صاحب مسامره

نام و نسب اور پیدائش نام محمد ابو لعل کتیتہ کمال الدین لقب والدہ نام محمد لقب نام علی بن سے دو لہو نام علی اور نیت ابو جریب ابن ابی شریف قدی سے مشہور ہیں ۵ ذی الحجہ ۸۶۲ھ کو شب قدر رات میں بمقام قدس میں انہوں نے نور میں نشوونما لیا۔

پس خلیل علوم کے قرآن یک دفعہ کیا پھر شاطیہ اور نووی کی کتاب "مہین حفظہ" سے حافظہ میں جبر مستعدی کی اور قاضی القضاۃ سعد الدین ادریسی، امیر و کوشانی شازین الدین اور شیخ عبدالحق بن شرف سے فقہ حنفی کا مسلک کیا شایب بن ابراہان کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے ۸۴۴ھ میں قزوین پہنچے ۷۰۰ رسل دفعہ میں حج سے استغفار کیا وہ شیخ عقیق بن جہم حنفی وغیرہ سے بھی سہلی حاصل کی۔

درس و طریقی اور افتاء ۱۹۶۹ء سے فوجی ریٹائرمنٹ کیا ۱۹۵۳ء میں جے کے کے لارڈز میں جے کے کے میں شرف بہت ۱۹۵۹ء میں الدیہ دیات، رخصت، وصیت ۱۹۸۱ء میں آپ نے قاہرہ کو مکمل ہجرت کر لیا اور وہاں خیرین کا منتظر رہا اور خلقِ آئینہ نے آپ سے استفادہ کیا۔

وفات: جس وقت میں ہے کہ آپ نے دنیا کو چھوڑ دیا۔

الحمد لله رب العالمين

موت فانی، فی الزمان شہر

[illegible]

(۵۰) صاحب امور عامہ

ہامہ نسب آپ کا نام مرزا محمد ابدی تھیں۔ قاضی محمد اسلم کے فرزند۔ رہنمائی میں مولانا شاہ ولی اللہ کو بی بی خیرا میں کے مشہور پیر کے ہر پنجہ طریقت سے قاضی محمد ختم الخسین ۱۲۷۱ھ میں مراد آباد میں پیدا کیے۔ شہر جرات میں مولانا شاہ ولی اللہ کے نسبت میں مولوی کہلاتے ہیں۔

تحصیل علوم۔۔۔ آپ نے اپنے والد ماجد قاضی محمد اسلم پورہ اندر داخلہ فرمایا۔ علماء و مسرے علوم و ادب کی تحصیل کی ہر طرف توجہ و اہمیت کی عمر میں سند گرفت حاصل کی۔ مہم جوئی میں لگے۔ روم و کربلا۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں مرزا رشید حسینی صوفیہ نیز بہر وقام و اللہ و سمیت بے زکاہد ایں طریقہ و رہنمائی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب مرزا صاحب نے یقین قلوبیت پر تنقید فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ تم زکاہد و داخل ہر قدم بہرہ امیر لے شریعت و قایم علی خزانہ۔ حضرت مجدد بزرگوار (شاہ عبدالرحیم صاحب) سبھی کی فرمود۔

مرحوم شادجام کمر نے ۵۷۰ھ میں لروئے عقلی (انکشافی) کا تفسیر کیا۔

اس زمانہ میں آپ کا قلم اہم ترین اور اسی زمانہ میں شہوانی اہمیت حاصل کئے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم

صاحب نے آپ سے منقطع و غایب کی تمام کتابیں پڑھیں ایک عرصہ کے بعد آپ کو کاملی صدارت قاضی بنی مگر تمام مشوروں سے استفادہ دیگر کوٹ بخشی القیادی اور دین ترویج علوم کی خدمت اپنے ذمہ لے لے۔

دیانتداری کی اور پرہیز گاری حضرت شاد ولی اللہ صاحب نے ایک دفعہ نقل کیا ہے جس سے مراد صاحب کی دیانتداری پر مبنی پرانی روشنی پڑتی ہے۔ مراد صاحب نے رمضان شریف میں اپنے شاگرد رشید شاہ عبد الرحیم صاحب کی دعوت کی شاہ عبد الرحیم صاحب فرماتے ہیں کہ میں مراد صاحب کے مکان پر پہنچا انتظار کا وقت غریب تھا ایک کتاب فروش حاضر وہ اور اس نے اباب کا پورا انون مراد صاحب کے سامنے رکھ کر عرض لیا یہ حضور کی نیت ہے آپ نے منکر اگر فرمایا۔ عرض من میں تمہارا ہی نہیں استد نہیں مگر نیکو کسی بظاہر کوئی اور غرض ہے اس کو بیان کر دیا کتاب فروش نے پہلے تو یہی کہا کہ کوئی غرض نہیں مگر جب زیادہ اس پر لیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی دوکان لب مزاک سے اور قاضی صاحب سے پہلے اس وہاں سے انھوں نے چاہے ہیں یہ حال مراد صاحب نے اس کی نقل فرمائی اور لکھا فرمایا۔ نقل کسی حد تک پہلے کو مجھوں گا کہ متین کر کے نسخہ لکھ کر اب آپ اباب جائے اباب فروش انھوں انتظار کا وقت غریب آیا اباب میں یہ کتاب وہاں سے جاؤں، فروخت کا وقت بھی نہیں رہا ہے تو یہ آپ ہی ایسے بتانے تھے آپ ہی منظور فرمائیں۔ مراد صاحب نے اپنے چوں سے معلم سے فرمایا کہ ابابوں کی قیمت سے لے کر ان میں مجھ کو دو قیمت ان کے دے کر دو چنانچہ معلم نے اباب فروش کو طبع و لے کر قیمت دریافت کی اباب والے نے یہ صف آہ آہ آہ مانگے، معلم نے انھوں آہ آہ سے والے لکھ دیا۔ شاہ عبد الرحیم صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے معلم سے کہا کہ یہاں سے زیادہ دیتے، انھوں آہ آہ سے کہی اس نے خدائے میں دیانتداری سے قریب بھی غائی نہیں میرا یہ شکوہ مراد صاحب نے سن کر اباب فروش کو دیا اور قیمت فرمادی کہ ابابوں پر کیا صف یہ ہے اور تمہاری محنت کتنی ہے۔ غیب طبع ہوا۔ یہ ایک بے حساب کیا ہے ابابوں کی قیمت مارے میں تھوڑے ہوئی تھی۔ مراد صاحب نے اس کو بھی قیمت دلائی اور معلم ہوا۔ بہت سے انتظار فرمایا۔ تم یہ بتاؤ کہ اباب دور حرم ہال سے انتظار کریں۔ کوئی غلطی نہ ہو اور کیا ہے۔

براہ راست و بزرگی حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب آگرہ میں قاضی صاحب سے پاس حضرت شیخ سعدی شیرازی کے یہ دو شعر پڑھ رہے تھے۔

چاہے دست ہر کی کہ نہ نہایت

جز بہت حق نہ پد کائناتی کائنات سے

سعدی دینی و دنیائی انوش غیبت

تھے یہ روایت نہ نمایاں سے

یہ قصہ یہ کہتی تھے کہ روایت نہ نمایاں ہے انھیں باقیات کی وجہ سے بہت محال ہو رہے تھے کہ وقت ایک شخص مہل کے لئے ظاہر ہو اباب و تیرہ مصرعہ پڑھنے تو اس شخص نے یہ کہنے نقل کر دیا قصہ یہ پڑھ دیا جس شخص نے اس سے دوزے اور جاہر مصافحہ کیا پوچھا آپ کا نام شریفہ کیا فقیر را معین الدین شیرازی کی کویت یعنی نام خط میں حضرت شیخ سعدی کی روایت نے محکم ہو کر مصرعہ پڑھ دیا۔

وفات حضرت آیات ..... میں اس قاضی زادہ منشی نے انبائے کافی سے کوئی کیا۔

ابن برہان کا نام لکھا کہ

اباب تک پہلے رہا

تصانیف جس زمانہ میں شاہ عبد الرحیم صاحب شرف موافق پڑھنے تھے مراد صاحب نے شرح موافق کا مشہور حاشیہ تحریر فرمایا۔ شرف تہذیب علامہ ذہبی اور رسالہ تصور و تصدیق ماہ القاب الدین رتنی کے حواشی و شرف بیاض آپ کی مشہور تصانیف ہیں جن پر ہندوستان، افکار اور کاملہ وغیرہ کے عربی مدرسوں میں داخل درس ہیں اور اب عرصہ تک ان کتابوں کو قاضی ابیت حاصل رہی ہے کہ کسی مولوی کو اپنے اقربان میں اس وقت تک التہذیب حاصل ہی نہیں ہوا تھا اب تک کہ تہذیبی سہی علم ان



نہ یزید بن ابی اسعد کی روایت بھی لڑکاؤں اس لئے لوگ مجھ کو یہ کہتے تھے۔

یزید بن یزید کا کھیر یہ شکر و لید تھے رو کیا اور اس نے پوچھا کہ تمہیں نئے اشعار یاد ہیں۔ تمہ نے کہا کہ اس لئے سے یاد ہیں کہ حرف عجم کی ترتیب سے ہر حرف پر سو قصیدے پڑھ سکتا ہوں اور یہ شعر اور جاہلیت کے اشعار کا وہ ہوں گے جو مصلحتات کے واسطے چلے۔

قوت حافظہ اور آزمائش و لید نے بغرض امتحان اشعار سنانے کا علم دیا چنانچہ تمہ نے اشعار شناس شروع کئے اور اتنے سنانے کہ و لید سننے سننے تک کیا اور مجبور ہو کر اپنی جگہ اپنے ایک معتد کو بخودیا، تمہ نے اس کو صرف عرب جاہلیت کے چند مثنوی ہزار اشعار سنا دیے جب لید کو اس کی اطلاع ملی تو اس نے ایک لاکھ اور پچاس کے کاظم کیا۔

کہا جاتا ہے کہ کسی نے حدیث سے کثرت روایت کے متعلق دریافت کیا اس نے کہا کہ میں سات سو قصیدے ایسے روایت کرتا ہوں جن میں سے ہر ایک کا آغاز "بیت سعادت سے ہے۔"

ایک مرتبہ طرہ نامہ شاعر نے کہا کہ انشاء اللہ ایک قصیدہ سنانا تمہ نے کیا یہ قصیدہ تھا انہیں نے اس نے کیا یہ کہے۔ تمہ نے کہا کہ میں بھی قصیدہ میں اشعار کے اضافہ کے ساتھ سنانا ہوں جس سے خود ثابت ہو جائے گا کہ یہ قصیدہ تھا انہیں سے چنانچہ تمہ نے اس کو طرہ نامہ یہ

تعداد اور یہ اور مثنوی طرہ نامہ اشعار سورۃ عبید اللہ اور بکری نے "قافی لحن" میں روایات کردہ اور یہ اور جہاں سے قصیدہ میں پڑھے ایسے لوگ تھے جو خلفاء و امراء سے پیش درپیش انعام حاصل کرتے اور بعض دور میں قافی لحن کے لئے کڑوا کاغذ تیار کیا اور شعر اور خطیہ جاہلیت کی طرف مشروب کرتے یہ حدیث تھی میں و سنا میں میں تمہ اور یہ اور عقب بن حیان اور زید و مشور ہیں۔ امام اصفہانی کا قول ہے کہ تمہ اعلم الناس بآراء و اشعار میں کی نہ تھی نہ کہ عام یا قوت قافی لحن میں۔ اصفہانی نے یہ اس لئے کہا کہ حدیث کے متعلق عام خیال یہ تھا کہ وہ شعر و ذہانت سے اور پھر شعراء عرب کی طرف اسے متوجہ کر دیتا ہے۔ مفضل نے کہا کہ شعر یہ تمہ کی وجہ سے اپنی آفت تھی۔ جس کی بھی اصوات نہیں ہو مٹی یہ شخص قدیم شاعر اس سے محاورات، اندر بیان اور ان کے لغات، مطلب و اسات پوری طرح واقف تھا اس لئے کہ یہی طرہ نامہ شعر اور ان کی طرف مشروب کر دینا قادر و اسامہ بن جندب کے عام لوگوں کو اختیار نہیں ہو سکتا تھا اس قصیدے میں ہے شعر شاعر کے ہیں اور کہتے خود تمہ کے لئے ہوئے ہیں۔ یہی حال عقب الاثر کا قداس کی قصیدہ میں اس قصیدے کوئی نہ جانتی ہے۔ ایک مرتبہ خلیفہ مدنی نے مفضل کی کو بلا کر پوچھا کہ یہ ابن ابی سلمیٰ نے اپنے قصیدہ کا آغاز "دع داو عد القول ہی حرم" سے کیا ہے اس سے پہلے کوئی بات نہیں لی پر اس نے "دع داو عد القول ہی حرم" کے ترک کا علم لیا جب مفضل نے کہا حضور مجھے اس کی بہت بات معلوم نہیں البتہ یہ خیال ہوتا ہے کہ شاعر کی نظر میں ذہاب و اقیانوس کی شعر ہونا چاہتا تھا اس سے ہٹ کر اس نے کہا "دع داو عد القول ہی حرم" فقرہ و فقرہ القول ہی حرم تمہی نے حدیث کو بلا کر پوچھا اس نے ما قصیدے کا آغاز میں ہے۔ لکن البطار یلعہ الجمع فوی مدح و مدح لعل الوفا ینہا غیر ما لعلی موالی المورو القطر

فصر مدح لعلی مدح من صلی الات الفضل والسنو دع داو عد القول ۱۹

مدنی نے مفضل سے کہا: یہ اس نے لیا گیا ہے۔ مفضل نے کہا حضور! یہ اس نے اپنی طرف سے گزرا ہے۔ مدنی نے تمہ سے عقب لیا تو تمہ نے اس کا اٹھ لایا کہ واقعی یہ میرا کام ہے مدنی نے ملا کو انعام دیا۔ لیکن مفضل کو اس سے زیادہ دیا اور عام احسان کر لیا کہ ہم نے تمہ کو مدنی کی عمر کی بناء پر مفضل کو اس کی چھائی لی بنا پر انعام دیا ہے۔ سو جو شخص زیادہ مدح شعر سنا چاہے وہ تمہ سے ہے اور جو شخص مدح روایت کے ساتھ سنا چاہے وہ مفضل سے ہے۔

مدنی کی کہانی خود اس کی زبانی طرہ نامہ عربی نے "دور الفواص" میں اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں ملے گا یہاں

میں لیا یہ وہ ستارے کہ یزید بن عبد الملک کے سیل پر آنا جا رہا تھا جس کی وجہ سے اس کا مکانی ہشام مجھ پر بیٹھ جو رو بھا  
لو نہ پاؤ گی کہ تار تھا تھا جب یزید کا انتقال ہو گیا اور خلافت کی باگ اور ہشام کے ہاتھ میں آگئی تو مجھے اپنے مشعل کو روانہ پیش  
ہو اس لئے میں نے باپ آنا جانا نہ کر دیا مگر میں نجیب کہ چیخہ رہا کہ کوئی شد ضرورت ہوئی تو ذخیرہ طور پر کسی قابل، موق  
اہست سے ساتھ باہر جاتا ہوا ضرورت پوری کر کے واپس آ جاتا اسی طرح پورا ایک سال گذر گیا مگر اس دور میان میں کسی  
سے کوئی ایسی بات نہیں کہ جو میرے لئے باعث تردد ہو اس لئے میں مطمئن ہو گیا پتا چلی ایک روز میں نے رسالہ کی جامع  
مسجد میں غلامہائی کی نماز سے فارغ ہو کر باہر قیام کو لوٹیں واپس سے ملاقات ہوئی۔ مصل نے اساتذہ الایہ یوسف بن عمر نے  
ایات میں اپنے دل میں کہنے لگا۔ یہی ایسا تھا جس کے بعد میں نے ان سے کہا کہ مجھے کسی سمت ملے گی جس میں اپنے کھر  
واپس کو ہمیشہ پہنچے اور ان کہ کہہ کر آؤں۔ انھوں نے کہا ہرگز نہیں میں بے مایوس ہو کر خود کو ان سے حوالہ کر دیا اور وہ مجھے  
یوسف بن عمر کے پاس گئے وہ اس وقت اپنی قبر میں روضی افراد تھا جس نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دے کر مجھے  
ایک خط دیا جس میں یہ مضمون تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

من هشام لعمري المومني الى به سعد من عمر الخنصني اعلمد فاذا فريت كذاي هذا قامت الى حماد الرووبة من

فلما نزل من على سبعين ربيعاً وانفق له حسنة ديار وحملها مهابه عنه الاثني عشر ليلة الى دمشق.

[illegible]

د. ابا بصیر رحمہ اللہ

قیادت کی کمی، رتی

[illegible]

کابل میں ملاقات کی یہ سہ ماہی قریب۔

لَوْ عَرَا بِالصُّبْحِ بِمَا فَجَعَلَتْ لَهُ فِي بَيْتِهَا لَرَبِّهَا لَعَنَتْ عَلَى عِلَاقِ كَعْبِ الْبَلْعَتِ

معنى صلاحها الزادى مرة قبل مرحها فادنا مرحت للطمعها من بدوق وطما عرفها

لَقَدْ فَعَّمْ كَلْبًا فَوْت حَرِيرَ بِهَا النَّصْبُ لَمْ كَلَّ الْمَرْجِعُ مَا سَحَابَ لَأَمْرِي أَحْمَرُ وَلَا مَطْرُوفُ

مکہ کا یہاں ہے کہ قصیدہ شکر ہشام مستی میں بھڑکنے لگا اور ہوا اور مہلہ اترے۔ خوب لہجہ اس نے باغی سے کہا کہ اسے جامی چاہتا ہے اس نے مجھے ایک ٹھونٹ شراب پلائی جس سے میری تہاں عقل راف ہو گئی پھر ہشام نے قصیدہ کا احوال کر لیا میں نے وہ بدو دیکھا تو اس نے دوسری باغی سے شراب لے لے کر اس نے بھی اسی طرح شراب پلائی اس کے بعد ہشام نے کہا کہ ابول یاسر روت ہے کہ میں نے کہا تھا میں سے ایک باغی تھابت ہے اور اچھے ہشام نے کہا ہے وہ تو سننا جلد و سالن تیری جگہ اس کے بعد پھر شراب کا اور چلا اور میں اتار دیا تو وہ کہاکہ مج سے کچھ خبر نہیں رہی جب سچ ہوئی تو



وہیں کہ اس غلام میں بھی نہیں ہے جو ایک سے چار دنوں میں دو سو روپے کا مالک ہو گیا ہو۔  
ایسا اہم شخص نے مذکور کتابت اور یہ فرمایا ہے۔ آپ یہ طریقہ سنئے اور یہ

مذہبوں اور فرقوں کے لئے لڑو اور آپ نے  
سب سے معلق زمانہ جاہلیت کی فتنہ سی مدت میں ہوشیار کیا۔ نہایت پر  
حالتہ ان کا ہر اور لایں عمر کے فائدہ عمریوں میں مہمانوں کی  
عرب کی شاعری کا بہت ہی کم حصہ تم تک پہنچا ہے۔ وہ تو زمانہ جاہلیت  
اس بہت سے حصہ کی نسبت بھی جاہلیت کی طرف میں پہنچ کر اس کی  
صدی ہجری سے عمل تک نہیں ہوئی تھی کہ اتنے طویل زمانہ تک وہ ان کا  
خطابہ۔ اس میں تبدیلیاں، اضافے اور معنوی اضافہ کیا ہے۔ یہ دور  
انہوں نے حقائق میں کثرت شعر و ادب کی شہرہ میں غلبہ کیا ہے۔ انہوں نے  
تقدیر پر ہے شاید وہ چنانچہ قصیدہ انہیں اور یہ آتی ہے اور ان کی  
سے زیادہ صحیح روایت اور جاہلی شاعری سے جو زیادہ طلب پانچ کی ہیں اور  
سے سے زیادہ مستند اور لحاظ حفاظت و کتابت سے سے جو وقتہ جاہلیت سے  
اس سے ہے کہ انہیں بہت بات قصا ہے جس کو تمام دور نہیں سے جاہلیت سے  
جنہیں آب و رو سے وسیلوں پر نگہوار انداز بقایات اور انہیں سے سے  
یہ بعض تو قحط کے دن تک وہیں لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کے  
تھی۔ بعض کو کہ ان قصا کے خاتمہ کو پر آؤں گے جسے انہوں نے جاہلیت میں  
کے وہ یہ ابو جعفر عثمان مبنی ۳۳۸ھ میں انہوں نے شہر و کتابت میں  
آؤں گے گئے تھے وہ یہ کوئی سند نہیں رکھتا۔ "اور متاخرین میں ان  
میں ان خیال کو ترجیح دی ہے کہ تعلقات کے محقق تحقیقات میں پورے دور  
کو لگے میں لگے ہوئے بارہاں سے تشبیہ دیتے ہوئے ان کی مزید  
مسلطہ بھی لیتے ہیں جس کے معنی بارہاں سے ہیں، فرانسیسی پروفیسر سیکس میں  
کتابت لکھی ہے وہ بھی نوٹ لی کی رائے سے پورے طور پر مشفق سے  
"ایسا متور ہے جس نے آثار اسلام آئے کے بعد بھی وہی رہتے چنانچہ  
میں جس میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کی دعوت اسلام پر توبہ کی حمایت میں  
ترک مواات کا قید لیا قاضی غلیظہ بارہاں رشید نے بھی "وہ عمدہ نامہ" کا  
ادبیوں اہلین اور مامون کو غلیظہ بنائے کا عمدہ لیا قاضی۔ چنانچہ قصا کے  
ہیکہ یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ عرب شاعر نے کسی قدر متاثر ہوئے تھے  
میں لکھا یا یہ ایک ایسی رسم ہے جس کی مثالیں پورے عالم میں بھی  
شاعر "بندہ" نے مذکور کی مدح میں لکھا ہے بھی اس میں لکھتے ہیں کہ

انہی نے روایت اس میں یہ قصہ اسی طرح نقل کیا ہے کہ میں نے ایک ایسی روایت  
تھا کہ اس سے سامنے صرف دوسرا یہ کہ یہ "اشعری" کا بیان ہے کہ ان کے وقت سے دور  
وقت میں غالبہ ادبی عرفی عالم میں وہ "بندہ" نے لکھی ہے۔ یہ کتابت سے

۱۔ محمد اسرار القیس، مزہبہ بین اپنی مجلسی، طرفہ من العبد لیبہ ان  
ص ۱۰۱۔

چند قلمی و  
پایه  
خاک  
امروز  
قبر

یہ کہ اگر وہ اپنی کسے ماہول میں بڑھ جائے بعد میں اس کی عادتیں بگڑ گئیں اور مے  
میں پانی آجی، دل بھی پٹا ٹھوہ پٹا اور بعد اپنی سے بلند کاموں میں  
مستعد نہ ہو یہ تو یہ چٹن اور جان اور بہت باپ سے اتنے کہ سے نکلی ہیں۔  
نہیں کہ اس کے اور اور باپوں سے کہ وہ شکر کہ اس کی ماہر شدہ شدہ  
اس کے باپ سے کہ سے کی عادتوں کی جسے خود اس کے خاندانہ رویہ  
میں رہا جس نے کہا۔

فمن انما معشرهم

بخطوات الجبل علينا دعونا

رئيسا لا هلكا محمدا

.....

معاوضہ کی بات۔ ”پھر اس نے یہ فرمایا کہ

ولائی علیہ دکن حاکم میرٹھ

پہلے اپنے آپ کے حوضِ غایت سے آؤ، میں کو گلشنِ لعلوں بود سونے  
میں سے اس کا نہ بے بیوں کا نہ سر میں نیشِ ظالموں کا رات کو بے تار کی

۱۔ ہر ماہی بحال اپنی حقیقت

مسئلہ سے اس قدر کہ لا اکل فی صواب حلل

یہ ہے ہمیں نہانہ میں کہ وہ قلعہ ہے وہ دیوانہ پوری اسدی طرف کو بن گیا  
 یہ ہے کہ وہ میں سے کہ معزز آدمی جو وہ یہ کہ قول اسے نہیں وہ  
 یہ ہے کہ وہ میں سے کہ معزز آدمی جو وہ یہ کہ قول اسے نہیں وہ

اس کے ساتھ ساتھ یہاں اس کے پاس اپنی دینی و دنیاوی اہل و عیال اور شہر خانی

نہیں کہہ سکتے۔ بالکل سچ کو وہ سن کر حیران رہ جاتا ہے۔ ایک ایک لمحہ کے لیے اس کے دل میں یہ سوچا کہ کیا یہ سچ ہے؟



حسب دستور وہاں کا قاضی آئے قاضی یہ خیر طور پر موروثی کی صافیت کے ساتھ ہوا اور وہاں سے جیسے چلے رہی تھیں  
وہاں سے ایک طالب علم آئے، اس کا نام دارجل تھا جب موروثی نہیں تو مشورہ ہوا کہ نکلا جائے اور وہاں سے یہ معلوم  
کرنے کی جگہ چھپ گیا جب موروثی کی خبر اس کے پاس نہ آئی تو اس نے طالب کے کندے سے اٹا کے  
کیڑے اٹھائے اور ایک درخت پر چڑھ گیا۔ موروثی فصل سے غدار ہوا کہ طالب سے باہر تھیں تو کیڑے نہ پائے، تلاش کے  
بعد معلوم ہوا کہ موروثی نے اٹھائے ہیں موروثی نے کپڑوں کی اوچی پر اسے لایا لیکن اس نے یہ شرط لگائی کہ جو صورت  
اس کے سامنے رہے آئے مجھ پر اور میں رہے ہمارے آئیں اس مقدمہ میں اسی مقدمہ کا بیان ہے جو انکی ایشور پر مستقل ہے  
جس کا آغاز "تصانیک منہ زنی" میں ہے جب منزل تک سے ہے۔

مرد واقف نے ۵۶۰ھ میں وفات پائی۔ درنیل سیب میں درن ہوا ابن العلی کہتے ہیں کہ موت کی یہ ہوشیاری کے وقت اس کی زبان پر یہ کلمات آئے کہ: **وہ طعت مسعود و جنت مسعود و نفی غدا مسعود** اسے فصیح طیل نے یہ خیال ہے کہ یہ طیل اور یہ زبان سے نکلے ہوئے ہیں۔

[illegible]

ملفوظات امامت بن قفري

علائق المعروف بحسب الصوري

لا ملحق ما ان تصادى فاعبرى

لک رفع الخج لما داتعدری

طرفہ کا باب بہت سماں چھوڑ کر اقصائیں کے پچاوس سال قسیم کرے سے انکار کیا تو طرفہ نے کھل

مصر السود وربط وردة غيب

ماتر و ن مائل و ر د ا فیکم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحديث الامر العظيم صغيره

ذكر في فيها المصالح

والطله افرو سے حبیبی و علی

والله اعلم بالصواب

والعدو بالله التكريم المرحي

لیکن عمر بن قحطم کی طرف اس فیثوت نے بھی اس کے مقلد کی وجہ سے ہونی ممکن ہے اس کے فوراً بعد  
 بھی ہوں جو ریلوں کے علم میں آئے ہوں۔ کسی چیز کے وصف میں مبالغہ و تعویض کرنا درست پہلی سے کام لینا اس کی  
 خصوصیت ہے اس کے اشعار میں وحید و تکتہ میں مبالغوں کا استعمال اور ہمہ مضامین پایا جاتے ہیں جو اس کے مقلد کے ظاہر ہیں  
 یہ مقلد ایک سربانی اشعار پر مشتمل ہے (پس اشعار ہے) "لعلہ لعلہ لعلہ لعلہ" اس کی ابتداء تنزل سے ہے اس کے  
 بعد سلسلہ کام جاری رہے ہوتے طرف نے نہایت انوکھے انداز سے پینتیس شعروں میں اپنی لونی کی خرافات کی ہے پھر اپنے  
 اپنی کمالات پر کشش فخر یہ شاعری ہے جو نہایت پر مغز اور دلچسپ ہے۔

طوفان کو اس کی سین حالت شباب میں (یعنی پچیس سال کی عمر میں) نقل کر لیا گیا، جس کا واقعہ معلول بن محمد اس کا ثبوت طرفہ بن عقیق کے حرم سے اخذ ہے۔

فلما تولى ما استوى سبطا فلما

الحمد لله رب العالمين

علی مراد لاویہ اور انیس (پندرہ سالہ)

الحمامه لغير حرمها اياه



[illegible]

قد جعل الله في القرآن

والله اعلم بالصواب

عن بلقيس يومها علي علامه هرما

ملوك السعديين في بني حلفاء

[illegible]

الاسم:

من المعلمين من لها يد

سمت ملہا کی طلق مسرور

سورۃ الغابۃ بحر محطہ

المؤلف: كمال محمد محمد السيد

والله اعلم بالصواب

[illegible]

ایک مرتبہ عبدالملک نے شہر اولیٰ ایک نہایت سے کما سے زیادہ پرچہ شعر بتا تو تمام شعراء نے اتفاقاً  
 زبیر کا یہ شعر پیش کیا۔

لے: ۱۵۱۵ء کا چٹہ مٹھلا

کمالک تعظیم الہی است سالک

بہر ہونی مولیٰ اور خود فکر کے بعد شعر سنا تھا اس کے قصیدے ادبیات جتنی یلماں نگاروں نے نتیجے کو دیا ہے جیسا کہ یہ ایک قصیدہ چار مضمین میں نظم کرنا، پھر چاروں تک اسے کات چھانٹ کر اور رست کرنا، اس کے بعد چار ماہ تک اساتذہ دین کے سامنے پیش کرنا اور عام میں ایک برس سے قبل اسے پیش کرنا، قاضی بہر دولت کے باوجود

خوش اخلاق، نرم مزاج، و بد صاحب لڑائے پاکیزہ، صلہ خد لاورد قیامت پر کامل ایمان رکھنے والا تھا۔ اس سے مطلق  
کے ان اشعار سے اس امر کا ثبوت میاں ہوتا ہے۔

الحملی ومهما بکنہ اللہ یعلم

لہ فلا یکنکس اللہ حامی صدورکم

لیوم حساب اوبعض لیسہ

یوم حوہو صغی فی کتاب قیدہو

اس کا مطلق جنسہ اشعار پر مشتمل ہے پہلا شعر یہ ہے "تس لم اوس دست او" اس میں اس نے عمارت بن عرف بن  
ابلی عارضہ صری اور ہرم بن سنان بن ابی عارضہ صری کی تعریف کی ہے کیونکہ انہوں نے قبیلہ صری و ذبیحان کے مابین صلہ کو پایہ  
تکمل تک پہنچایا اور بیت ہاتھ ہا (تین ہزار ہونٹ) اپنے سر لے لیا تھا۔

واللہ بول بیان لیا ہوتا ہے کہ ایک حسی شخص دو دین جانکس نامی نے ہرم بن مصمم کو جنگ جس و ذبیحان میں صلہ  
ہونے سے قبل قتل کر دیا تھا۔ اس کے بعد وہاں قبیلوں میں صلہ ہو گئی مگر ہرم بن مصمم کا بھائی مصمم بن مصمم اس میں شامل  
نہ ہوا اور یہ قسم کھاتی کہ جب تک اپنے بھائی سے قتل ہوئی جس میں سے خاس بنی غالب نے اس شخص کو قتل نہ کر لوں اپنا سر  
نہ دھو دوں گا، لیکن بن مصمم نے اس وعدہ کی نافرمانی نہ کی اس کے بعد ایک حسی شخص اس کے بھائی بطور مسلمان آیا، لیکن  
نے اس سے یہ دریافت کر کے کہ دو حسی خاندان سے ہے اور نہ غالب سے منسوب ہے قتل ہو گیا اس وقت کی خبر عمارت بن  
حوف ہرم بن سنان کو ملی تو ان پر بہت شوق ڈھلا اور بنی صری کو خبر ہوئی تو وہ آگاہ جنگ ہو کر عمارت کی طرف روانہ ہوئے  
عمارت نے ان سے آگاہ دیکھا وہ نے بنی صری کو روک دیا (خون پالدار اپنا بیٹا بنی صری سے پاس بھیج دیا اور قاصد کے ذریعہ کہا  
بیٹا۔ دست میں ہونٹ لیا کہ نہ کرتے ہو یا تم اس میں میرے بیٹے کا قتل ہو گیا ہے میں روک رہا ہوں کہ تم لوگ عمارت کا یہ پیغام سنا دیا  
جس نے کہا کہ تمہیں (ہم ہونٹ لے کر باہم مل کر لے لیتے آگاہ ہیں اس طرح یہ صلہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔

ان لوگوں کی حالی ظری سے وزیر بہت متاثر ہوا اپنا بیٹا اس سے اپنے مشورہ مطلق سے روک دیا اس کی مدد کی اور بعد میں  
بھی ہرم بن سنان کی مدد میں لیے بیٹے قاصد سے متاثر ہوا ہرم بن سنان نے بھی قسم کھائی کہ وزیر جب بھی اس کی  
مدد میں ہونے لگا یا اس سے جو مطلب کرے گا یا اس کو واسطہ سے بد کرے گا تو وہ اسے ایک غلام یا باندی یا بھوڑا لٹہ درخت کا  
بیڑا تک کہ وزیر اس کی بے شمار خوشیوں کو قبول کرتے کرتے نہ مایا ہو بعد میں جب وہ ہرم کو کسی شے میں لیا تو ہرم  
کے ساتھ مسخیر ہو کر ہرم بدک و نڈر اور پھر کتا کہ جس کو میں نے دعائیں شریک نہیں کیا تھ وہ تم سب سے بہتر ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب نے ہرم سے کسی لڑکے سے کہا اپنے باپ کی تعریف میں وزیر کے ہوشدار تو سناؤ اب وہ چاہے  
اشعار سناؤ گا تو حضرت عمر نے کہا وزیر تم لوگوں کی تعریف میں نہ۔ شعر سناؤ گا لڑکے نے کہا بخدا ہم لوگ اس کو ایسے  
جی خوب تھے، حضرت عمر نے کہا تم نے اسے جو چاہو یا بھادو تو تم وہ چکاؤ اس نے جو چاہو تم کو کیا ہے وہ باقی ہے وزیر نے  
سوال سے زیادہ طویل فرمایا جیسا کہ اس کے شعر سے معلوم ہوتا ہے۔

لما علو عشر اعتسبا ولسابا

مدالی امی عشت لسمو حب

یعنی مجھ پر یہ ظاہر ہو چکا کہ میں اگر لوگ سال بھر دس سال اور آٹھ سال (ایک سا آٹھ برس) کے اندر وہ چکاؤں  
اس نے اجرت سے میرا وہ سال تک وقات پائی۔

چوتھا قصیدہ ابو عقیل لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب عاصری کا ہے جو غیب القتل، شریف النفس، پدا  
فیاض، نہایت دانا اور دیگر مہر و سروت قاطعیت میں شجاعت عظمت اور جرات بہت زیادہ رکھتا تھا وہ اخلاق جذبہ بات چیں  
جوان کی شاعر بنی دواں دواں فخر آتے ہیں۔

خدا سے اپنے دلوں کا حال پچانے کی کوشش مت کرو کہ یہ تمہاری ہر قدر پوشیدہ چیز آشکارا ہے اگر اسے چاہے جسے جسے حکیم منکور ہوئی ہے  
تو حکیم ہر گز کہ قیامت سے دن پھٹنی نہ دیتا ہے اور اگر حکیم منکور ہوئی ہے تو دنیا میں چلنے لگا یا چاہے ۱

اس نے جو وہ ظاہر ہوئی اس میں یہ رہی تھی اس کا باپ رہا یہی چلتی حالت کو توں کا چلایا ہی تھا اس کا چچا عامر اس مالک "عاصب" اس سے پہلے والا فقید مقرر کا دور بہار اور شمسوہ تھا، بعد وہاں سے لہجہ کے پہنچائی میں کہہ دیا تھا کہ یہ بڑا ہو کر ان میں سب سے بڑا شاعر ہو گا۔

اس کی شہر کوئی کا حقیقی سبب یہ ہے کہ ان کے قبیلہ لاری میں جس میں علی حاکم قبیہ اتفاق سے یہ دونوں قبیلہ نعمان بن منذر کے دربار میں حاضر ہوئے، جو جس ریح بن زید کے زیر قیادت تھے اور عامر کی لوگ ان کے چچا عاصب الاسدی کی سروری میں۔ ریح بن زید جو جس (لہجہ کے چچا کی ماخذ ان کا سرور اور نعمان بن منذر کا نام بہالہ اور ہم کو الہ تھا اس نے پہلے ہی دو عامر (لہجہ کی قوم کا پرانے الفاظ میں کہہ کر ان کے نعمان کو ان کے خلاف جھگڑا دیا تا کہ وہ وہاں حاضر ہو شاہ کے دربار میں پہنچا تو پارٹلہ نے ان کو بلانے کا مقام دیا، ان سے بے وفائی پر ہی جس سے فقید کی بڑی عقیدہ ہوئی اور اس پر سو کی سے دو عامر کو سخت صدمہ ہوا اور یہ لوگ پشیمان ہو کر دربار سے واپس ہوئے۔ عاصب اس وقت م م م تھا اس نے حالات دریافت کئے لیکن اس کے بچپن کی وجہ سے کسی نے حالات نہ بتائے۔ عاصب نے اس سے حالات دریافت کئے اور وہ بتے کہ ان کا کل بچے میں دربار میں ساتھ لے جایا میں رہائی میں سخت بھگتوں کا کہ وہ تمام مریدوں کو مار دیا تھا۔ عاصب نے کہا کہ وہ لوگوں نے کہا ہے کہ اس وقت ان کے پاس ایک باریک شاخوں، مچھلیوں، انی زمین پر کھجی ہوئی تھی یہ ہماری ایک بونی مٹی لہجہ نے بہت شہر کا ایک کیر ہوئی نہ ایک میں جلائے کے عامر آئی ہے نہ میں کافی۔ عاصب کی بیٹے صرست مباحث سے نہ اس کی لکڑی کمزور ہوئی تھی اس سے خود بہت میں شائیں چھوٹی چھوٹی عیادوں میں سب سے ہر چہ اور مشکل سے اٹھنے والی ہے اس پر لوگوں نے لہجہ کو کہہ کوئی کی اہمیت دینے کی چٹانچا اب سے ایک بہت تیز چھٹی ہوئی جو بہرگز کسی جس کا ہوا مضر رہے ہے۔ "معاذ اللہ اللہ لا کل معہ" انشاؤں ماموت اور اصرار یہ خدا آپ کو بلانے اقبالی عطا کرے اس کے ساتھ نعمان کھائے۔ اس پر جو کوئی سے بعد نعمان بن منذر وہ قحط سے دل برداشتہ ہو گیا۔ اس نے دربار سے نکال دیا اور وہ عامر کو اعزاز و احترام سے نواز کر اپنے مقرب بنایا، بتے جس کے لہجہ کی مٹی وہ چکی رہی تھی وہ اس کی شہرت کا باعث بنی، بعد اس نیکہ محو قطعاً تو بلویل مخلوط مت، باہر میں تھکے کہ جب ان میں شہرت نہ ہو تو عاصب نے عاصب کے حلقے کے قابل کو اسلام کی دعوت دی تو یہ بھی پہلے فقید کے بعد اور بہار ہوئی میں حاضر ہوئے۔ شرف و احترام سے نہ نمانت پانچ بار انسان بنے قرآن پانچ دفعہ پانچ شہرہ شاعری کو باطل بنانے کو یہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ بتاتے تھے عامر کے عاصب قرآن کافی سے ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فہم "اللہ فی من شہرہ" اپنے پانچ شہرہ عہد انھوں نے سوروہ کی شہادت دی کہ کہ اب میں شہرہ نہیں رہ سکتا، وہ حق تعالیٰ نے مجھے سوروہ پروردگار سے بنا دیا۔ حضرت محمد نے وہاں کے علیہ میں پانچ سو کا اضافہ کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے اسلام لانے کے بعد صرف ایک دن شہرہ کہا تھا جو بقول ابوہریرہ تھا یہ ہے۔

حنی کسائی من الاسلام سر مالا

الحمد لله اذ لم ياتني احلى

خدا کا کہہ کر با شہرہ کہ اس نے مجھے چہرہ اسلام سے جو میں نے پہلے نہیں دیا، انھیں حضرات نے یہ شہرہ ذکر کیا ہے۔

والمر بصدقه لطيف الصلح

ما عذب العروء الكروب كفه

کئی وجہ ہے کہ آپ اسلام نے بعد طویل عمر پانے کے باوجود چالی شہرہ او میں شہرہ سے جات ہیں۔

ابھین میں جو عامر بن اطلیل کے ساتھ تھا کہ ہم سب کے پاس انھیں بید ہاں شہرہ کی بھائی تھائی کہ ہم سب کے ان کے حق میں جو فرمائی مٹی جس کے نتیجہ میں اس پر چلی گئی اور اس نے اس کو چاہا انھیں انھیں علماء نے ذکر کیا ہے کہ آنیت ویرمیل الصواعق عجب عجب مہاس ہند، "اسی کے حق میں گزلی ہوئی ہے لہجہ کے اشعار ذیل اسی سے منقول ہیں۔



احسنی علی ارمی الخوف ولا

ارهب موہ السمائل والاصد

فصمی لہر عہد الصراغ

بالقارص عہد الذکر بہت الحد

وفہ بلون

ملبا وماتلی الحوم الطوالع ونفی الدبار ممسا والمصاع

ولہ کت فی اکاف حار مصتہ

ملو فی حار مارند باغ فلا خرغ ال فرق الدھر سبا

فکل امرئ یوما نہ الدھر حاجع

وما الناس الا کالذہار واهلہا یہوم حلو عار علو ملاع

وما المرء الا کالشہاب وصرہ

بحور وما بعد ماہر صاطع وما العال والا طون الا ذوالع

ولا ملو ما ال نروا لودائع

وما الناس الا عا صلاں فصلل لیر ما یسی و اخر و طع

لصہم صعد احد صبیہ

و صہم شفی بالمعشت طابع المس ورمی لہ تراعت مہنی

لرود المعانحی علیہا طماع

احر احار القرون النی مصت ادب کالفی کلما طعت واکع

لما صحت مثل السیف احلق حہ

نقادہ عذ النفس والسيف لاطع فلا نحدد ان الصبت موحد

عقب لہد لظہوع و طاع امادں ماہر یلک لا تطہا اذ رحل السدارس ہور اوج

”خرع صا احدت الدھر باضی وای کر ہو لہ نصہ الطوارح

لید کی شاعری فخریہ شاعر کی اور شاعر نے اس کی نظم کی عبارت پر شرکت اور الفاظ کی ترتیب خوشنما ہے جس میں بحر جری کے الفاظ نہیں ہیں یہ وہ دولت عالیہ و سعادت ہے اور جامع شہادت سے حریں سے بہر انبیاں سے۔ مرثیہ نگاری اور صابرا و تحون سے جذبت کی عکاسی کے لئے جو مناسب الفاظ اور اثر صواب آپ اختیار کرتے ہیں اس میں اپنی کلمہ نہیں دیتے۔ آپ ہی سب سے نیلے شاعر ہیں جس نے پاٹوں کو پاٹوں سے تعبیر ہی جیت قال۔

نقص صا کالا و رطو و ہا

الامام فی اصالہا و العواصلا

لید کا معمول تھا کہ جب پورب بی نہ پہنچی تھی تو عام مہمانی کرتا تھا جس میں سلاہ و منت مان کرتا تھا یہ عہد میں جب دولت کی طرف سے تھی وہی قیہ معمول تھا تو نے کاف و لید بن عقبہ کو جو زونی توان نے سلوٹ بھیج دیا۔ معمول میں فرق نہ آئے وہ لید نے اپنی زانی سے کہا اس شخص نے میرے ساتھ انسان نیات لیکن اب مجھ سے شہر نہیں لے جاتے میری طرف سے تو شہر کے اشعار کہہ دے اس پر ترکی نے یہ اشعار لکھے۔

الادب و باح امی عقل دعوا عہد صلتها الولید

اعز الی حد امیر عشتا

امان علی مر و طبطبا ادوہ حرا لہ حرا

بحر ما ہا و اضما التوبدا

آخری شعر یہ تھا

لقد ان الکرم لہ معاد و ظی باہن لروی ان یعدا

(ترجمہ) کہ وہ بھی ایسی ہی فیاضی سے عکس کرے کہ شریف آدمی ہر بار فیضی کرتے ہیں اور کمال سے کہ تو ایسی کرے گا۔ یہ عکس اس شعر میں امداد و انت تھا اس لئے لید نے نبی سے کہا کہ اور شعر بہت اچھے ہیں لیکن آخری شعر خیر سے کے خلاف ہے۔

آپ کا حلقہ تو اسی اشعار پر مشتمل ہے جسکے الفاظ پر زور ہیں اور اسلوب بہت دوہروئی زہد کی اور بدویوں کے اخلاق و عادات کی منہ بولتی تصویر ہے اسکے ساتھ ساتھ اس میں عاشقوں کی شوقیں اور لہو لہزم لوگوں کے بلند مقاصد کا مدغم بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جب شہر کو ذہب بلیا گیا تو حضرت لید یہیں اقامت پذیر ہو گئے تھے ایک سو تین سال کی عمر پر اکابر اہل خلافت مولایہ ۴۵ھ میں وفات پائی اور صحراہ کی جعفر بن کلاب میں مدفون ہوئے ہر شیخ الادب عربی میں مدت

مرثیہ سوچا لیس برس اور اشعر و اشعرہ میں ایک سو ستان ۱۵۷ برس تک بے خودمختار لید کا شعر ہے۔

ولقد مضت من العباد و طولها و سوال هذا الناس كيف ليد

یعنی حقیقت یہ ہے کہ میں زندگی اور اس کے طول سے اکتایا ہوں اور لوگوں کے بد پردہ پوچھنے سے (تنگ آیا ہوں) کہ لید کا کیا حال ہے۔

یا نوح ال قصیدہ عمر بن کثوم بن مالک قطبی کا ہے جو زمانہ جاہلیت کے شعراء میں سے ہے، اس نے جزیرہ فرات میں قبیلہ غلبہ کے معزز باحسب لوگوں میں پرورش پائی، جوان ہونے پر بلاے لوگوں کی طرح خودمختار، فیور، جبار اور فصیح و خوش فہم ہوا، اسی پندرہ برس کا تھی کہ وہ اپنے پاپا کا کہی اپنی قوم میں معزز اور قبیہ عامہ و اہل بن تیار۔

یہ اس کی وجہ سے بکر الغلبہ (کے دو خاندانوں) میں لڑائیاں ہوتی تھیں ان میں یہی روح و اہل قحاص نے پوری مستعدی و جانبداری سے لڑائیاں میں جابجاء نہیں انجام دے پا رہے تھے اور دونوں قبیلوں نے متفقہ طور پر آل منذر کے شاہان جو وہیں سے لید کا شاہنامہ دیکھ رہے تھے باہر پرستار کر لی۔ مگر یہ سچا خودیہ و ہمت تک باقی نہ رہی اور جلد ہی ان کے سرداروں میں جوت بن کئی بنی درگ حیت پھرنے لگی یہاں تک کہ انھوں نے عمر بن منذر کے دربار میں بیٹھ کر باشرع و عروبا بکر قبیہ کا مشہور شاعر حادث بن عدو لغز اور اور اس نے اپنا شعر و آفاق معلقہ پڑھ کر سنایا جس کی وجہ سے شہلی نظر حمایت اس کی قوم کی طرف ہو گئی، حالانکہ وہ پہلے عکس کا طرف اور قحاص پر عمر بن کثوم شاعرہ رضی اللہ عنہ سے چلا آیا۔

اس سے متعلقہ (قصیدہ) کے منہ کا کمر کہ یہ پیش کیا کہ ایلہ مرثیہ شاعرہ و بن منذر کے اپنے مقربین اور خاص اربابوں سے دریافت کیا گیا کہ میں تم کوئی میاں شخص بتا رہا ہوں جس کی مہربانی میں یہی خدمت کرنا باعث ذات و جان ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ ہم عمر بن کثوم جس سے متعلق "اعوان حبیب" (حبیب سے بھی زیادہ عزت ہے) الی مثل مشہور ہے اس کی مہربانی سے بہت پہنچنے کے۔ انہیں ایسی کوئی صورت نظر نہیں آتی یہ کہ اس کا باپ قبیلہ بنی ربیعہ ہے، بچا حبیب بن اعلیٰ اعمر ہے یہ شہر کثوم بن عقبہ مرثیہ کا جو عمر و شمسو کے اس کا بیٹا ہے، عمر بن کثوم بنی عقبہ کا واسطہ دایہ جو سر دولت شاعر ہے یہ معلوم کرتے رہے کہ ان کا باپ عمر بن کثوم کے ہم پیغام بھیجا کہ میں آپ سے ملاقات کا مقصد اہل بنی الدود آپ کی والدہ سے ملاقات کا اشتیاق ہے، عمر بن کثوم نے ان کے اہل بنی الدود کو پہنچنے کی اطلاع دی، انھوں نے جواب تو بہت مناسب دیا۔

چنانچہ عمر بن کثوم نے شاہ کا یہ پیغام سنا اپنے تمام بوسہ و اہل بنی عقبہ اور والدہ کے ساتھ قبیلہ کی شریف حور میں اور جزیرہ سے شاہ کی ملاقات لینے و دیدار میں حاضر ہوا، شاعر نے فرات و حیرہ کے درمیان ٹامپانے خواہنے اپنی خدمت کے اور اور دہانہ کو کہ حوکیا کہ وہ سب وہاں ہی رہ گئے، عمر بن کثوم شاہ کے پاس تخت پر بیٹھا اور اس کی والدہ شہلی، والدہ کے خیمہ میں فراتشہنہ بنی شہر عمر بن منذر نے اپنی والدہ کو پہنچنے کی اطلاع دی، انھوں نے کثوم کی والدہ سے کوئی خدمت لینے

چنانچہ اس نے باتوں باتوں میں لینے سے کہا: ذرا مجھے یہ حق (یعنی ملاقات لینے) اہلی نے عزت و وقار پر قرار رکھنے ہونے کہا، جس کو ضرورت ہو خود اٹھائے، شہلی، والدہ نے دوبارہ عرض کیا کہ: "اے شہلی" (اے ذاتی عقبہ بنی ابائی کا پروردگار و اکلایہ الفاظ سننے ہی عمر بن کثوم جو شہلے پاس بیٹھا تھا سمجھ گیا کہ ضرور والدہ کی تعمیر ہوئی ہے اس کی آنکھوں میں خون آ رہا چنانچہ وہ نہایت غضب ناک و عصبانی ہو کر انھیں اور برافروختہ ہو کر اٹھا، شہلی کو کھڑے جو قریب میں ہی لٹکی ہوئی تھی (والدہ اس کے علاوہ کوئی کھڑے نہیں موجود تھی) کھینچ کر شہلے کے سر پر دے دی اور اس کو وہیں بھر سے دو بارہ میں قتل کر دیا اور اپنی تنہا موت کا شہکار ہو کر لوٹ لینے کا حکم دیا چنانچہ شہلہ کا دل اس قدر مسکین اور تمام لوٹ لے گئے اور عمر بن کثوم وہاں سے فوراً تیز ہوا، اہل چلا آیا۔

عمر بن کثوم کا پورا کھڑے جبار اور حمایت جری تھا چنانچہ عمر بن کثوم کے لڑکے عقبہ نے بشر بن عمرو بن





اور است بھی بتایا کہ یہ خود راست میں بھٹ جائیں اور جاکہ دو جا میں تو نام اس کے ذمہ ورنہ نہیں ہو سکتے، حدیث بن عمرو کو بھی جو شاہ آیا اور یہ قصیدہ روز نای اشعد پر مشتمل ہے اور پشاشعر یہ ہے: "تم حکیم و مداد لہ" اس نے اپنی زبان پر تالیف اکامہ ہوئی البتہ کہ جس میں اپنی قوم کے کارناموں پر فخر کرتا ہے اور اس کی قوم نے جو اسامیاء بادشاہ کے ساتھ کے ان کا تذکرہ کرتا ہے، قصیدہ آیتہ وقت اس قدر جو شہ و غضب میں تھا کہ کہان کی نوبت جس پر اس نے غلیہ لگا رکھا تھا اس کے ساتھ میں گھس گئی اور اس کو قطعاً خربت ہوئی قصیدہ میں بنی غلبہ اور فن کے سر پر ہر مرد و بن ہشام پر جو نہیں تھے۔

بدون شک یہ پرائز قصیدہ و سطر بنی ہر کو تمام الزامات سے بے نی قدر دیا اور اتنا مستزہد کہ یا تو حادثہ اور اپنے درمیان پر وہ لنگھ کر لگا تھا جس کا جب حادثہ کا مرض برپا ہوا تھا پھر اس کو اپنے برابر غمت پر غنایا اور اس سے محبت کرنے لگا، ہر مرد و بن کلثوم سے غرت نہ ہو گئی جس کا نتیجہ پانچویں معلقہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔

اکثر روایت عادت کی اس بدست کوئی پر استحباب کا اظہار لیا کہ اقا طویل قصیدہ اس روایتی اور پختہ کھائی کے ساتھ آئے۔ ۱۰۱۰ھ و ۱۰۱۱ھ میں شیبانی مانتا ہے کہ اگر وہ اس قصیدہ کو انیس بن میں منتخب بھی قابل امت نہ ہو تا۔ حدیث کی جو بہت طویل ہوئی پناچہ ایک قول یہ ہے کہ اس قصیدہ کے کہنے کے وقت اس کی مراد سو تین برس کی عمر یعنی کاخیل ہے۔ ۱۰۱۱ھ اس وقت ایک سر غنیمتیں رہنا کا تھا۔

شرح معانی سب (۱) المشرح المعلقات اور ابو بکر عاصم بن ابوبکر بطلیموس متوفی ۵۱۹ھ (۲) شرح المعلقات اور ابو جعفر احمد بن محمد محاسن متوفی ۵۳۳ھ (۳) شرح المعلقات اور علی مصاعیل بن عاصم قاضی متوفی ۵۳۶ھ (۴) شرح المعلقات اور ابو عبد اللہ حسن بن احمد بن حسن و زری متوفی ۵۸۶ھ (۵) شرح المعلقات اور ابو زکریا یحییٰ بن عیسیٰ معروف باسم المصطب لیسوی متوفی ۵۵۰ھ (۶) شرح المعلقات اور شرح و صری شاعری صاحب حلیۃ الخوان ۷۲، الموشحات علی السبع المعلقات (۷) ابو قحطی بن جندبہ بن زید۔

## (۵۲) صاحب دیوان حماسہ

نام و نسب: حبیب نام، ابو تمام کنیت، والد کا نام اس کی نسبت طائی ہے شجرہ نسب یہ ہے ابو تمام حبیب بن اسد بن اوس بن قیس بن مالک بن اوس بن حنی بن مروان بن مر بن سعد بن کاعلی بن عمرو بن عدی بن عمرو بن کنانہ بن علی (علیہ السلام) بن لوی بن ریح بن مالک بن ثعلبہ بن ثعلبہ بن قحطان۔

سنہ پیدائش: دمشق اور طبرستان سے دو روایات ہیں "تجاسم" ایک جتنی ہے ابو تمام ۲۷۰ھ میں یمن میں پیدا ہوا، مصر میں مشہور نفاذی، بعض روایات سے سنہ پیدائش ۸۸ھ اور بعض نے ۹۰ھ اور بعض نے ۹۲ھ اور الزیالیات۔

حلیہ اور سیرت: ابو تمام اندلی ریح، طویل القصر، شیریں کام، نہایت عین و طباطب حاضر و دلی، بہت کوشش و محنت، ذہن خیال، قوی الحافظ، قادر گفتگو، قدر سے بظاہر تھا، اس کی وہ مشہور لڑائییں "اللمعات" مشہور "فول" اشعار اس کی باقی فکر کی اور لای بہت کی معلقہ شہادت ہیں۔

عام حالات زندگی: ابو تمام کا پلوس جو ابہ پیش توئی تھا جو اپنی بہتی سے دمشق میں منتقل ہوا، تھا، شروان میں ابو تمام اپنے باپ کے کام میں ہاتھ باندھا، ہر جبہ و ازبوجن ہو تو مصر چلا آیا اور یہاں عمرو بن عباس کی جامع مسجد میں پائی بھرے اکا اور ساتھ ہی مسجد کے علماء سے علم حاصل کر چکا، ہوا، مستقل اشعد ہفتہ کا، شاعر کی تخلیق اس پر ہر کسی کو شش کے اندر پڑھا میں گردش کر چکا، یہاں تک کہ ایک دن آیا کہ وہ شاعری کے اس بلکہ ستام پر پہنچا جس اس کے ہم صروں میں





















حق، بعد الیہ ملک سے دوسرے ملک کا قصد کرنا رہتا ہوں، میرے بارے میں نخواست میں ہوتے ہیں لیکن میری ہمت  
سعادت میں رہتی ہے۔

ابو عبد اللہ باثوث روئی کہتے ہیں کہ قسمی رہائی کے بعد ایک مدت تک پریشان حال رہا، یہاں تک کہ جب ابو العزائم  
وہی آٹھائیس روپہ تک رسائی ہوئی تو اس کی شان میں حدیث فقہاء کے ذریعہ عطیات حاصل کیے تب پرگندہ حالی دور  
ہوئی۔ پھر اسے اسے سیف الدولہ کے حضور میں پیش کر کے اس کے شعر و نوب کی صافحتوں کا خد فرائز اس کا بیخ  
مقام تیار کیا تو سیف الدولہ نے اس کا بڑا احترام کیا اور اسے اپنے مقربین میں شامل کیا یہاں تک کہ اسے خوب آسودہ اور  
آرام دینے والے مقام پر پہنچا دیا۔

والله اعلم بالصواب

تبرکت السرى على اهل بيته

يوم واحد أو حصار المد العجا

والله اعلم بنسبي في هذا الكرم

[illegible]

نبی قلب کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ سے اس لقب کے ساتھ مقید ہونے کی وجہ ایک تو یہی ہے جو ہر  
نہر (وہ مونی ہوتے) بعض اوقات چاند اور سورج کی ہیں (عالموں کے کہنے سے)۔ یہاں ایک شریعہ کو مانی  
ہے۔ تو اس پر سورج ہونے تو ہم تجھے ہی سمجھیں گے۔ یعنی نبی میرے لئے سورج ہونا ہے اس کو مانی ہے  
سورج گرہ کی۔

مردود کر دیل

(۳۱) انہی کی وجہ سے روپوش عویذ مرزا ایبٹ آباد کے راجہ کے پاس پہنچے۔ انہیں ایک نئے سے ان کا چچا لالہ حسن نے ملایا۔ انہیں نے اپنے نانا کی سے مل کر جب تو ان کو لے کر آئے تو انہوں نے ان کے پاس پہنچے۔ انہیں نے ان کے ساتھ رہا۔

(۲) یہ ایک قسم کا جہود جانتا تھا جس کو ”صدیقہ الحلم“ کہتے ہیں اس پر ولیح - نوک است بنی سمجھ بیٹھے، ابو عبد اللہ

(۱۵) انہ کو جب مہر پہنایا تو انہوں نے کہا: یہ تمہاری بات ہے، یہ حق ہے۔ تمہاری بات کو ہم نے سنا ہے۔

۶۱) امام احمدیؑ کو روایاتِ ممکنہ پر بھی نے کیا ہے اشعار

ابوحنیفہؒ کی خدمت میں یہاں پہنچا اور اپنی امت کو دعا کرتا کہ غریب مساکین کی معمولی تفسیر میں کہا ہے کہ  
 یہ خدا کا فضل ہے کہ آپ کو حضرت صالح اور حضرت یونسؑ کی طرح اسامہ سے ساتھ بھیجا گیا ہے اس لیے اس غریب سے  
 لوگاتے ہوئے گئے۔

۱۔ اہل طہی جتنے ہیں کہ قیمتی سے سوال کیا گیا ہے کہ کوئی نبوت لینا تو کونوں پر ہے۔ اس نے کاشمیر اور پر سوال کیا ہے۔  
 ۲۔ یہ ہے کہ یہ نبوتوں کے ہیں اس لیے کہ ان کے کاشمیر اور پر سوال کیا ہے۔

عليه السلام عليه السلام

ومن بعد ذلك انما خبر النجباء بنو

ایک دن قوت روم میں تلہ میاں کی بیٹی بھرت محسن کی خدمت پہنچی۔ اس ایک دن میں سے وہاں ہر نیا قدر میں باقی رہا۔ وہاں اس کے لیے ایک نیا محل تعمیر کیا گیا۔ وہاں اس کے لیے ایک نیا محل تعمیر کیا گیا۔ وہاں اس کے لیے ایک نیا محل تعمیر کیا گیا۔







اب میں اپنا حق نہ ہوں اور جو یہ چاہے جو کہوں نہ ہو، جب وہ اس کے پاس آئیں طلب کر لیں گا  
 فقال اذا اجمع احدكم اذاعوا  
 اکثر داند و قلیل اذاعوا  
 (ترجمہ) ایک ہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو ان کا عمل وقت و گزرتے ہوئے اور جب وہ اس کے پاس آتے جاتے ہیں تو  
 جگہ پر اس کے پاس آتے ہیں تو بہت معلوم ہوتا ہے اس کے پاس آتے ہیں تو غور نہیں۔  
 اس شعر میں صفت تفسیر ہے قیوم کا اطلاق یہ ہوتا ہے کہ یہ ہے سے پنہا احوال، کہ اس کے پاس آتے ہیں اور ہر حال  
 کی طرف اس سے منہ ہر کو صاحب بنایا ہے۔  
 وجود الخلیفہ

فصل فی حدیث و الرویہ فی وحل  
 بالسر فی شغل و المعمر فی محفل  
 (ترجمہ) ہم ان کی طرف سے کہتے ہیں کہ وہ ان کے عمل سے خائف ہے، ان کی ان سے اٹھنا  
 سے گھرنے کی بنا پر اور ان کی حقارت سے کہ منہ ہوتے ہیں شعر میں شغل سے لفظ اصل عام و بیانی  
 قافیہ پرانے ہوتے ہیں شعر میں جنس، اصل، شغل، اصل اس سے یہ بھی قافیہ ہیں۔  
 کان و حل کان من کف طاهر  
 فائز کو بی فی طہور المواہب  
 (ترجمہ) اگر میرا کوئی کام ہے کہ جو میرے حق میں ہے میرے پاس ہے کوئی شغل سے بیشتہ ہو تو کہہ دے  
 اس شعر میں اس شخص سے، اس شخص کو کہتے ہیں کہ شغل سے بیشتہ ہو تو کہہ دے اور اس سے لکھی گئی  
 بلیغ نقل ہو جو حدیث کے مناسب ہوں اور ان کے وقت، خوب کام ہو اور ان کی ہر ساری بات کا تصور بھی نہ ہو کہ  
 مکتبی کے بعض محدثین اشعار۔

ادو، وہ وہاں دلائل سے ملی  
 و سب سے اس میں صبح بعد میں  
 (ترجمہ) میں معتمد تھا کہ وہاں بہت لوگ تھے ان کے حالات میں کہ وہ بھی شغل سے بیشتہ ہو تو کہہ دے اور ان سے لکھی گئی  
 ہے کہ وہ بھی شغل سے بیشتہ ہو تو کہہ دے اور ان سے لکھی گئی  
 حال میں کہ میں معتمد کی حالت میں کوئی شغل سے بیشتہ ہو تو کہہ دے اور ان سے لکھی گئی  
 نقد میں کام لارہا تھا شعر کہتے ہیں کہ یہ شعر بھی کہ ان کے پاس سے یہ وہاں مصرع میں بیشتہ ہو تو کہہ دے اور ان سے لکھی گئی  
 زیور، سیاحی، شغل شغل سے بیشتہ ہو تو کہہ دے اور ان سے لکھی گئی  
 ان کی بیانی، شغل شغل سے بیشتہ ہو تو کہہ دے اور ان سے لکھی گئی

و بعد محاسب نہاد  
 عند ہی حکمات و سب  
 (ترجمہ) ان کو جو اپنی نسبت اپنے اپنے قیدی طرف سے کہتے ہیں خود ان سے اس امر کے بارے  
 پر وہ کہہ دے کہ وہ تمام مناسبات کا متنبی ہے اور وہ ان کی طرف سے کہتے ہیں کہ وہ ان سے لکھی گئی  
 قی یہ ہے کہ ایک مکتبی نے اصل و سب کا عمل سے بہتر توفیق نہیں ہو سکتا۔  
 لعل اللہ وی اللہ ما حالہ رکب  
 فذل بعد لعل لعل بعد  
 (ترجمہ) ان کو دیا کہ جو ساری نیکی جو ان کی طرف سے کہتے ہیں کہ وہ ان سے لکھی گئی  
 دیا جاتا ہے مکتبی کا یہ شعر اصداق الاشعار ہے۔  
 لعل اللہ ما حالہ رکب  
 لعل اللہ ما حالہ رکب  
 (ترجمہ) تو نے دشمنوں کو کشت کر کے ان کی ان قدر میں کوئی نہیں ہے ان کو ان سے توفیق نہیں ہو سکتا۔

یہ شہر میں جاسے نصیب وہ ایک مستحق راہی ہے درجہ میں ہے کیا غلط ہو جو دیش و مدح بت ہو لی کہ اس نے  
مرد و زن کے دونوں کو دیکھا ہے اس نے اس قدر محنت کر لی ہے کہ اگر وہ ان کی عمروں کی ناکارث ہو جاتا تو ان کی  
زبانی بتا دیتا کہ ان کی عمریں کتنی ہیں، پناہ عث صاف لکلی دیا ہے ورنہ مہدک ہادی چھوٹی لڑکیوں پر چلے گا کہ وہ دونوں  
کے گل میں غلام یہ علم وہ اس نے گل سے دیا اسی حدائی صاف لکھ کر لے کر لوگ اس کے ہمیشہ رہنے کے دوست  
تو شہر میں اس کا حال یہ ہے کہ اس نے شہر کے سولہ درجہ تھوڑی سی دھوپ لگا کر کھانے کا کافی قلم

محامي المدعى حلفه في البداية

(۱) مخاطب یا تھو تو مجھ پر ایسے مائل ہیں، خالی ہائی ہے کہ وہ سب اپنے عشق کی کشت کے  
میں ڈوب گئے ہیں۔ اے تھو! تجھ میں عقول ہیں یہ بڑی مٹی یعنی کے ختمات میں سے میں جس  
کی طرف کوئی نہیں مار سکتا۔

حکم بر افی عنہ جو اسے اللہ

اگر اثرِ یف سے ثابت رہا کہ وہ ان کی کالیف سے نہیں جتنے جب تک کہ اس کے اطراف میں نون

۱- اسماں کے پانچ حصے ہیں۔ اہل الصبح شہد مالدیہ کہ لو کہ بقل الاصل لکن اشعر المحلیس و لکان له ان یفلم علیہ

عربی کی شاعری کے محبوب بھی محبتی بی شاعری میں مضمون و معنی تک اور اسے سمجھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ یہ سب باتیں ان ہی صورت میں خاصا پسندیدہ ہوں گے الفاظ، معنوی تفسیر غریب و ناموس الفاظ کا استعمال، احوال فیروزیت، شاعرانہ مضمون میں قوت، مبالغہ میں حدت، تجاہل کے ساتھ ممکن نہ

ولاعين طعن الطعن يا مثله الف

19

والشيخ والمفتي الشيخ محمد

تاریخ پیدائش: ۱۹۳۷ء، لاہور۔ محرماتِ فاضلہ، یعنی نورمیں، انساںوں کا بھرا ہوا گھر ہے۔

پہلے پہلے یہ ہے کہ ہمیں ان کی اپنی جگہ ملے۔

تاریخ و جغرافیہ

عظمت محمد ولد سفيها حواء

[illegible][illegible]

بمقام ماسٽر پبلڪ گارڊ

نمودہ ہے کہ ان کی ساری چیزیں جو ان کے دربار میں جمع ہوئی تھیں ان کے لئے ایک ہی جگہ پر جمع کر دی گئیں۔



ایک اور موقع پر لکھا ہے۔

فأما بعد

و قدون الذي اعطيت ملكا حبيب

والله اعلم بالصواب

مکونہ نی ماں جیسا و خطاب

دور سے درخشاں ہے۔ کتابت اور نوادہ سے مجھے کیا فائدہ ہوگا جبکہ وہ امید جو میں آپ سے لگا کر بیٹھا ہوں انہی  
تعلیم و ترقی سے ہے۔ اس کے لڑکائیوں میں میں بھی لڑا کرتا تھا۔ یہاں سے خوب واقف ہیں یہ علم آپ میں اندر کی حالت  
مرتب ہے۔ اس لئے یہ ڈیڑھ گھنٹہ کی بات ہے۔ ان حالات سے انہی تعلیم کو حاصل کیا جائے۔

یہاں تک کہ یہ بات بھی ثابت ہو جائے کہ ان کے خلاف کوئی ایسا واقعہ نہیں پیش آیا جس سے ان کی حیثیت کے متعلق شک ہو سکے۔

[illegible]

مردمان آری، محبت انی طین ہوتے تھے میں نے ایسا در مضیعہ دیدہ سے کھنے سے شیر لڑا قصہ نہ لیا اس پر صاحب اس نے  
سنا یا وہ اس نے کہا میں نے انہیں سے بدلتے تھے کہ کل یہاں لاکھ دیکھا اس سے محاسن کو سب سے زیادہ ہے وہ  
فریاد یہ سنا ہے وہ کہہ رہا ہے کہ عافیت عجلہ کو کہہ کر کے قلمی رنگ اپنی اپنی سرور قضا میں رہا رہا

میں نے اس وقت تک اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ وہ میری طرف سے جواب دے۔

یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس نے میری زندگی کو تبدیل کر دیا۔ اس وقت میں ایک نوجوان لڑکی تھی جو ایک غریب گھرانے میں رہتی تھی۔ میرے والدین نے مجھے ایک اچھے تعلیمی ادارے میں داخلہ دیا تھا۔ وہاں میں نے اپنی تعلیم مکمل کی اور ایک اچھے ملازمہ بن گئی۔

وَالسَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْمَرْجِ وَالْقَطْرِ وَالْهَلَقِ

میں نے ان کے لئے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "میں نے اپنے لئے کیا کیا"۔ یہ کتاب ان کے لئے ہے جو ان کے لئے ہیں۔

وہی ہے جس نے ہمیں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا ہے۔

[illegible]

۵۳۰. انوار نبوت ۵۲۸. خلاصیات ۳۵۸. شریعت ۳۳۵. تفصیل پر مجموعہ اشعار ۵۱۳۵. ۵۲۰. قاضی ابن النکات نے اپنی تاریخ اوقات الامیات میں لکھا ہے۔ علماء نے اس دیوان کی بڑی قدر کی ہے اور اس کی متعدد شرحیں لکھی ہیں۔ جن میں ابن کاتیل نے کہ اس کے بعض اشعار کا ترجمہ انگریزی اور لاطینی زبان میں ہو چکا ہے بعض اساتذہ کا قول ہے۔ دیوان مثنوی کی تقریباً چالیس شرحیں لکھنے میں تین ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔

## فہرست شرح دیوان مثنوی

نمبر	شرح	مصنف	تقریباً
۱	شرح دیوان مثنوی	امام ربیع علی بن احمد واحدی	۵۳۶۸
۲	=====	ابو القاسم علی بن ابی نعیم	۵۳۹۲
۳	=====	=====	=====
۴	شرح غزلی	ابو احمد بن طیمان مغربی	۵۳۴۹
۵	شرح علی ابن جنی	ابو محمد بن محمد معروف بن یحییٰ نورج	بعد ۵۳۷۷
۶	شرح علی ابن جنی	=====	=====
۷	شرح دیوان مثنوی	ابو اسحاق علی بن محمد	۵۳۲۸
۸	=====	ابو محمد علی بن محمد	۵۶۰۷
۹	الکتاب الاکرام (۱۰ اجلد)	ابو القاسم علی بن محمد	۵۶۳۷
۱۰	شرح دیوان مثنوی	ابو محمد علی بن محمد	۵۶۴۱
۱۱	=====	ابو القاسم علی بن محمد	۵۶۱۳
۱۲	=====	ابو القاسم علی بن محمد	۵۶۱۶
۱۳	=====	ابو محمد علی بن محمد	۵۶۲۵
۱۴	شرح دیوان مثنوی	ابو محمد علی بن محمد	۵۶۶۰
۱۵	=====	ابو القاسم علی بن محمد	۵۶۸۵
۱۶	=====	ابو محمد علی بن محمد	۵۶۹۳
۱۷	=====	عبد اللہ بن احمد سلمانی	۵۶۷۵
۱۸	=====	ابو محمد علی بن محمد	۵۷۰۲
۱۹	=====	ابو محمد علی بن محمد	۵۷۲۱
۲۰	=====	عبد القاسم بن محمد	۵۶۱۳
۲۱	حاشیہ دیوان مثنوی	ابو الحسن بن الدین	
۲۲	=====	شیخ الادب مولانا محمد اعجاز علی بن محمد مزاح علی	۱۳۷۴
۲۳	تیسرا الجوان فی شرح الدیوان	مولانا ذوالفقار علی صاحب دیوبندی	

۱. مقدمہ فی شرح دیوان مثنوی

۲. حاشیہ علی شرح دیوان مثنوی



ہے پھر سالہ سنیہ ہے جس میں آپ نے اقم و نشر کے ہر کلمہ میں حرف سین لائے تاکہ تمام کیا ہے، سالہ حسبہ دل ہے۔

"نام المصیح القدوس المستح، وبما عاده استجمع صیرۃ میلۃ الاسفہاء، والید القیس مید الزنواء، میف الملائین، حرمت قصہ بواساتارت سمہ بواسق اسہ یوق غریہ بمنالۃ الخلیس وماسمۃ الایس وماعادۃ الکیر و ملیب ومواسف المسحق والیسب، والمیادۃ نمدعی امتناعۃ المنی، وحرماۃ الرسم الحسن ومسمت بالایس تبارس الایس، صلافاۃ حلویہ فی مسائل کوزہ، ومحدس مجلس مرثہ واحسان سمعہ سیادۃ فاسلف السراء یوقسمت الاستعفاء، یوسف علی مالاخار، ومواسمۃ المجلد، وجلس استغری المبل واسقططع الرسل، واستعد ناسی اسمہ، واساور الواسوس لاستحالة وسمی

وسیف الملائین، مستار، لباس المصاح و حو الکوزس صلاقی ولس لباس السلو یاسب حسن سمات القیس

ومن ناسی جلاسم واسوا لاجایا قنا سی الجلیس و مر حودی بطمس الرسوم وطمس الرسوم کرمس القفوس

ومافی الحام نکاس السلاف، واسمعی بھوس وبوس واسکری حرۃ واستعاص، لقوسہ سکرۃ الختروس

ماکوسہ مہ مستح، وامسک امساک سطل یوس اسطر صباک سیرۃ، لیسرا ساطیر ہا کالکوس

### وحینا السلام لرسول الاسلام

دوسرے سالہ سنیہ ہے جس کے ہر کلمہ میں سین لائے تاکہ تمام ہے، سالہ حسبہ دل ہے۔

"بارشاد المنی النبی شعی الملیح، شمس الشعراء ویش معانہ ویش بانہ وارشق شہابہ و

اعشوش شہابہ شاکی شعف المنفی الماشوی والخرتشی بالر شوی والنادی بشرح الشاب

والمطشان الی ثم الشراب وشکری لنحنمہ ومثقتہ وشواحد شقتہ بشاکس شکر الماشد للمشد و

لمسترشد لمرشد والمسترشد لمرشد والمسترشد، بلحیش الشعر وشعارۃ اشا وشعرۃ واشجاء

الکاشح والمکاشح بشعرۃ وشعی اشعہ وشاعہ وتشد شناعہ والا شادۃ بندرہ وشوقہ والمشورۃ،

تشقیقہ وتشریفہ واشہد شہادۃ المنع الکاشف والمشر المکاشف لاشادۃ ہش الشاب والناشی

ویلاشی شعر الماشی والمشدہ کانتبار الشہد ونایر الرشد ولمشاحتہ تشی المناج والمناجرۃ

نشر المشایب والمناجیہ نطی الاخطاب وتشیط الشیطان فخر فاللیح شرہ ونعما مشنہ شفا

فانعارہ مشہورۃ ومشاعرہ وعشرت مشکورۃ وعشرہ شای شعراء والشمعلین شعہ فغلیۃ مشہو العشاء ومشاعرہ

وشوہ ترفیش المرقش وقتت فلتیاعہ شکوہ وعشرہ وشن الشب الشم والیب وشہ فمعاۃ لیشری الصوق ناشر

شکورۃ مشکورۃ وحشو غناشہ شہاسۃ شعر لطیف مشاعرہ شکورۃ مشکورۃ وحشو غناشہ شہاسۃ شعر لطیف مشاعرہ

شفا بالانید الشادی ولغیمہ لغیمہ مشفی وشاکہ شاکرہ شفا بالانید الشادی ولغیمہ لغیمہ مشفی وشاکہ شاکرہ

وتشد فہش الشح اشہد، ونعفہ اشادۃ فبطرہ تحشم عشبۃ فشر دوحتی، ممشاۃ بشرایاشرہ

سانشدہ شعر لیشرق شمسہ واشکرہ شکر الشح بشاعرہ

واشہد شہادۃ شاعنا لاشیاء ومنع الاحشاء لبشعلن شواحد اشراقی شحطہ لبشعلن شعل نشاطی نططہ

فانشدت الشیح الشہر ماسبحاسی لنوعہ واحماشی لتشیبہ وشانی لشید الموشی وتشد شخصہ

بالاشراق والمعنی وشاہ حاشاہ بنشہ شیبۃ ونفلاہ فلیتلف شرح شجوبی لسطوتہ ومشارکی بشمونہ

واشتعالی بتعمبہ شوبہ لبند حاشی ویشارف لکمدشی عاشر متعش الحناشہ مشعو ذالشعار متشر

لشرار شتا مالا شرار شحاذۃ بالاشعار لیشرح ویحوش ومعیش المعوش بمعنی الشدید البطش الشامخ









اہم و بہت سے بیان کیا ہے کہ آپ بدشکل بہت قد اور بخیل آدمی تھے کیلئے ہر آئندہ پڑے بیٹھے تھے خود فکر کے وقت اکثر می ٹوہتے تھے حلق خیالی نے آپ کو بد صورتی کے بدلے بہترین لب، لطیف، چنگے، خوش مذاقی، بذل جی، دل انصاف اور فراموشی عطا فرمائی تھی اسی لئے آپ کے قصص، حکایات آپ کی بہادری سے بہتر لگتے جاتے ہیں۔

چہ غیر محض صورت اہل سنیہ

تصنیفات و تالیفات آپ نے اپنی زندگی میں مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا اور متعدد کتابیں تصنیف کیں جو اپنی عظمت و اہمیت اور مخصوص انداز بیان کی بناء پر مشہور و آفاق ہیں۔

(۱) روایت اہل بیہادہ اس میں آپ نے معاصرین پر نقد کرتے ہوئے کتابت کے کوہ مصر غفلت کو بے وقوفیہ پر مضمون لکھا جس میں استعمال کرتے ہوئے یہ ۵۰۴۳ کی تصنیف ہے ۱۳۵۳ھ میں مصر سے اور ۱۸۷۱ء میں لبرک شہ سے شائع ہوئی ہے علامہ خاکی نے اس کی تفصیل شرح مسیحت ۱۰۹۹ء میں مخطوطہ سے شائع ہوئی ہے (۲) ۱۳۵۲ء میں ۱۳۵۲ھ کے بعد کی تصنیف ہے اس میں جہدنی علیہ السلام کے مسائل و حکایات کا مجموعہ ہے۔

الحال من بعد الفتح للقول

محمد دی الغوی شہدہ الحول

محمد بن محمد حفصہ نے اس کی شرح کی ہے جو ۱۳۰۹ھ میں مصر سے شائع ہوئی ہے خود مصنف نے بھی اس کی شرح کی ہے فرانسس زبان میں اس کا ترجمہ بھی ہوا ہے جو ۱۸۸۵ء میں پیرس کے اندر طبع ہوا ہے۔

(۳) محمد و زمان قہار و نورانی قصہ در فتنہ جہنم میں بہت عمدہ اور لطیف تصنیف ہے جس سے علامہ اصفہانی نے اپنی کتاب تلخیص جامعہ و جامعہ دہلی میں بہت فوائد لکھے ہیں (۴) دیوان (۵) توشیح بیان (۶) سال سیدانہ (۷) مال و سید مقامات نوکیلی۔ مقامات میں مختلف اور دلچسپ و خوش اسلوب کہانیاں ملتی ہیں جن میں کوئی نہایت باخلاق و بے دراصل "مقام" سے ہے جس نے معنی میں مزے دینے کی جگہ، جو اس سے معنی میں بہت پیدا کرنے کی جگہ اور محکم سے معنی میں مستحسن کرنے کی جگہ سے بعد شراحت استعمال سے کہیں میں بیٹے اور "مقام" کہنے کے جیسے کہیں سے مراد بھی کہیں میں کہیں ہونے میں بعد ان کہیں میں پڑے جانے والے انداز پر بندہ شجاعت و فہم و دلی مقامات یا کہیں سے کہیں "مقامات اقطاب" کے معنی میں خطبوں کی نگار پر اور مقامات احساس کے معنی میں قصہ نویوں کی کہانیاں اور "مقامات اہل" کا مفہوم ہے زہدوں کی چند خاص مقامات سے قصص و توہمال کا بہت ہی حسن و حکایت اور ان کا وہ معنی ہے وہ ایک نئی دینی توجہ کا ایک نمونہ ہے جس میں خوش مذاقی کے طرز پر غریب الفاظ اور تزیینات اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ وہ اثر آفرینی سے وہ طبیعت کو متحرک کرتے اور قلوب و فہم سے رہنمائی دیتے ہیں اسی لئے اس کا مضمون پر جو چہ معانی میں نہیں آتا بلکہ نگار کی توقعات میں رہا کیا اور مقامات لکھے، انہوں نے غصہ نگاری کی کہانی میں ایک جگہ سے ان کے رد میں کی تعلیم کی کہ کوئی توجہ نہیں دینی بلکہ انہوں نے اپنی چوری توجہ حسین لشکر کی پر مبدل کر دی۔

مقامات نوکیلی کی ابتدا ان کہانوں کی یہ صنف صمدی مہار کے وسط میں پیدا ہوئی تھی وہ زمانہ قریب لب اور فنی انشاء پر لاری ایسے شباب پر تھی جتنے کہ مقامات نگار کی تھی انہوں نے ان کہانوں کے ذریعے اپنی جگہ اس کے شاندار بیان کا سامنا کیا کہ اگر یہ اور دیگر موضوعات پر ہمدرد مقامات لکھتے جو اتنے عمدہ و دلور و دلچسپ تھے کہ ان کی وجہ سے وہاں ان کا نام دینا یا لیکن ان کے مقامات میں سے صرف تین مقامات مل سکتے ہیں بعد ازاں ان کی بیانیہ مقامات سے ملے جن میں بعض ان کی بیانیہ بیانیہ کہانوں کے بعد بہت سے انشاء پر اور ان کے مقامات نگار کی لوانیا مضمون بنایا۔ لیکن وہاں انہوں نے اس وجہ سے کہ انہوں نے ان کی مقامات "سیر طیبہ" جس میں چار مقامات میں انہوں نے خود میں تحریر کی کے مقامات دیکھنے کے بعد لکھے تھے اس میں مندر بن تمام کی، دینی صاحب بن تمام کا فقر بیان کیا ہے علامہ





مقامات حریری کی روایت مطابق عام طور پر ایک مضمون سے واقعہ سے اور کچھ مرتبہ اس کا تعلق ایک شخص  
مضمون سے ہو جاتا ہے اس اعتبار سے فن میں تیس روایتیں ہیں مثلاً یہ روایات "یون میں ہو یہ روایتی اور مقامات جن میں  
اس اعتبار سے اس پر دو روایات ہیں۔ فن میں تیس کے لیے حقائق اور واقعہ کی مثالوں سے یہ روایت "مضمون سے واقعہ  
میں سے چلتا ہے اور ہر ممکن میں اس کی باقی حقیقت اور ہر واقعہ کی کوئی مثالوں سے چلتا ہے۔ ہر اس سے متعلق  
نوہ ہر واقعہ کے مطابق ہوتا ہے اس کوئی کوئی حقیقت اس شخص کو کوئی حقیقت ہے جس کے مقامات جن میں اس میں  
شام اور مقامات حریری میں حدیث بن دہام

یہ مقامات تحریری کی روایت ازیدہ عارف بن ہمام بلخ کی طرف منسوب ہے لیکن اس سے مراد مصنف ثنائی  
 است کہ نسبت یہ یہ انصاریہ کی تصانیف کی حدیث ہے عارف و ہمام سے مراد وہ عارف و ہمام کے لئے وہ لوگوں  
 کے لئے وہ ہمام کے لئے وہ لوگوں میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس کو عارف و ہمام کے لئے کہ وہ ان کے لئے  
 اپنے اسرار کا کسب اور احکام ضروری ہے۔

تجربہ کر کے معلوم کیا کہ ان میں سے کون سی بات سب سے زیادہ فائدہ دے گی۔ اس کے بعد انہوں نے ایک کتاب لکھی جس میں ان باتوں کا ذکر ہے۔ اس کتاب کا نام ہے "The Art of Living"۔ اس کتاب نے سب سے زیادہ فائدہ دیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ انہوں نے سب سے زیادہ فائدہ دیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ انہوں نے سب سے زیادہ فائدہ دیا ہے۔

مقامات تحریری آبادی کی نظر میں غلطیوں سے بچنے کے لیے یہ مقامات کی رجسٹریشن اور ان کے حالات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے یہ مقامات کی رجسٹریشن اور ان کے حالات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے یہ مقامات کی رجسٹریشن اور ان کے حالات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

[illegible]

۱۰۔ اسی وقت ہم نے اپنی صاحبزادی کو بھی نکاح کر لیا۔ جو ایک فنِ حقیقت سے متاثر چسپی سے تیار ہوئی تھی۔

فسم بالله وجاهه وستم الحزم ومغته

معينة لاجل كل طوري، ولم يروا في جو، منكاه

والله اعلم بالصواب

کتاب مقامات الحیرى انہ وصاحہ الہدی بہ کل معجز  
والمصنف فیہ الامت بامرہ علیہ السلام العجب بہ فی معجزہ

... ..























مکتوبات میں فصل کا مضمون بیان کرنے کے بعد متعلقہ مسائل بھی اسی فصل سے ساتھ درج کر دیے ہیں۔ مقام مسائل کا جواب فقہ حنفی کے موافق لکھا گیا ہے۔

(۲) اصول پر نقل۔ ۴۰ سے مضمون کتاب خاتم ہے ۱۸۵۴ء میں مدرس سے طبع ہوئی ہے۔

(۳) فائدہ غریہ لڑائی۔ یہ فقہ شری کے مسائل سے بیان میں ہے۔

(۴) فائدہ لڑائی۔ حصہ چہارم دارالافتاء پبلک فائڈیشن سوہاگ پور (یوپی) کے حسب الحکم نصاب کی فرض سے

تواہر لڑائی کو چار حصوں میں ترتیب دیا گیا اس سلسلہ کا چوتھا حصہ ۱۹۶۴ء میں ۱۱۰۰ سے ۱۱۰۱ء تک کیات ہوا شروع ہوا کے تین حصے

دوسرے حضرات نے لکھے ہیں، چونکہ یہ کتاب نصاب میں شامل رہی اس لئے اس کے مضمون ایضاً شائع ہوئے۔ (۵) مال

مردم میں فرض میں مختصر، مرجع رسالہ ہے جو ممکن صاحب بدایہ نام کے حسب الحکم ۱۹۶۰ء میں تحریر کیا گیا۔ رسالہ

میں اکثر مثالوں میں مولانا نے اپنے مشفقانہ اپنے ہیں یہ رسالہ بھی مشفقانہ پر طبع ہو چکا ہے (۶) الاصول فی تفسیر النہج

موضوع پر ۲۸۸۸ء میں تالیف کی گئی یہ ایک تنقید، چار باب اور خاتمہ پر مشتمل ہے اور غرضت نے درلود قدر و ثمن اس کی پہلی جلد

جلدیں خریدیں اور تین سال پہلے انعام بھی دیا۔ (۷) فائدہ قریب مدین تہذیب الاسلام نام دہلی کی مشہور تصنیف لیاہ العلوم کا چاروا

طبع لڑائی تہذیب فکری نول کٹر کی فرمائش پر ۱۲۸۱ء تا ۱۹۶۴ء میں چار ضخیم جلدوں میں لیاہ تہذیب و تمدن کا مکتبہ دہلی نے

تہذیب و تمدن کے لحاظ سے لکھا ہے کہ خارج کا مکتبہ دہلی نے تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

مکتبہ ضعیف فیہ دور قبلہ مشاعرہ تحریر ہے، مکتبہ تحریک و تہذیب کا مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

(۸) تہذیب الاسلام۔ مکتبہ امین دہلی نے تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

ریاست جمہوری کی فرمائش پر صرف سات جلدوں میں لیاہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

(۹) اسن المسائل فقہ حنفی کی مشہور کتاب تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

(۱۰) مکتبہ الاوقاف فقہ حنفی کی مشہور کتاب تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

مسب فرمائش نواب عبدالقادر الدولہ رئیس بدایہ ۱۲۵۹ء میں کتاب النکاح سے شروع کیا، آخر ۱۲۸۱ء میں قریب اتمام

حاکم مقام اہل آریہ مولانا محمد احسن نے اس تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

اور ان کتابوں میں کھل گیا (جن حضرات نے نایاب اوقاف کی نسبت علی الاعلاق آپ کی طرف کی ہے وہ حق نہیں)

(۱۱) نمایاں اسلام۔ مکتبہ امین دہلی نے تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

اور جیساکوں کے اہل حضرات کی تردید میں کسی بھی کتاب کا تحریر کرنے سے انکار نہیں ہے جو ۱۱۰۰ء سے سرمد اہل مدین کی

تہذیب و تمدن سے لیاہ چونکہ اس زمانہ میں ہندو لوگ اثرات میں جاساں تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

طبع ہوئی اور اس کے جملہ حقوق بحکم اینگلو اورینٹل کانفرنس میں محفوظ رہے۔

(۱۲) کشف الغمات تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

۱۲۰۷ء میں مالک مکتبہ امین دہلی کی درخواست پر نہایت محنت و کوشش سے لیاہ۔

(۱۳) سلسلہ مرد و دہلی حضرت تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے لکھا ہے کہ تہذیب و تمدن کے مکتبہ دہلی نے

بھی مولوی عبدالحق مالک مکتبہ امین دہلی کی فرمائش پر نہایت صاف اور آسان زبان میں لیاہ ہے حسب ضرورت تشریح و

وضاحت اور حاشیہ پر بعض مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔

(۱۴) نئے متین، مبینہ رسالہ، ترجمہ ۱۳۵۳ھ میں مولانا قطب الدین خاں دہلوی مرحوم نے یہ م  
ترجمہ کی نظر پائی۔ مولانا نے ملک چغتائی پریس دہلی کی درخواست پر اس ترجمہ کو باقاعدہ کیا اور صحیح و درست سے فرائض  
جی انجام دیئے اور تاریخی نام "نئے متین" رکھا۔

(۱۵) نکات غلام، مشہور رسالہ "سیرۃ اہل صلوٰۃ کا ترجمہ ہے۔

(۱۶) مفید الطالبین عربی کے ابتدائی طلبہ اپنے مصائب کی ضرورت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے کتاب دو بابوں پر مشتمل  
ہے پہلے باب میں قریب آئینہ سومشمل مواظبات متفقہ ہے جس میں ہر باب و م میں تقریباً چالیس سبق، موزون کلمات  
شامل ہیں اور العلوم و ہنر، و العلوم کو اپنی اور انگریزوں میں عربیہ میں داخل مصائب، لویب شیعہ مولانا اعجاز علی مرحوم نے  
اس پر حاشیہ لکھا ہے۔

حواشی و تصحیح مولانا نے اکثر کتابوں کو اپنے مفید حواشی اور ضروری تصحیح کے ساتھ عربیہ لکھا مولوی عبدالمالک  
طیچ پانی، علی نے اس کتاب میں مولانا نے حواشی اور تصحیح کے ساتھ شان میں چند کتابوں کے نام ہیں۔

(۱۷) انوار الیوم حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی مشہور و معروف کتاب ہے اس کے تالیف سے سال ۱۲۸۶ھ میں مولانا نے  
طبعی صدیقی، علی نے حواشی آپ کے پیش نظر تصحیح و مقابلہ کیے اس کے بعد کئی نے ملاحظہ طبعی صدیق محمد عربی  
مولانا نے شاہ اسماعیل دہلوی، مولانا، علی الدین کاکوروی اور مولانا احمد حسن مرحوم آبادی نے، مولانا نے مقابلہ و تصحیح  
کلیہ سے فرائض بڑی خوبی سے انجام دیے۔

(۱۸) راجع شانوار حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی دوسری معروف کتاب تصنیف ازاد اللہ محمد بھی سب سے سال ۱۲۸۶ھ  
میں طبعی صدیقی بریلی سے مولانا نے حواشی لکھی، تصحیح و مقابلہ کیے مولانا کی کتاب سے صرف تین نسخے ہیں۔

(۱۹) لفظ و فنی مباح کو مولانا نے ۱۲۸۶ھ میں تصحیح کے بعد اپنے پیش صدیقی، علی نے حواشی لکھی، تصحیح و مقابلہ کیے  
مولانا نے احمد حسن مرحوم آبادی نے حاشیہ لکھا ہے اور جید نصف پر مولانا محمد حسن نے حاشیہ لکھی، تصحیح و مقابلہ کیے۔

(۲۰) کوز القفاقی مولوی عبدالمالک نے فرمائش پر مولانا نے شاہ ولی اللہ قاضی برکاتیت جانی حاشیہ لکھی، تصحیح و مقابلہ کیے  
اس کی تکمیل مولانا حبیب الرحمن دہلوی نے کی ہے۔

(۲۱) نکت الیوم عربی سے مشہور کتاب احمد بن محمد شافعی ثانی کی کتاب پر مولانا نے فارسی میں حاشیہ لکھا ہے۔

(۲۲) خلاصہ مصائب عربی مولانا نے حاشیہ لکھا ہے جو خوش چغتائی میں چھاپا ہے۔

(۲۳) قرۃ العین فی علم الدین اسماعیل حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی مشہور کتاب ہے جس کو مولانا نے یہ تصحیح تمام  
مربطی بورس دہلی کی تصحیح کی ہے ۱۳۱۰ھ میں خوش چغتائی سے شائع ہوئی ہے۔

(۲۴) رسالہ کچھ لکھا، علی کار بیان و بی لکھا ہے محمد اسمن ہونوئی نے نچرل سائنس، ایک موبیس صفحے کا  
ایک مضمون اردو زبان میں لکھا ہے یہ رسالہ مسٹر ایڈیٹر محمد اسمن نے ایک رسالہ "شیوہ الحق الحق"۔

(۲۵) سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے ایک رسالہ "شیوہ الحق الحق"۔  
لکھا ہے جو مولانا نے حواشی لکھی ہیں وہ مہر و جوب تقلید کے سواں کاجواب تھا، میاں نذیر حسین کے کسی شاعر نے یہ

رسالہ مولانا نے پس بھیجا اور ایک کتب خانہ فتح آباد کے صاحب نے اسے دوبارہ شائع کیا اور اس کا جواب دیں۔  
مولانا نے اپنی سوانح لکھی ہیں وہ سیرۃ نذیر حسین کے سواں کاجواب تھا، میاں نذیر حسین کے کسی شاعر نے یہ

رسالہ کاجواب لکھا ہے کہ مولانا نے کتب خانہ کورنہ اپنی تحریر میں اکثر ملاحظہ دیئے ہیں مولانا نے اپنے تین رسالہ میں بعض  
اثری جواب لکھے ہیں۔









خدا کے نام پر پوری جہت کرتے

پہلے ہی میں تم سے یہ کہہ چکا ہوں کہ تم کو یہ بھی پتہ چل گیا ہو گا کہ تم

میں کبھی بھی نہ پائے گا

ملاقات کے بعد اس کا ساتھ دے کر تم کو اس کے گھر لے کر آئے

پہلے ہی کی جگہ سے تم سے کہتے

اختلاف جس دن کی ایک کھلی کھلی آن کا وہ بھی نہ جانتے تھے

ابو صفیہ کے قتل پر صحن جاں

مصر کا حال وہ حالت کی غمناک تھا۔ اس کے بعد اس کے قتل کی خبر

میں پہنچا اور اس نے بہت غم کیا

سامری کوئی حریف نہ تھا کہ اس نے اس کے گھر میں آکر

شیر اور بھیر کی بکری پر حملہ کیا

بدن کا اس نے اس کے ساتھ ساتھ لیا۔ اس کے بعد اس نے اس کے

لوگوں کی کشتی میں لے کر لے کر لے کر

ہمارے ایک دوست نے یہ کہنا کہ یہاں کیا ہے، میں نے ایک مشاعرے میں اس میں ہم بھی اچھا  
 اچھا کیا ہے جس میں تم نے اس کی صاحب سے جو شعر لکھا ہے تمہیں آپ نے چند خطبات میں جو تحریریں تھے وہاں اس نے  
 اس سے کہیں نہ ہو سکی تو آپ نے اسے تیار کیا ہے شعر ہے۔

نوازش سے اس کے دل سے اس کے دل سے

اس کے دل سے اس کے دل سے اس کے دل سے

میں نے اس کے دل سے اس کے دل سے

میں نے اس کے دل سے اس کے دل سے

مجھے بھی اس کے دل سے اس کے دل سے

مجھے بھی اس کے دل سے اس کے دل سے

نہ کہانی ہے کہ میں نے یہ کہنا کہ میں نے

نہ کہانی ہے کہ میں نے یہ کہنا کہ میں نے

مجھے بھی اس کے دل سے اس کے دل سے

مجھے بھی اس کے دل سے اس کے دل سے

وفات کے بعد آیات آپ ۳۱۰۰ چار شبہ بوقت میں صادق ۳۱۰۰ عام آپ قبل سے رہتے  
 حیات کے بعد یہ کہنا کہ میں نے یہ کہنا کہ میں نے

اس کے بعد اس کے دل سے اس کے دل سے

اس کے بعد اس کے دل سے اس کے دل سے

اور یہ کہ میں نے یہ کہنا کہ میں نے یہ کہنا کہ میں نے

فرمایا (رحمت اللہ علیہ)

حلیہ مبارک کے بعد اس نے اس کے دل سے اس کے دل سے  
 وہ دن صاف رہا تھا اس کے دل سے اس کے دل سے  
 حقیقتات و تالیفات کے بعد اس کے دل سے اس کے دل سے  
 تاویں سے اس کے دل سے اس کے دل سے

(۱) اشعار نور الایمان (۲) اشعار نور الایمان (۳) اشعار نور الایمان (۴) اشعار نور الایمان  
 (۵) اشعار نور الایمان (۶) اشعار نور الایمان (۷) اشعار نور الایمان (۸) اشعار نور الایمان (۹) اشعار نور الایمان  
 اشعار نور الایمان (۱۰) اشعار نور الایمان (۱۱) اشعار نور الایمان (۱۲) اشعار نور الایمان  
 اشعار نور الایمان (۱۳) اشعار نور الایمان (۱۴) اشعار نور الایمان (۱۵) اشعار نور الایمان  
 اشعار نور الایمان (۱۶) اشعار نور الایمان (۱۷) اشعار نور الایمان (۱۸) اشعار نور الایمان  
 اشعار نور الایمان (۱۹) اشعار نور الایمان (۲۰) اشعار نور الایمان (۲۱) اشعار نور الایمان  
 اشعار نور الایمان (۲۲) اشعار نور الایمان (۲۳) اشعار نور الایمان (۲۴) اشعار نور الایمان  
 اشعار نور الایمان (۲۵) اشعار نور الایمان (۲۶) اشعار نور الایمان (۲۷) اشعار نور الایمان  
 اشعار نور الایمان (۲۸) اشعار نور الایمان (۲۹) اشعار نور الایمان (۳۰) اشعار نور الایمان







۱) شرح میزان العرف، از مولوی انصاف اللہ بن سید فتح اللہ بن سید شاہ غلام شاہ الدین سندھی (۸) ج ۱ بیت ہمسایان، از شیخ رحمت اللہ بن نور اللہ لکھنوی (۹) لایہ از مولوی احمد اللہ بن احمد اللہ قریشی (۱۰) شرح میزان از شیخ محمد سلیم بن موسیٰ الدیادی (۱۱) شرح میزان العرف از مولوی عبدالوہاب بن سلیم محمد بن علی بن عبدالفتاح (۱۲) بیان العرف شرح میزان العرف از ابو نصر حبیب اللہ شہسبلی۔

## (۵۹) صاحب مشعب

میزان العرف مطبوعہ نظامی کاپور ۱۳۹۵ھ کے پیش فضا میں مہاشیر نگہات کہ یہ کتاب طالعز و ہدایاتی کی ہے اور ہر طور سے لوگ جو طالعز و ہمسایہ کی طرف متماثل کرتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں بلکہ یہ تخریص کی تصحیف ہے مولانا حبیب الرحمنی نے فتاویٰ اسلامیہ فی اسناد میں اس کی تصریح بھی کی ہے طرہ ان کے مزید حالات ہم کو شیخ مورحلاش کے ہر جود میں ملے، ولعل اللہ یصلح بعد ذلك امر

## (۶۰) صاحب شافیہ

طالعز ابن صاحب کی مشہور و معروف کتاب ہے ان کے حالات کافیہ کے ذیل میں آئیں گے۔

## (۶۱) صاحب صرف میر

یہ صاحب سید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی کا ہے ان کے حالات تحریر کے ذیل میں آئیں گے

## (۶۲) صاحب شیخ کبج

یہ کتاب شیخ ابن عبدین رحمہ اللہ جرجانی جانی ہے ان کے حالات جرجانیہ کے ذیل میں آئیں گے بعض حضرات نے شیخ محمد بن عبدین کی تصنیف کتاب ابن کاثر کو فیضان العرف سے ان میں سے آپ کا ہے۔

## (۶۳) صاحب علم الصیف

نام و نسب اور پیدائش مفتی علی بیٹہ احمد بن مفتی محمد بخش بن مفتی محمد بن مفتی محمد بن مفتی لطف اللہ۔ آپ قریشی اصل تھے آپ کے جد بولیس امیر حسام الدین ایب فضل اللہ سے آخر قبیلہ دیوہ ضلع دیوہ بھیجی میں آکر سونت پڑے ہوئے اور اپنے صاحبزادے ضیاء الدین بن شادی دیوہ میں سے قاضی مقرر ہوئے۔

قبیلہ دیوہ کے جس محلہ میں امیر حسام نے قیام کیا وہ تجاڑی محلہ مشہور ہے انہیں کو بعد میں قاضی کما جائے ان کا اسی منسوب ہے امیر حسام کی اولاد بھی یہاں کھائی۔ بانی یہ خیال غلط ہے۔ امیر حسام تاجان بن یوسف عالم عراقی کی اولاد سے ہیں تاجان قریشی نہیں تھا بلکہ مفتی قاضی حمایت اللہ صاحب اسی دیوہ مقام میں ۱۲۲۹ھ کو پیدا ہوئے۔

سکونت کاکوری۔ آپ کے والد مفتی غلام محمد کی سسرال کاکوری میں تھی آپ کے والد مفتی محمد بخش اور پچاس شیخ عبدالنسیب نے اسی صوبائی حلقہ کی بنا پر کاکوری میں سونت اختیار کر لی پھر ان کے تمام قریشی احوال بھی کاکوری آکر سونت پڑے ہوئے اور کاکوری کہلائے گئے اب میں وہاں کا بڑا خانہ من سونت پڑے ہوئے۔

تحصیل علم ابتدائی تعلیم کاکوری میں حاصل کی جب ۱۳ سال کی عمر ہوئی تو تحصیل علم کی غرض سے راجپور گئے وہاں مولوی سید محمد صاحب بریلوی سے استفادہ فرمایا مولوی حیدر علی صاحب ٹوکی دار مولوی نور الدین صاحب سے دوسری درسی









آپ بہادر سید صاحب نے میں نے علوم عربیہ سے مختلف مسائل نظر آپ سے دریافت کئے آپ نے نہایت سلیس و مفید جواب دیے۔ اعلیٰ حضرت کے اس سال یعنی ۱۲۸۱ھ میں آپ نے فرمایا کہ:

[illegible]

ان کا مہیت طو تفصیل سے جانتا تو بہت محروم رہا اب باطن کو بہت سے مسائل میں آپ نے غفلت اختیار فرمائی ہے اور یہ آپ کی شکایت و الزامات کو سمجھنے میں آسان بنانے کے لیے ہے۔ اہل ایمان کی غفلت میں بن غفلت بنی، غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں۔ جس سے ان کو حق سے دور کرنے کے لیے آپ نے غفلت اختیار فرمائی ہے۔

مجلس القضاۃ البینا والفاہی  
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان جامعہ کے لیے ایک طرف

[illegible]

۱۱۰ جواب عن الثمین المشهور...

في المباحث التي هي من ركن

ظاہر عنہم علیہ السلام والحمدی  
والصلوات علیہم وعلیٰ آله واولاد

وله تعالى: **سَاءَ مَا يَحْكُمُ الْقَوْمَ الَّذِينَ يَدْعُونَ عَلَىٰ سُبُلِ اللَّهِ بِبُطْءٍ وَهُمْ لَا يَتَذَكَّرُونَ**

المعنى له من له مع ومع وانه انما انت لهمل  
ولكن معاها ضابط مثله ان بعد و ان اوس

فوت ۱۹۷۶ء میں۔ یہ روزانہ تمام ائمہ و مفتیان کی رہنمائی کے تحت جاری ہوتا ہے۔

في يوم من أيام سنة ١٢٨٥ هـ.

جسٹس دوسری دفعہ ملوث ہو گیا

(۱) تسامف      (۲) مبره یی نیا "شعاع لی شین سه (۳) اشن شون فصل (۴) فله (۵) راتر

۴۳۔ مقتدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان لائے اور اس کی شریعت سے کچھ نہ نکلے گا وہ میری امت ہے۔

وہاں سے لوگوں کو روک دیا۔

... (10) ... (11) ...

١١٩١ (١٩) ١١٩١ (١٩) ١١٩١ (١٩) ١١٩١ (١٩) ١١٩١ (١٩) ١١٩١ (١٩) ١١٩١ (١٩) ١١٩١ (١٩) ١١٩١ (١٩) ١١٩١ (١٩)

(۱۲) ولایت آباد میں ایک شخص نے ایک عورت کو قتل کر دیا۔

میں نے اس کے لئے ایک خاص مقام چنا ہے۔

وہی ہے جو ان کے لئے ہے۔

[illegible]

و نیز می بینیم که سبب اول در این محرومیت بی شک و تردید می باشد که در حالت میل خود و از راه خود بر

۱۲۔





۱۳	شرح کافیہ	شیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن اصفہانی	۸۷۳۹
۴	حاشیہ	شیخ شهاب الدین احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۸۳۹
۱۵	شرح کافیہ	شیخ احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۹۰۱
۱۶	=====	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۹۰۶
۱۷	=====	شیخ ملاؤ الدین علی بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۱۸	کشف الغائبین	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۱۹	المنهاج الساری فی علم الکافیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۹۰۸
۲۰	عرض الرضی	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۹۱۰
۲۱	شرح کافیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۹۳۳
۲۲	بعضیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۹۹۸
۲۳	شرح کافیہ (ترکی)	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۱۰۰۰
۲۴	یامع القوم (فارسی)	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۲۵	شرح الفرائد	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۲۶	شرح کافیہ (فارسی)	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۲۷	=====	شیخ ملاؤ الدین علی بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۲۸	فی الواقعہ	شیخ احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۲۹	شرح کافیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۹۶۸۵
۳۰	=====	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۳۱	=====	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۳۲	=====	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۷۳۶
۳۳	بیان الصغیر	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۸۱۹
۳۴	شرح کافیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۹۶۳
۳۵	مطبوع	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۷۳۴
۳۶	المدایع فی علم الکافیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۳۷	المدایع فی علم الکافیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۳۸	شرح کافیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۳۹	=====	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۴۰	=====	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	۸۸۳۵
۴۱	المدایع فی علم الکافیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۴۲	شرح کافیہ	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۴۳	حاشیہ فی فرائد	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۴۴	حاشیہ (ارو)	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۴۵	ایضاح الطالب	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۴۶	تحریر صحت	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-
۴۷	حاشیہ شرح کافیہ (ارو)	شیخ محمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر	-

## معربات کافہ

نمبر شمار	معرب	معرب	تاریخات
۱	الاضلاع	بعض المعاص	=====
۲	معرب الکافہ	شیخ عالمی بابا طوسی	=====
۳	=====	شیخ محمد بن نور بن علی بن الیاس مرعشی	=====
۴	===== (ترکی)	شیخ کمال الدین معروف بانی صحن	بہد ۱۰۲۸ھ

## مختصرات کافہ

نمبر شمار	مختصر	مختصر	تاریخات
۱	اللب	قاضی ناصر الدین عبداللہ بیہودی	۱۶۸۵ھ
۲	الوافی فی مختصر الکافہ	شیخ فضل بن علی جمالی	۱۹۹۱ھ
۳	مختصر الکافہ	شیخ برہان الدین ابن ابی انیم بن مرجمری	۱۷۳۲ھ
۴	=====	شیخ محمد بن محمود مغلولی دغالی	-
۵	الاسلہ الخلیفہ	شیخ ناصر بن الیاس	-

## منظومات کافہ

۱	الوافیۃ	شیخ جمال الدین ابو عمر عثمان ابن الحاجب	۱۶۳۶ھ
۲	نہایت السجود معروف بتانیہ	شیخ برہان الدین ابن ابی انیم	۱۹۱۷ھ
۳	نظم الکافہ	ابن حسام الدین ابن اسمعیل ابن ابی انیم	۱۰۱۶ھ

## (۶۸) صاحب ہدایت النہو

تعارف معارف کبیر شیخ سران الدین عثمان چشتی نظامی معروف بانی سران لوامی دین حق کے غیر تابعی حضرت سلطان المشائخ نظام الدین محمد بدایونی دہلوی کے فاضل تھے شیخ نصیر الدین بھٹائی دہلوی شیخ عبدالحق چندیلی شیخ دین الدین ہوسف شیخ یعقوب شیخ فیض شیخ برہان الدین وغیرہ حضرات جو سرزمین ہند کے مختلف ممالکوں میں پھرے ہوئے تھے انیسویں صدی سے ایک آپ بھی ہیں۔

ابتدائی حالات شیخ سران الدین بالکل نو عمری میں حضرت نظام الدین محمد بدایونی کی خانقاہ میں آکر شریک ہو گئے تھے اور خدائے ان شباب میں علوم غامبرہ سے قطعاً آشنائے الہیہ علم کا شوق ضرور کرتے تھے لیکن میر خور نے لکھا ہے کہ جب یہ اعلیٰ سینہ کو کاغذ و کتاب خود کو جڑی دیکر رہنے نہ پشت کتاب اور کاغذ کے سوا کوئی دوسرا سامان ملنے کے پاس نہ تھا لیکن خانقاہ میں شیخ گرامر و اردو و فارسی کی خدمت میں تھے اس طرح مشغول ہوئے کہ لکھنے پڑھنے کا موقع نہ مل سکا۔

آغاز احکیم میر خور لکھتے ہیں کہ جس وقت ہندوستان کے مختلف اقطار و جہات میں حضرت سلطان المشائخ نے چاہا کہ اپنے فاضل کو روزگار میں کوئی قدر و تاج کمال کیلئے انہی کی طرف خیال جاسکتا تھا کہ "ما ارسلا من رسول الا لسان لومہ"









## (۷۱) صاحب شرح جامی

نام و نسب نامہ عبدالرحمن لقب اسلمی محمد الدین لقب مشہور نور الدین نیت ابوالبرکات والد کا نام احمد اور لقب شمس الدین اور والد کا نام محمد بن صفی شاہ الدین والد کا کشتی کے روضعات میں العباد میں ذکر کیا ہے کہ آپ نام محمد بن اسلم سے ہیں آپ کا شخص جامی ہے کلمہ شریف یہ بقول

محمد حامد شرح الاسلامی سن

مولدہ حامد و روضہ المصمم

بدو معنی تخلص حامد سن

لاحرم در حرمہ اشعار

پیدائش اور وطن عزیز آپ نے والد کا اسلمی وطن اصفہان ہے بہت ہی علم میں راجے تھے اسی لیے آپ نسبت میں دشمنی لکھاتے ہیں پھر کسی حادثہ کے موقع پر جام نقل ہو کے تھے تو خراسان کا ایک قصبہ ہے علامہ الرحمن جامی ۲۳ شیباہ ۱۰۰۰ھ میں وقت مشاء یہیں پیدا ہوئے بعد میں برات کی طرف منتقل ہو گئے تھے تحصیل علوم آپ نے اپنے زمانے کے مشاہیر علماء و فضلاء سے علم کی تعلیم لی جن کے نام آپ کے تلمیذ خاص عبدالغفور نے حاشیہ کتاب اس کے آخر میں درج کئے ہیں۔

پس یہ صرف ان کی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی پھر انہوں نے علی مرتقدی تلمیذ مرید شریف نور جامی مولانا شمس الدین محمد جبرنی تلمیذ عبدالرحمن تھانی اور مولانا جند اسوی نے علمائے دین میں شریف ہو کر طلبہ ۱۰۰۰ھ کے شاگرد بن گئے تھے اور یہ سن کو تمنا کرتے اور کہتے تھے کہ جب سے سرحد آباد ہو اب اس وقت سے اب تک یہاں عبدالرحمن جامی جیسے بڑے ائمہ نہیں آئے۔

برات میں مولانا عبدالرحمن تھانی بارگاہ سے مواضع ہو اور آپ ہی غالب رہے یہاں تک کہ عامہ قشیش و اپنے طلبہ سے یہ مواضع بننے لگیں وہ کیا یہ شخص تہذیبی اور علمی سے بہت زیادہ تھے۔

انصاف اور سلوک جب آپ جامی کی علوم کی تعلیم سے فارغ ہوئے تو ایک روز کی بزرگ کو نہاب میں دیکھا وہ آپ سے کہہ رہے ہیں "خدا جواد ہدایت" جواب سے یہ کہہ رہے ہیں اور اس وقت سے محبت مت کر جس آپ نے وقت سے خراسان منتقل ہو کر جواب جید اللہ اور نقشبندی کے عقد میں داخل ہوئے تو ان کی محبت سے فوہش و کات نے آپ کو رجائیت سے اعلیٰ مقام پر پہنچایا عبدالرحمن کا سفر فی سبیل اللہ و روضہ شمس حکام سے بھی ملاقات ہوئی ۱۰۰۰ھ میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور بلاد شام میں دمشق و حلب و غیرہ کا سفر کیا وہیں سفر سے علماء و مشائخ نے آپ کی تعلیم و تہذیب کی عار و شامی نے دعا جامی سے اعلیٰ کیا ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ محض زیارت روضہ اقدس کی نیت سے سفر کیا جس میں ان کو بھی شامل نہ کیا تاکہ محض زیارت حق کی نیت رہے۔

غالبہ حال ایک مرتبہ آپ غلبہ حال میں یہ شعر پڑھ رہے تھے

بر کہ یہ الہی شہادہ پدید آمد قوی

سورہ جال مذکورہ و شہید لرم قوی

جیسے مومن مساتر بسبب کوئی ہوا مسد کانوں میں آئی آپ کی ایک مقرر شخص بھی وہیں موجود تھا اس نے دعا عرض کیا کہ خریدی ہوئی شہادت آپ نے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا پید لرم قوی۔

انہوں نے قنوی علیہ الرحمہ قصہ عرض کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ بعض اوقات غلبہ حال سے تک ہو جاتا ہے تو یہی تو ہے نغمہ کا جواب دیا پھر یہ کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے کوئی نغمہ نہ سنا ہے۔

خوشنویس، فریختی، دات اندر کھٹکے سے ساتھ والدہ مطلق اور بے پناہ خستگی و عقیدت بھی آپ کے وصال سے چند روز قبل کے کہ وہ نے اشعار اس پر شاہد دل ہیں۔

کہی رہا سندہاں نواہی پیام، ملت بجا ب

ان شوقانی یاد لیت ہما بانی ملی

مکان کبہ الیک کعبہ و ان صلیک

زبے جمال تو بجا جہاں حرم کوئے تعبد دل

نات یہی مل شیوئی فساد علی الاطلاق  
 شعر و شاعری سے نہ صرف یہ کہ آپ کو دلچسپی تھی بلکہ فارسی شعر اور شاعری آپ کو ممتاز مقام حاصل ہے مثنوی  
 طرح کوئی یوسف زلیخا اور علی بنحوں و حیر و متعدد کتب منظومہ کے علاوہ آپ کا مستقل دیوان طبعات جلدی کے نام سے  
 مطبوع ہے جو قصائد و غزلیات و مریعات و ترسیعات اور مقلعات پر مشتمل ہے۔ قابل حروف کے پاس ہے مکی و مدنی و لہجہ بین  
 ہے چند اشعار جن میں علامت ہے۔

اور صورت آب گل میں غیر تو نیست	در ظلمت جان اول نماں غیر تو نیست
تغنی کہ غیر این چراغ است	اسے جوں ہمیں دروہاں ہمیں غیر تو نیست
ایں دروہاں آفتاب بود حسن سیتی	قرص قمر کو دست تو شمع حق
جالی از طس طلعت جاری و درات	میں کو آئیں میل و لامع
برہ کہ کافت بر تو قادر ہو تو	شمار رخ روی درمہ آفاق بول شمع
دریں راہ کہ چہ نقش میں حلق کوست	بیٹ قنار بار بار نہ طوق و کامست
چون شاد نہ آید بر سر دامن زلف	خفا کہ کہ اندام کہ وہ کامست
با قہر دین کاں زنگار کمر	کہ مر خط نہ از روت اقتدار طاعت
بہ مشاد و از آب گمانی	رخسار مر مر تر آیتانی و از جلاست
لاف سے بی بی حزن کال از شکر پائے نور	در شب تا بید نہ رنگ یہ پناہ ترست
وہ وہ کہ لون یہوں آید بیکر آفاق از بزم	کوہ از بزم آفاق از بزم آفاق ترست

### دکال فی ہلال

مثنوی جامی  
 ۱۱۰۰ء جانی طبرستان میں ایک مشہور نعت ہے جو یوسف زلیخا کے شرم و شہی سے اس کے متعلق  
 حضرت شیخ احمد بن صاحبہ نے غلط سے غلط دروہاں شریف میں ہے وہ صاحب بیرونی ایک قصہ طبع کیا ہے اور وہ یہ کہ  
 ۱۱۰۰ء جانی یہ نعت لکھنے کے بعد جب ایک مرتبہ شریف سے گئے تو ان کا دروہاں قنار و زلف اللہ کے پاس گئے  
 ہو کر اس کے کمر پر چڑھیں گے جب تک کہ بعد میں منور و بی ضرری کا دروہاں آیا تو میر نے کہنے خواب میں امیر کو یہ لہجہ فرمایا کہ  
 اس کو (جانی کو کہہ دینے آئے دو امیر ملے سے مسافت لروہی طرآن پر جذب و شوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدین  
 منورہ کی طرف چلے گئے امیر نے نہ وہ بار و خواب و بیدار حضور حاکم سے فرمایا وہ آج ہے اس کو یہاں نہ آئے وہ امیر نے قوی  
 و ڈانٹے اور ان کو راستہ سے چڑھا کر طابا میں رکھی اور انیل خانہ میں ڈال دیا پس کو امیر کو تیسری مرتبہ حضور حاکم کی زیارت  
 ہوئی آپ حاکم نے لہجہ فرمایا کہ کوئی بزم نہیں چلے اس نے چند اشعار لکھے ہیں جن کو یہاں از میری قہر پر کمر سے دو کر  
 پڑھنے کا دروہاں کر رہا ہے اور ان سے مصافحہ لینے ہاتھ نکلے گا جس میں قنار و کاس بران کو نیل سے نکالا گیا اور بہت  
 احتیاط کر کام کیا، قصیدہ فارسی زبان میں ہے چند اشعار یہ ہیں۔

۱۔ زنجوری بہ آہ جان عالم	ترجمانی اندر ترجم
۲۔ آخر دست لعلانی	در دہی نہ نخل لعلی
۳۔ ہلاک اب لال براب ہے	چو نرگس خواب چند از خواب ہے
۴۔ دل آہ مر لہجہ دلی	لہروں سے نیت سے نہ گمانی

وفات آپ نے اہل لفظ کا مکان "تقی الیاسی سال کی عمر میں ۸۹۸ء میں بعد کے دن شہر ہرات میں وفات  
 پائی اور ہمیں یہ کون ہوئے اور ظاہر ظاہر لہجہ نے خراسان کا قصد کیا تو آپ کے صاحبزادے ضیاء الدین یوسف نے  
 آپ کا ہم مہنگ دوسری جگہ منتقل کر دیا آپ کی تاریخ وفات آیت "ومن دخلہ کما ہما" کے اہل لہجہ سے ظاہر ہے جس کو





## فہرست حواشی شرح جای

نمبر	حاشیہ	صفحہ	تقریبات
۱	حاشیہ شرح جای	۱	۹۱۲
۲	=====	۲	۹۲۳
۳	القول لسانی علی کلام ملا جانی	۳	-
۴	حاشیہ شرح جای	۴	بعد ۱۰۳۵
۵	=====	۵	-
۶	=====	۶	۱۰۱۹
۷	=====	۷	۹۷۹
۸	=====	۸	-
۹	=====	۹	۹۷۱
۱۰	=====	۱۰	۱۰۲۳
۱۱	حاشیہ شرح جای (ترکی)	۱۱	۹۹۹
۱۲	=====	۱۲	-
۱۳	تعلیق بر شرح جای	۱۳	-
۱۴	=====	۱۴	-
۱۵	انی شہر السلطانیہ	۱۵	-
۱۶	حاشیہ شرح جای	۱۶	۹۸۷
۱۷	=====	۱۷	۹۵۵
۱۸	=====	۱۸	-
۱۹	=====	۱۹	۹۹۸
۲۰	سوال باسول	۲۰	-
۲۱	سوال فاطمی	۲۱	-
۲۲	حاشیہ شرح جای	۲۲	بعد ۱۱۱۵
۲۳	=====	۲۳	۸۸۲
۲۴	حاشیہ شرح جای از حاشی تا جردات	۲۴	۱۰۲۰
۲۵	=====	۲۵	۱۰۳۹
۲۶	=====	۲۶	۱۲۸۱

## (۷۲) صاحب تلخیص المفتاح

نام و نسب لور پیدائش نام محمد ابو عبد اللہ کنیت ابو العالی جلال الدین قاضی القضاۃ لقب والدہ کا نام عبدالرحمن اور کنیت ابو محمد ہے سلسلہ نسب یوں ہے۔  
 ابو عبد اللہ محمد بن علی محمد عبد الرحمن بن امام الدین ابی حفص عمر بن احمد بن محمد بن عبد الکریم بن حسن بن علی بن ابراہیم بن علی بن احمد بن ولف بن ابی ولف التہل آپ ترویج کے باشندے لور شافعی مسلک تھے۔









انتظامی کی شخصیت علماء کی نظر میں سید احمد علیہ السلام کی فرمائشوں پر راجعہ تھی۔ ان کے زمانے میں ریاست مذہب خفیہ آپ پر قائم ہوئی۔ علماء نے نصیحت کی بلکہ مشرق میں علم ان پر قائم نہ کیا۔ علماء نے ان کی سبکدوشی میں محاسن طرمان کم لڑائیوں مثلاً فی الاعلام والاہلکار انتظامی الجوبہ روز پھر تھے آپ کی نظیر یہ ہے۔ علماء میں کسی میں ان کی قابلیت اور ہمت علمی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ میر سید شریف جرجانی جیسے مقابل بھی ان کی آنکھوں سے استفادہ کرنا اور ان کی قابلیت سے فائدہ اٹھانا تھا۔ انہیں یہی میں مولانا عبدالحی صاحب نے آپ سے حق میں کی گائیہ قطعہ نقل کیا ہے۔

والعمر معنی ولم لیل امالا

فری النور وحصل الامالا

الحصل بھصل صلا لا

لا بھصل النہاس والعکس ولا

مگر یہ بات موصوف کے طوطا مقام کے بالکل خلاف ہے۔

انتظامی کی جلالت شان امیر تیمور نے ایک روز اپنا ایک قصہ کسی ضروری کام پر روانہ کیا اور اس کو عاصی اجازت دی کہ نہ روت کے وقت جس کا کھڑا دل چاہے اس پر سوار ہوئے، قصہ کو ایک جگہ ساری کی عادت ہوئی، اتفاقاً ہی وہ قندہار عاصیہ انتظامی کی خدمت میں پہنچا اور خیر کے پیش کاوش میں ان کے گھوڑے بند ہوئے تھے، پرچہ وہیں پہنچا اور جات ہی ہے وہاں ایک عوازل احوال لیا۔ علماء محمد ان وقت اپنے خیمہ کے اندر تھے اس قصہ کی اطلاع ہوئی تو نہایت پرہیز ہوئے اور قصہ طوطا کی بڑا لفظ لیا، جب دولت کرور پر پہنچا تو اس نے عاصیہ کی قابلیت کی امیر تیمور کا جو حال یہ ماجرا سن کر رونا کا آملی سے قیاس میں آسکتا ہے، چنانچہ نصیب کے حجب سے محروم ہو کر رات بیاں کے بعد کہا کہ اگر شاہ ساری سے براج تو یہ ملک پر پاتا مگر میں اپنے کسی دامن میں رہتا ہوں، میں اس کا شہر شہر ویدار کو میری حکومت میں رہتا ہوں۔ انتظامی کی بارگاہ بیوروہ میں شاہ شانی میں مظاہر کے روز میں آپ کا بہت سون تھا، اس سے جہ نہاد اور ان کی یہ ہیں صدر الصدور مقرر ہو گئے تھے شاہ تیمور آپ کا یہ اقتدار تھا اور بہت اہم کرنا تھا، جب آپ نے مصلحت میں نصیب کی اور شاہ کی خدمت میں عرض کیا تو شاہ نے بہت پسند کیا اور عرصہ میں قطعہ کو آئے وہاں کو اس سے زیارت تھی۔ مختار و لمالہ میں انتظامی فاضل سے یا جرجانی یہ سرتاجا ہے، خود علم ہے کہ میر سید شریف جرجانی اور عاصیہ الدین مختار کی ہر دو کا ہر علماء و مشاہیر مضامین میں سے تھے اور اپنے زمانے سے آفاق و مآقیاب ان کا جد علم و عرصہ و قیام بلکہ سوائے حدیث کے دیگر تمام علوم کا ماہر اور جامع ان دونوں جیسے کوئی نہیں گذرا، ان میں سے ہر ایک خاتم العلماء، محققین مگر مطلق و کلام اور علوم عربیہ و علوم ترکیبہ میں عاصیہ مختار کی میر سید شریف سے نہیں زادہ تھے اور تحقیقات اور وقایعات مفیدہ میں تو مختار ہی سے میر صاحب کو کوئی نسبت ہی نہیں تھی جیسے ذہانت و فطانت میں میر صاحب سے مختار کی کوئی نسبت نہ تھی، لہذا اب علم جانتے ہیں کہ بات میں بات پیدا کرنا شستہ و خبیثہ الفاظ میں مسئلہ کی تقریر کرنا و خبیثہ وسائل کو لکھنا اس سے انتہاء و غیرہ جو غریب انتظامی کی تحریر میں ہیں وہ میر صاحب کو نصیب کمال، قابل صاحب الکشف و الاصل حاصل ہی الحاصل سمجھا علی فسمی والا کھر فی حسب السعداء تھی نے نصیحت کی کہ میر صاحب عبادی حلیف و اثنا تصنیف میں علماء مختار کی کی شخصیت و تحریر کے درمیان غلط فہمی نہ ہو، ان کی تہنیک و تہنیک سے مولیٰ نکلتے تھے اور موصوف کی رفعت شان جلالت و قدر اور طوطا مقام کے معترف تھے لیکن جب تیموری مجلس میں مباحثہ و مناظرہ کے سبب سے اس میں مینافرت واقع ہوئی اس وقت سے باہمی اتفاق جاتا ہوا، میر صاحب علماء مختار کی کے ہر قول کی تزیین کا اہم اور ان کی باتیں متین سے اختلاف کرتے گئے۔

لیا قدامت کا علم میں یہ بات سے (ذوق)

لولی سے بڑھ کر کوئی رفعت خلاف ت

جس کا جواب علماء مختار کی کا طرز عمل یہ دے رہا ہے کہ

مکمل نے قدوں کے مجاز سے رسوا ہوئی ہے، وہ نہاد اثر ہے ابھیں اگر کسی سے تو کھر شرافت کہا ہے کی

انتظامی و جرجانی کے باہمی مناظرے میر سید جرجانی بھی شاہ تیمور کے دربار میں آتے جاتے تھے اور انہیں







مقدمہ کے کتاب پر مبنی ہے اس کے بعد اب فن پر جو پانچوں اس کے بعد جو میرے سبق کے ۱۱۱۱ اور حق ہوتے تھے یہاں تک کہ ہم نے جو کتابیں کتاب آ کر لیں۔

آپ کی تصانیف کی مختصر فہرست حسبِ ذیل ہے۔

۱۔ شرح تہذیب النہال۔ یہ آپ کی سب سے پہلی کتاب ہے جو ماہ شعبان ۱۲۳۸ھ میں مولد سال کی عمر میں لکھی گئی۔  
 ۲۔ مطلق شرع فی خمس۔ یہ شہرہ آفاق کتاب دو صفر ۱۲۳۸ھ کی تصنیف ہے مقام تصنیف شہر ہرات ہے۔  
 ۳۔ مختصر العالی۔ یہ ۱۲۵۶ھ کی تصنیف ہے مقام مجاہدان میں لکھی گئی ہے۔  
 ۴۔ معینہ شرح شمس جہاں الداری ۱۲۵۵ھ کی تصنیف ہے۔  
 ۵۔ درجام میں لکھی گئی ہے۔  
 ۶۔ کونیا۔ یہ دار کتاب اور اشاعت میں واقعہ ۱۲۵۹ھ میں لکھی ہے۔  
 ۷۔ شرح عقائد نسلی شعبان ۱۲۶۸ھ کی تصنیف ہے۔  
 ۸۔ حاشیہ شرح مختصر الاصول۔ ۱۲۷۰ھ کی تصنیف ہے۔  
 ۹۔ الاثر۔ یہ ربیع الثانی ۱۲۷۸ھ میں خوارزم میں رہ کر لکھا ہے۔  
 ۱۰۔ مقاصد (۱۰)۔ شرح مقاصد یہ وہاں تصانیف واقعہ ۱۲۹۳ھ میں سر قدحی لکھی ہیں۔  
 ۱۱۔ تہذیب المطلق الکلام۔ ربیع ۱۲۸۹ھ کی تصنیف ہے۔  
 ۱۲۔ شرح وفتان احکام شوال ۱۲۸۹ھ کی تصنیف ہے۔  
 ۱۳۔ قیام میں لکھی ہے صاحب شرف نے پانچویں اور آخر کی ہیں۔

(۱۳)۔ شرح حدیث عربین (۱۴)۔ المسائل (۱۵)۔ کشف المار لروادہ (۱۶)۔ تفسیر فارسی۔ (۱۷)۔ شرح خمس الشون۔ اوّل کی میں الاصول، فہرست (۱۸)۔ ابن حاجب (۱۹)۔ نظم السوانح فی شرح ابوالوفاء (۲۰)۔ المسائل فی تحقیق الایمان۔ ۱۲۹۰ھ کی تصنیف ہے۔  
 ۲۱۔ قدوۃ ۱۲۶۹ھ میں قیامی حنفیہ مقام ہرات میں اور ۱۲۷۲ھ میں متن لکھ اور ۱۲۸۰ھ میں حاشیہ لکھا۔  
 ۲۲۔ تہذیب شریعت کی تفسیر۔ یہ لکھی گئی ہے۔  
 ۲۳۔ حاشیہ شرح تہذیب النہال۔ یہ لکھی گئی ہے۔  
 ۲۴۔ حاشیہ شرح تہذیب النہال۔ یہ لکھی گئی ہے۔  
 ۲۵۔ حاشیہ شرح تہذیب النہال۔ یہ لکھی گئی ہے۔  
 ۲۶۔ حاشیہ شرح تہذیب النہال۔ یہ لکھی گئی ہے۔  
 ۲۷۔ حاشیہ شرح تہذیب النہال۔ یہ لکھی گئی ہے۔  
 ۲۸۔ حاشیہ شرح تہذیب النہال۔ یہ لکھی گئی ہے۔  
 ۲۹۔ حاشیہ شرح تہذیب النہال۔ یہ لکھی گئی ہے۔  
 ۳۰۔ حاشیہ شرح تہذیب النہال۔ یہ لکھی گئی ہے۔

فہرست حواشی کتاب مطول

## فہرست حواشی کتاب مطول

نمبر	حاشیہ	مصنف	تقریباً
۱	حاشیہ مطول	سید شریف علی بن محمد جرجانی	۸۱۶ھ
۲	=====	مفتی حسن بن محمد شاہ تباری	۸۸۶ھ
۳	=====	القاسم بن محمد بن فراموز مشہور ملاحشہ و	۸۸۵ھ
۴	=====	مفتی ابو القاسم بن ابی بکر بنی سرحدی	-
۵	=====	مفتی میرزا جانا حبیب اللہ شیرازی	۹۹۳ھ
۶	=====	شیخ الاسلام احمد بن علی بن محمد لہجہ	۹۱۶ھ
۷	=====	القاسم بن علی بن محمد اللہ داری	۹۷۹ھ
۸	=====	شیخ ابو القاسم بن علی بن محمد شہروردی بسطامی (مصنف)	۸۷۵ھ
۹	المعول حاشیہ مطول	شیخ احمد بن عبد اللہ قرطبی	۸۶۲ھ
۱۰	حاشیہ مطول	علامہ عبد العظیم بکدولی	۱۰۶۷ھ

۸۳۲ هـ	مولا حسن طاشی	=====	۱۱
۸۳۲ هـ	شمس‌الدین محمد بن احمد بن حکیم بسطامی الطائی	=====	۱۲
-	=====	=====	۱۳
-	=====	=====	۱۴
۸۳۳ هـ	شیخ سید بن یوسف سیرانی قزوینی	=====	۱۵
۱۱۰۱ هـ	سید علی‌اللات داری	=====	۱۶
۸۹۱ هـ	شیخ حسن بن عبدالصمد سامانی	=====	۱۷
۹۰۱ هـ	شیخ نظام‌الدین حکیم طاشی	=====	۱۸
۹۹۸ هـ	شیخ ابی‌الدین بن نصر الله بن محمد الدین کمرانی	=====	۱۹
۱۱۵۵ هـ	شیخ نور‌الدین بن محمد صالح احمد آبادی	=====	۲۰
==	ملا ابوالحسن بن قاضی صدره الدین	=====	۲۱
==	سید محمد قزوینی	=====	۲۲
۱۱۹۰ هـ	علامه محمد حسن	=====	۲۳
۱۱۹۵ هـ	محمد انصاری بن محمد طلی بن مقیم الدین مجهری	=====	۲۴
۱۱۹۵ هـ	ملا نور محمد شیرازی	=====	۲۵

### فهرست حواشی مختصر المعانی

شماره قات	موضوع	حاشیه مختصر المعانی	نمبر
۹۰۱ هـ	شیخ نظام‌الدین حکیم طاشی	حاشیه مختصر المعانی	۱
۹۰۶ هـ	شیخ سید بن یوسف سیرانی	=====	۲
۱۰۱۵ هـ	فاضل عبدالله بن شهاب الدین بزدی	=====	۳
-	شیخ ابی‌الدین بن نصر الله بن محمد الدین کمرانی	=====	۴
-	شیخ نور‌الدین بن محمد صالح احمد آبادی	=====	۵
-	=====	=====	۶
۹۱۹ هـ	شیخ الاسلام احمد بن محمد بن محمد طه	حاشیه مختصر المعانی	۷
-	شیخ محمد بن خطیب	=====	۸
-	شهاب‌الدین احمد بن قاسم داری بزدی	=====	۹
-	علامه محمد بن محمد عرف داری	=====	۱۰
۸۱۹ هـ	محمد بن ابی‌بکر عبدالعزیز ابن بشار الدی	=====	۱۱
-	شیخ محمد نقی بن محمد طاشی	=====	۱۲
۱۰۷۶ هـ	علامه حسین بن شهاب الدین طاشی الطائی	حاشیه مختصر المعانی	۱۳
-	=====	=====	۱۴
۱۰۷۶ هـ	شیخ ابی‌الدین بن نصر الله بن محمد الدین کمرانی	حاشیه مختصر المعانی	۱۵
-	مولا نازک الله بن محمد احمد الله بن محمد نعمت الله	=====	۱۶
-	مولا ناصر الدین	=====	۱۷

## (۷۴) صاحب ایسا غوجی

نام و نسب اسم گرامی مفضل ابن الدین لقب مولانا اور عرف اور الکلام مر ہے لفظانی اثر الحیث لفظ سے  
 فاضل یعنی فاضل ہے الی الناقل لیکن غلط تہ یہ ہے کہ یہ اثر الکتاد سے لفظی موصول ہے الی الخ  
 علی ایہر آپ ایہر ہے ہند سے تھے جو روم میں ایک مقام کا نام ہے اس لئے نسبت میں ایہر ہی لکھتے ہیں مولوی  
 محمد بن حام محمد نے میر ایسا غوجی کے مشیر میں جو کہ قاضی کا ایک نام ہے ایہر متاویذ و سوانہ یاد اصغریٰ نے ایک  
 شعر کا نام ہے جو "آب ہر" یعنی ماء الرئی کا مرہب ہے مفتی محمد عبداللہ کوئی اپنی تعلقات میں لکھتے ہیں کہ یہ غشی کی بھول  
 سے یونکہ ایہر اسم کے دون پر ہے جس کی تصریح جو الجواہر میں موجود ہے عقب میں ہے ان المشہور فی ہذا المعنی  
 سکون الاء المدو حدة وضع الہاء

تعارف آپ نے ہند و فاضل اور ہند پایہ تحقیق و منتفی تھے نام فتح الدین راوی سے آپ کو شرف کلمہ حاصل ہے  
 جیسا کہ حامد ابن عمری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے  
 تصانیف آپ نے بہت سی نمونہ اور قابل ذکر کتابیں تصنیف کیں جیسے ۱۔ اشدات ۲۔ ریہود ۳۔ کشف الحقائق  
 ۴۔ منطق میں منطق ۵۔ تصنیف ہے ۶۔ انصافی طم مدل میں ہے ۷۔ ایسا غوجی منطق میں ہے ۸۔ ایہر ایہر  
 ۹۔ منزل الازہار فی تعلیل الایہر ۱۰۔ اس میں آپ نے قوانین منطقہ و حکمی کی بہت اپنی آخری زمانے کو تحریر فرمائی ہے اور بعض  
 اصول میں مذکور ہے یہ سب تحریر فرمائی ہے آپ کی کتابیں ایسا غوجی اور ہذا الکتب نہایت مقبول اور اعلیٰ درجہ میں ہیں  
 تحقیق ایسا غوجی عقلمند ایسا غوجی کہتے ہیں حیات مسیحی ہنس، نون، فصل، غلامہ اور غلام قالی جہم  
 فی ضہر

ہنس، فصل، نون، غلامہ و غلام قالی  
 میر سید شریف جرجانی نے صاحب ایسا غوجی میں لکھا ہے کہ یہ غلامہ جو ان میں سے ایک حکیم کا نام ہے جو معرفت  
 حیات میں بہت تامل و تحقیق کا شوق رکھتا تھا وہی مطالعہ میں ہے یہ ایسا حکیم کا نام ہے جس نے فیاض و اختصار اور ایہر کی تدوین کی  
 جس کے متون کو ایام مستور یاد و ن کو ہم دہل موسم کر دیا یہ بھی کہایا ہے کہ یہ ایسا حکیم کا نام ہے جو حکیم کے  
 یہاں نہ تھا تاہم ہر مسئلہ میں اس کے نام سے ساتھ مطالب کرنا اور اس کا ایسا غوجی اصل مذکور بعض معجزات سے ذکر کیا ہے  
 ان کے معنی اصل میں پانچ چیزیں ہیں ایسا پھولی کے ہیں پھر اس کو حیات مسیحی اور ایسا غوجی حکیم نے ان کو پانچ  
 اور ق میں دہان کیا تاہم کتب باب حیات جس منطق کے جواب کہو میں سے ایک حکیم ترین باب ہے جس میں بہت سے  
 نوٹوں نے کتابیں لکھی ہیں جیسے فتاویٰ مسیحی، فتاویٰ محمد بن عبداللطیف بن یوسف بغدادی اور علامہ اشیر الدین ایہر  
 وفات صدقات میں مختلف احوال ہیں صاحب کشف نے ۷۰۰ لکھا ہے اور نہ است آب غلامہ مصریہ میں ہے کہ  
 ۷۰۰ کے بعد دوسری کتاب پائی جاتی رہی ان کے ۶۶۳ ماہ ہے ایک قول ۶۷۱ ماہ ہے ایک صاحب غلامہ نے ۶۶۷ لکھا  
 ہے اور یہی اصل معلوم ہو جائے

## فہرست حواشی و شروع کتاب ایسا غوجی

صدقات

۷۸۶ھ

مفت

میر شریف علی بن محمد الجرجانی

شرب

میر ایسا غوجی





اسی بعد صیغہ معقولات میں پرنی کے نام تھے آپ کا نام مشہور ہے اور وہ درجہ اول آپ کی قدرت سے اس کے بعد بیانات  
 کہ جب یہ ۶۳ھ میں اس وقت کے سلطان نے اس سے ایک کتاب لکھوائی کہ اس میں امام اور معنی بیان کیا۔ ہم نے اس کا  
 بہترین نمونہ عیاں کیا، حافظ ابن کثیر نے اس کے متعلق ائمہ اہل علم کا بیان کیا ہے کہ اس کے الفاظ اچھے ہیں۔  
 درجہ اول میں مدت شمار کرتے تھے آپ کے حق کلمہ میں شامل ہونے والے اشراف لوگ آج بھی علم  
 میں جہاں تاج ہیں کہ نمودار ہوئے، بعد الدین تغلق نے بھی حضرت نے آپ سے استفادہ کیا اور تحقیق وقت طارح  
 الدین والی بھی آپ ہی سے شاگرد رہا جس میں اس کے متعلق بہت اچھا طریقہ ہے۔

احمد الطحاوی المشہور بالقرص والافادہ قراء العلم علی الشیخ قطب الدین الطبری صاحب التفسیر فہم المفسر  
 درجہ اول میں جو علماء مشہور ہیں ان میں ایک سربہ آورد و عام آپ کی ذات بھی ہے آپ نے علم شریعہ سے  
 شہرہ یافتہ قطب الدین زکریا سے حاصل کیا اور ہندوستان شریف لائے۔  
 میر سید شریف بڑھل بھی استفادہ دینے سے حاضر ہوئے تھے طرہ اس وقت قطب الدین ضعیف ہو چکے تھے اس لئے اس سے  
 کام و وقت ہوسکا۔

ایک ضروری تفسیر زہد افغانی مہلت متذکرہ بالا جس میں جلال الدین بن علی و قطب الدین زکریا کا شمار  
 کیا گیا ہے یہ ہم نے ۱۱۰۰ھ میں طرہ اس کی کتاب نظام تعلیم و تربیت ۲۱۱ھ سے ملی ہے۔ کتاب مہلت میں  
 شامل ہے اس کے رازقی کا نام زکریا ہے اور وہی کا نام پیدا ۸۲۸ھ میں طرہ اس کی پیداوار کی روایت  
 سے باخبر ہوا بعد میں کلمہ لکھ کر اس سے کتاب (تذکرہ)

دنیا سے رحلت ہوئے وہ نے کلمہ لکھ کر پندرہ سال کی عمر میں ۱۶۱ھ میں اس وقت کو پہنچا وہاں  
 گیا یا ماہ ۱۱۰۰ھ میں طرہ اس کی کتاب مہلت متذکرہ بالا جس میں جلال الدین بن علی و قطب الدین زکریا کا شمار  
 کیا گیا ہے یہ ہم نے ۱۱۰۰ھ میں طرہ اس کی کتاب نظام تعلیم و تربیت ۲۱۱ھ سے ملی ہے۔ کتاب مہلت میں  
 شامل ہے اس کے رازقی کا نام زکریا ہے اور وہی کا نام پیدا ۸۲۸ھ میں طرہ اس کی پیداوار کی روایت  
 سے باخبر ہوا بعد میں کلمہ لکھ کر اس سے کتاب (تذکرہ)

(۶) طبی شرح شریعہ آپ کی مقبول و مشہور کتاب ہے جو یوم تصنیف آٹھ صدی قبل از ہجرت میں  
 عبد القادر بدائی، محل اہل بیت شریعہ و شرح سلف اشراف و علماء اور بہت شائع ہوئی ہے۔ کتاب شریعہ  
 میں فقہی اور نظام میں شریعت کا خلاصہ ہے اور وہی اور کتاب شریعہ میں بھی ایسی ہی طرہ اس کا سب سے اہم  
 معقولات کی جن کتابوں کا پڑھنا ضروری تھا وہ صرف یہی تھیں کہ کتاب بھی آپ نے اور یہ وصف فیات الدین ہے  
 تصنیف کیا اس کا نام امام شریعہ و شرح القواعد الفیہ فی شریعہ مالک الشریعہ ہے۔

حواسی الکلی (۱) شریعہ از مولانا فضل محمد قدی من علماء زمیں سلطان حسین (۲) شریعہ از مولانا  
 ابوبکر بن عربیہ و سرائی (۳) شریعہ از مولانا طویل بن محمد قزاقی فوسی (۴) شریعہ از امام العظیم باطنی (۵) شریعہ از  
 وجیہ الدین بن نصر اللہ بن عبد اللہ بن عمرانی (۶) شریعہ از مولانا کت اللہ بن محمد اللہ بن محمد نعمت اللہ مصری۔ ل

## (۷۷) صاحب میر قطبی

میر سید شریف جرجانی کا حاشیہ ہے جن کے حالات "نومیر" کے ذیل میں گذر چکے موصوف کا یہ حاشیہ فقہ  
لہ کیندری کی کتاب "قطبی" پر ہے جو نہایت عمدہ حاشیہ ہے اور ایک مرتبہ صاحب دلائل نے ایک دور و تھا کہ  
تصویر کسی معشوق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانی شکل میں تصویر قطبی پر بنائی تھی۔  
حالم منطق منصور ہو تیری تصویر کا  
منہ نہانی قطبی ہے خط حاشیہ ہے میر کا (آتش نکلندہ)

اور ایک یہ دور ہے کہ شرح جامی و میر قطبی وغیرہ کتب کے مضامین حاشیہ سے نازک اندازوں نے غیر متحمل تو بن  
کر دیار دور پہنچیں جس کے نتیجہ میں ان کتب کو خیر باد کہہ کر نصاب سے خارج کیا جا رہا ہے خالی اللہ الشعل۔  
حواشی میر قطبی (۱) حاشیہ محمد بن سعد جلال الدین دہلوی (۲) حاشیہ علاء الدین قطبی (۳) حاشیہ علامہ عبد الغفور  
سیالکوٹی بر قطبی و میر قطبی (۴) حاشیہ صدر الدین شیرازی (۵) حاشیہ ابو الود (۶) حاشیہ میر اود (۷) حاشیہ ملا محمود  
سرخ (۸) حاشیہ علامہ مصام الدین بر قطبی و میر قطبی (۹) نظم انصیر حاشیہ میر اود (۱۰) حاشیہ ملا محمود

## (۷۸) صاحب تہذیب المنطق

شیخ سعد الدین قناترانی کا مشہور متن زمین ہے جن کے حالات مختصر ذیل کے ذیل میں گذر چکے ہیں۔

## فہرست شروع و حواشی کتاب تہذیب المنطق

نمبر	شرح	مصنف	تقریبات
۱	شرح تہذیب	علامہ جلال الدین محمد بن سعد صدیقی دہلوی	۹۰۰ھ
۲	=====	شیخ سعد الدین محمد بن صابر کلاہری	۹۷۹ھ
۳	=====	شیخ الاسلام احمد بن حنبل بن محمد مشہور محمد سعید الدین	۹۷۹ھ
۴	=====	شیخ شمس الدین امام شیرازی	-
۵	=====	شیخ عبد اللہ بن فضل اللہ خسیسی	-
۶	چند اہل نظر	شیخ زین الدین عبد الرحمن بن ابی بکر	-
۷	شرح تہذیب	شیخ محمد بن علی بن سلیمان کاشانی	-
۸	=====	شیخ محمد بن علی بن ابی ایوب بن ابی العفا	-
۹	=====	شیخ عبد اللہ بن علی مشہور بٹاویر	-
۱۰	=====	شیخ مظفر الدین علی بن محمد شیرازی	۹۲۲ھ
۱۱	=====	شیخ عبد اللہ بن حسین بڑوی	۱۰۱۵ھ
۱۲	حاشیہ تہذیب	مولانا برکت اللہ بن محمد احمد اللہ بن محمد نعت اللہ لکھنوی	-
۱۳	شرح تہذیب	شیخ نور الدین بن محمد صابر احمد آبادی	۱۱۵۵ھ

## (۷۹) صاحب صفری و کبری

یہ دونوں رسالے میر سید شریف جرجانی کے ہیں جن کے حالات نومیر کے ذیل میں گذر چکے ہیں۔





وہیں دنیوی حیثیت سے بھی ترقی کے آخری نقطہ پر پہنچے جو طاغیر بنی کے پیش کرنے والوں کی معراج کمال عاقبتی تکمیل علوم  
تے افتخار کے بعد دکن کی جانب سفر کیا اور بادشاہ غلام محمد مرہٹے (عالمگیر بادشاہ) میں بادشاہ ہو کر لکھنؤ کے منصب قضا پر فائز  
ہوئے۔ محمد زبیر دونوں کے بعد اسی منصب سے معزول ہو کر دہلی کی کارخانہ کیا اور حیدر آباد کے منصب قضا کی خدمت میں  
ماہور لار برقرار رہے۔ لیکن خاص سبب سے منصب ہو کر یہاں سے بھی معزول ہو گئے۔ پھر لار کان دولت مائید بنی کی خدمت میں  
سے قربت سے نجات پا کر شاہزادہ اور فیض اللہ (ابن شاہ عالم بن لارنگ زیب) کے استایق مقرر ہوئے جب شاہ عالم پر شاہ  
طافیت سے صوبہ کاظمی کی گورنری پر مامور ہوئے تو قاضی صاحب شاہزادہ کے بھرکات کامل پہنچے۔ طافیت کی وفات سے  
بعد جب شاہ عالم سلطنت مظفر کے فرمانروا معظم ورحمۃ مطلق شہنشاہ ہوئے ہندوستان واپس آئے تو قاضی صاحب کا اختر  
اقبال بھی اسی جہاں پر پہنچا جہاں مولانا آملو صدرالت مجتہدہ ممالک ہندوستان کے منصب عظیم پر برقرار ہوئے جو  
ہندوستان میں شاہ اسلامی کے عہد کے معروف ترین محدث و ائمہ کرام کے ساتھ شاہ عالم نے قاضی صاحب کے پر  
ویت خطاب سے ان کے اہمیات میں پھر جانے لگے۔

[illegible]

و اعلم انه قد جمع الله سبحانه لذي حق تعالى لهذا الكتاب من كتب طحفت كتاب البردوي و كشف

الماء والسميع وشرح مشراح والتوضيح والحريز لاس الهامو العنبر والنسراج شروحه ومن

بسم الشامت للحصول للاعب الراى الاحكام الامدى و شرح السحطى لىقاسى و نعلقاته مع حاشى

اسید الشریف والا بھری و شرح النسخہ، عذر می و حاشیہ الفاضل میرزا جلال دودا علی شریف صاحب

المشاعري وخرجه للاسوي ومن كتب اليها كتب المنحصر والمبهي لابي العباس

[illegible]

اہل علم ہمارے ہیں ز کلامت اللہ نے کتب اصول فقہ کی جو فہرست پیش کی ہے لکھی جائے اور وہ فہرست ہے جس  
فہرست کی اہم کتابوں میں خود ہی غور کیجئے کہ آخر کون سی کتاب روکھی ہے صرف اصول اختلافی لکھی گئی ہیں نہیں بلکہ شافعی  
اہل اصول فقہ کی مہمات کتب بھی زیر مطالعہ تھیں۔

محبت اللہ والہاں اللہ میں مبادیہ مولانا آزاد نے محبت اللہ کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ اللہ کا نام لانا محبت اللہ ہی ہے۔ یہی ہمارا تعلق، اتفاق، تعاون ہے۔ یہی محبت اللہ، عکس کے قاضی ہے۔ ہر لمحہ اللہ صاحبِ صدر و الصدور دونوں ایک ہی اسلئے مولانا صاحب الدین جس آدھی کے شاعر تھے اسی حاصرتے دونوں میں مقابلہ کا بازار کھول دیا۔ انہوں تک گرم کر کہا۔ لیکن یہیں ہم مل رہے ہیں مبادیہ ملکی، سلوک و ملت۔

میں کارنامے علامہ موصوف نے (انجوامہ المفرد) فی بحث جزء البرق (۲) سالہ فی مقالات العامة اور (۳) سالہ فی فن نہ باب الخیجی بعد من الرانی من نہ باب الشافعی (۴) منہای حواشی مسلم الثبوت وغیرہ مختلف کتابیں



لکھنوی (۱) منشاء العلوم لڑکا محمد امجد علی صاحب بلہوی۔ (۸) نصف الاسرار از ملا محمد یوسف دوم (۹) شرح مسلم از ملا احمد  
محمد ائیں بن ملا قطب الدین فرنگی بمبئی (۱۰) شرح مسلم از قاضی احمد علی بن سید فتح محمد جندی (۱۱) شرح مسلم (۱۲) تالیف  
والا۔ (۱۳) مفتی شرف الدین، امجدی (۱۴) شرح مسلم از ملا محمد بن علی العبدان متوفی ۱۰۶۰ھ (۱۵) شرح مسلم از محمد  
ولایت رسول نمائندی (۱۶) انوار العلوم اردو از مولانا مفتی کاکا خیل پشاور۔ ل

## (۸۲) ملا محمد اللہ

نام و نسب آپ کا نام محمد اللہ ہے اور والد کا نام حکیم شکر اللہ سلسلہ نسب یوں ہے محمد اللہ بن حکیم شکر اللہ بن شیخ  
دانیال بن فخر محمد صدیقی سند علی، ملا نظام الدین بن قطب الدین شہید سلاوی اور شیخ کمال الدین بن چچ پوری کے مرشد  
ملا محمد علی سے ہیں نہایت بلند پایہ معقول عالم اور عارف جہت تھے۔

درس و تدوین قصبہ سند علی جس کو آپ کا وطن عزیز ہونے کا فخر حاصل ہے اسی سند علی کے ایک مدرسہ میں  
مدرسہ تک ورس و افادہ میں مشغول رہے آپ کے واسطے تربیت سے فیض یافتہ بہت سے نامور فضلاء نکلے مثلاً قاضی احمد  
علی سند علی (۱) صاحب ترمذ، مولوی احمد حسین بھٹوی، ملا باب اللہ جو پوری، مولوی محمد اعظم قاضی زادہ سند علی،  
مولوی عبداللہ بن زین العابدین محمد زادہ سند علی وغیرہ۔

علی مقام صاحب زریہ الخواص لکھتے ہیں "ماکان من الاساتذہ المشہورین فی ارض الہند یہ برزخین ہندوستان میں مشہور  
ہندوستان سے تھے بلکہ ملک لکھتے ہیں "ماکان من الاساتذہ المشہورین فی ارض الہند یہ برزخین ہندوستان میں مشہور  
قدیر، منہ است۔ ملا محمد اللہ کے ساتھ وزیر ممالک، خلیفہ ابو السور، نواب صفدر جنگ، حاجت مراد علی قوال اس کی نگاہ

میں آپ کی حق مولیٰ وقت بھی اسی لئے نواب موصوف نے آپ کو ولی و پدر سے "فضل اللہ خان" کا خطاب دلوایا تھا ان  
کے حقائق کی جو کویت بھی صاحب تذکرہ علماء ہند اس کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں نواب ابو السور خان صوبہ دہلی اور  
نواب ابوالحسن ورخان جو صوبہ اودھ کے صوبہ دار تھے۔

۱۔ استاد بدل برادران، اشت  
۲۔ استاد بدل برادران کا تعلق دیکھتے تھے

۳۔ استاد بدل برادران کا مطلب دستور تھا کہ جو واقع میں بھائی ہو تا تھا اس کو کوئی بھائی بنا جاتا تھا تو اپنی بھائی یا  
نہی اس سے برادران کی بھائی یا نہی اپنے سر پر لکھائی کا نام "استاد بدل برادران" تھا۔ اخوت کا جو تعلق اس رسم کے  
بعد قائم ہوتا تھا اور شہ نے حقائق سے بھی آگے بڑھ جاتا تھا آخر دم تک لوگوں کو اس کا فائدہ پاس کر دیتا تھا۔

صفدر جنگ کے عہد اقتدار میں علوم و کمال کی وہ بے قدری تھی کہ بیل کر، اش حکم خان، تاجو برہادر، گروہے گئے مگر  
نہی نواب اپنی سند ایک مولوی قصبائی مولوی نے سر پر رکھ کر ان کو اپنا بھائی بناتے اس سے ملا محمد اللہ کی معقول وقت کا  
تدارک کیا جاسکتا ہے ملا اوزیس موصوف نے اسہ شاہ، مولوی سے سفارش کر کے آپ کو چند گاؤں بطور جائیداد دیئے جس  
کے بعد آپ نے سند علی میں ایک بہت بڑا مدرسہ قائم کیا۔

۴۔ ملا کا مذہب مولوی محمد اللہ کس اہل حق نے قادی تھے صحابہ نہیں کہا جاسکتا لیکن چونکہ محمد اللہ میں میر باقر اللہ کے  
محقق مولانا خیر اللہ بلگرامی کا خطاب اثر لا سہل کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ فرقہ لاس کے عالم بہاء الدین حالی کی  
کتاب تہذیب الاسول (۱) بحال باقی اسول فقہ کی کتاب ہے اس کی شرح بھی لکھی ہے اس لئے لوگوں کا عام خیال یہ ہے کہ  
انھوں نے اپنی طور پر شیعہ مذہب اختیار کیا تھا۔

۵۔ وفات ۱۱۶۰ھ میں آپ نے دہلی میں وفات پائی اور حضرت قطب الدین لاٹھی کے حوالہ کے جانب فریبہ، جنوب میں  
برفون ہوئے۔

۶۔ تصانیف... ملا محمد اللہ نے بہت سی سرکرا اور کتابیں تصنیف کیں جو زیادہ تر فنی معنوں میں تھیں جن میں چنانچہ























لکھی جا چکی تھی۔ وہ ان کے پاس آ کر بیٹھ کر پڑھنے لگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

وہ ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔ اور ان کے لئے ایک نیک عمل ہے۔

## فہرست حواشی کتاب شمس بازغہ

مذہب

مصنف

نمبر شمار حاشیہ

۱۲۸۱ھ

مولوی ذیاب علی بن ابی ذیاب

ماتہ شمس بازغہ (ماتہ نام)

۱











جہاں کہہ میں اور دوسرا انتقال بے ساختہ طور پر ہے۔

آپ کی دوسری کتاب قانونِ جوتے جو آپ نے اپنی بیٹھی "اسٹافون" سے اٹھ کر لے لیا تھا فرمائی ہے اس میں دس مقالے اور ہر مقالے سے تحت بہت سی تفصیلات ہیں، آپ کی یہ دونوں کتابیں داخلہ میں ہیں۔

اس کے علاوہ حساب میں ایمر و ممالہ، فوج و اعصاب، خدمت و عیال، ہم سے ایک کتاب اور شریعت طرق اعصاب فی مسائل و مضامین حتیٰ کہ کتاب کی تاریخ ہے۔

فات۔ اس شرف بھانڈے میں میرے آپ کا من و مات ۱۸۱۸ء قریب ہے۔

فہرست شروع کتاب المخلص

نمبر شمار	شرح	مصنف
۱	شرح	سید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی
۲	شرح	سید احمد بن محمد بن علی
۳	شرح	سید محمد بن علی بن محمد بن علی
۴	شرح	سید محمد بن علی بن محمد بن علی
۵	شرح	سید محمد بن علی بن محمد بن علی
۶	شرح	سید محمد بن علی بن محمد بن علی
۷	شرح	سید محمد بن علی بن محمد بن علی
۸	شرح	سید محمد بن علی بن محمد بن علی
۹	شرح	سید محمد بن علی بن محمد بن علی
۱۰	شرح	سید محمد بن علی بن محمد بن علی





یہ سب سے پہلے مشہور کاغذ ہے مگر سب سے پہلی نہیں۔

شیخ الحدیث بن محمد الحدادی فی البدایہ علی الامم بن باقر بن مرتضیٰ طائفہ محسن بن مرتضیٰ بن عمو سعید  
مراد شیخ الحدیث بن محمد بن عبدالمطلب بن شریف بن شمس الدین محمد اصفهانی ملاطیف احمد بن غازی تهرانی۔

پھر یہ آیت اللہ تعالیٰ علیہ السلام کا خود اعلان ہے کہ جن آیات کے مضامین وہ لوگوں میں میرے والد کے پیغمبر ہونے کی صحت کی گواہی دیتے ہیں (۱) ان کو تم سے اللہ تعالیٰ (۲) ان کو اللہ تعالیٰ کے واسطے سے

لا یزیدون علما فی الارض ولا فساد و لعلہ نفس (۳) اولم بعدکم مانتہ کہ یہ من نہ کر و حادہ کم المصیر

حضرت ابو طالب نے تاج و تخت ان ائمہ میں حکم کیا ہے۔  
رفتہ ہوں شہزادہ کوئی

تصانیف آپ نے درجنوں کتابیں تصنیف کیں جو اسی تصانیف کا ترجمہ "اوس و اشعد کا" ہی شیخ باہلی "میں

موجود ہے ان میں سے مکمل یہ ہیں۔  
(۱) مالِ انشاء (۲) تعلیم و تربیت (۳) سر و ملانہ (۴) تیمور الشہد قادی و عربی (۵) الحساب (۶) تہذیب

۸) توشیح مقامه - (۱۰) تملک طلب انجمن و طهر - (۱۱) پیش جہای در فخر بنیان قاری - (۱۲) جہ و مقابلہ - (۱۳) جہاب

[illegible][illegible]

۱۳۵- در تعدادی از نسخ (۲۰) از این کتاب، عبارت «و اما در بعضی نسخه‌ها» آمده است.

۱- شمشاد ۲- کبوتر ۳- ماهی ۴- خورشید ۵- درخت ۶- پرنده ۷- ماهی ۸- خورشید ۹- درخت ۱۰- پرنده

[illegible]

(۹۶) صاحب تفریح

قاریہ

فائل : فتح بہار عرب بن خلف اللہ بن احمد البزونی ثم ابو بلوی ، فنون ریاضی میں اساتذہ تھے کہ ان کے شاگردوں نے علم حساب و جبر کو مشرق سے مغرب تک پھیلایا۔

۱۰۰۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے رسول کے بعد سے اپنے آپ کو نبی قرار دے گا، اللہ کی لعنت ہوگی۔

مجلس شورای اسلامی

آپ نے بائیس ماہ علماء میں تھے اپنے زمانہ میں ان فن میں اپنی تکریر کرتے تھے۔  
 تصانیف : تفسیر شان شاہین ۱۱۱ افاد ۱۰۲ الہ میں بدست تحریر فانی سے علامہ شریانی کا ایک ترجمہ مشیر سعد  
 وفات : ترمذہ انوار میں ہے کہ آپ نے ۱۳۵ھ میں وفات پائی۔

## (۹۷) صاحب بست باب

نام و نسب : محمد نام و ابو عبداللہ (ابو بکر) کنیت قیس الدین نقب الدکانام محمد اور ولوالکامام حسن بے شرمطوس کے  
 باشندہ ہیں، عقیدہ بہت عالی درجہ کے شیعہ تھے۔  
 وطن عزیز : شرمطوس ایک مرد فنی جگہ ہے جہاں نظام الملک امام خراسانی اور شاعر فردوسی تین بڑے مشہور شخص  
 گزومے ہیں کی کا شعر ہے۔

ایچہ و شاعر و فنی کہ اوطاسی نور، چوں نظام الملک، خراسانی، فردوسی۔

محقق طوسی ایسی زرخیز زمین میں ۵۹۹ھ میں، غنی کے صاحبزادی و پیرانہ کے پوتے میں مشہور نمایاں  
 تحصیل علوم : محقق طوسی اپنے وقت کے بے شک فیلسوف، ماہر علم ادب و اشعار، جہاں جہاں علم و ادب میں  
 جاتا، وہ پھر تھے عین الدین سام بن مراد بن مرقی، انصاری اور کمال الدین یوسف بن علی، یہ دست آپ نے علم میں تحصیل  
 دریافت کے بعد شاہ باکو خان کے یہاں وزارت کے عہدے کا عہدہ لے لیا، کمال الدین آپ کا بہت مقرب و مقرب تھا اور  
 کام میں آپ سے مشہور و لیاقت کا کمال ہے کہ شاہ و موصوف آپ کے مشہور و بے غیر بھی پیر کا بے نہیں ہو۔  
 اخلاق و عادات : موصوف نہایت خوب صورت و خوب صورت بلند اخلاق و بزرگوں صفات اور ہمہ گیر حسن افعال و  
 بہت مہم و پرواہ تھے ایک مرتبہ ان کا انتقال ہوا آپ نے ہم ایک خط لکھا جو کس کوئی سے مراد، انھوں نے یہ خط تحریر کیا  
 "ماکلب ابن الکلب"

آپ پر راند چلا، پڑا کر نہایت تنبیہ کی کہ ساتھ جواب تحریر فرمایا کہ تمہارے لکھا "ماکلب ابن الکلب"  
 باطل غلط ہے کیونکہ تمہارے پاس سے ہے جو کلمہ طویل اللہ ہے اور میں نے اللہ صعب القامت ہادی ابشہ و  
 مریض اللہ اور باطل و مضائقہ ہوں جس کے فصل، خواص اور ہیں اور میں نے فصل، خواص اور "عرض آپ نے اپنی  
 طرف سے کوئی ناشائستہ افق بھی تحریر نہیں فرمایا، حاشا ہی زادو نے ان سے متعلق جواب کہ آپ اپنے زمانہ میں ص  
 ۱۰ تھیں نے سر دلی پیشہ اعتدال میں متاخرین بے ایک کے علم، مگر ہی نظر رکھتے تھے۔

بناء صد خانہ و تعمیر کتب خانہ : ۵۹۹ھ میں آپ نے شرمطوس میں ایک عظیم ترین صد خانہ بنائی اور ایک بہت  
 قدیم لڑائی جس وقت بغداد "امامہ اور بزرگوں و فقیہ و جہاں جہاں تھی، اور وہاں ہی کتابیں کوئی ایسی کتابیں میں طوسی کو چار رکھ  
 کتابیں ہاتھ آئیں اور وہ ساری کتابیں آپ نے اسی قبیل میں ہی موصوف نے اپنی کتاب "تذکرۃ الخلفائے تیس لکھا ہے کہ  
 اس صد خانہ کی تعمیر میں جو حدیث ہے کہ ایک بار، ان میں مشغول ہوئے موصوف نے مصلحت سے فخر الدین مراد کی مجلس  
 سے فخر الدین غلامی اور قدوین سے نعم الدین باقی (صاحب شہب انام طوس سے قابل ذہن ہیں۔

الحیفہ عجیبہ : منقول ہے کہ ایک مرتبہ قیس الدین طوسی کسی ولی شہادت کیسے یاد کوں سے تصوف کہ ایک یہ عالم دنیا  
 خیر الدین طوسی ہے ولی نے دریافت کیا کہ ان میں کون سا کمال ہے، لوگوں نے کہا کہ علم نجوم میں ہی تکریر سیکھنے والی نے  
 کہا کہ علم نجوم تو اس سے زیادہ مدعا جانتا ہے، سن کر طوسی بہت زیادہ کبیدہ و خاطر ہو اور مجلس سے اٹھ کر چلا آیا اتفاق کی بات







وہ بالکل حفظ ہو گئی تھی۔ مطلب چھوٹے سمجھا تھا کہ کتاب رکھ دی تھی چند روز بعد ایک ارال سے منے سے تین اور ہم قیمت میں ایک اور کتاب مولیٰ لی جو کھربالی کی کتاب مابعد الصیغہ تھی اس کے مطالعہ سے بھی کتاب کا مطلب بھی مل گیا۔ نوٹس میں اس نے بہت سادہ یہ خیرات کیا۔

ابن سینا اور خاکروب۔ تاریخ مزید ہمیں ہے کہ ایک روز شیخ رئیس بالکوبہ ذرالت ایک خاکروب کے پاس گئے جہاں اس وقت میں مقرر ایک دوڑنے خاکروبی کے محل میں مشغول تھا شیخ نے سنا کہ وہاں بیت مہر ختم ہو کر آیا تھا اس نے اس وقت اس وقت

شیخ نے بطریق تقریبی نہیں کر سکا کہ شاید ملل عزت نفس میں ہے۔ تو نے اس کو ہونا۔ وہی ذرالت میں کر لیا کہ کما ہے اور علم نہیں کہ اس فعل نہیں میں بہرہ کر رہا ہے خاکروب نے جواب دیا۔ عالم بیت میں مشغول ہیں کہ ذریعہ علم سیر ہو جائے نہ نہیں برداشت کرنے سے بہتر ہے کہ اگر کسی ذریعہ ہو دستان۔ اگر کسی ذریعہ ہو جو کھربالی۔ دریں دو طرح نہیں اس قدر کہ بہت نیست۔ دریں دو نفس قبیح من مٹیہ و شولی۔ اور سلام خود وہاں صدر انشیں۔ بروئے سینہ فی دست ہر فرد کو دی۔

شانی و دربار تک رسائی۔ حصول علم و کمال کا ایک نتیجہ قدرتی علم سے بہرہ ور ہونا بھی ہے نتیجہ بھی جدوجہد سے بعد اس مرتبہ کا سختی ہو گیا تھا کہ دنیا میں سے فضل و کمال لی قدر کر کے اور اپنی حقانیت کا ثبوت دے۔

نظارہ میں پچھلے شیخ کے کلمات علمی سے واقف اور اس کے نام سے روشناس تھا نقاش نے انہی دونوں نوعیتوں میں منصور تحت پیلہ ہو اور درباری اہل کمال کا رخ کر کے وہ آخر شیخ کا قہر آوار اسے ہلاک کیا یا باطل شیخ سے جان سے دو شاہ کو صحت ہو لی پھر کیا قدرت وقت اس کے قدموں پر آجانی اور سب سے بڑی بات یہ ہو لی کہ شانی کتب خانہ اس کیسے کو باقیات کر دیا کیا شیخ کا کمال محبت کی طرح کتابوں سے مطالعہ پر مائل ہو گیا یہی سے ہم میں اضافہ اور نقد میں وسعت پیدا ہوئی جن کتابوں کے متعلق سننے کے ان میں سے ایک ایک نسخہ شیخ نے لے کر اپنا خاص کتب خانہ سمجھا اور دیگر کار آمد کتابیں نقل کر کے اپنے درالکتب میں داخل کیں۔

قید و بند اور مصائب و محن۔

اسی باعث سے وہی فعل کو انہوں نے ہی ہے کہ تاہم جاہل سے کشا لگتی اور میں سے جب شیخ بائیں برائے کے ہوئے تو جلدی سایہ سے محروم ہو گئے اور وطن چھوڑ کر نور مے طاقہ میں پلے گئے اور پھر برادر ستر گزرتے رہے جہاں پہنچے اور وہی تعلیم و تصنیف کا مشغل جلدی کا مطلب میں کتاب انہوں نے ملکی جہاں سے ہو ان واپس آئے جہاں شمس الدولہ بن بویہ نے انہیں قلم دان ذرالت سونپ دیا لیکن انہیں یہ عمدہ سنبھالے ہوئے حموزی ہی دت مذہبی تھی کہ فوج نے ان کے خلاف بیعت کر دی وہی قلم دان لیا اور شاہ سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں قتل کرے۔ شاہ نے صرف جلا وطن کرنے پر اتفاق کیا اس پر بھی ان کی مشکلات کا فائدہ۔ بہر حال تمام الدولہ سے یہاں ان کے عافیت نسبت جاز جاسم کی نجات کا تمام لگایا جس پر اس نے انہیں چار ہاتھ ایک قلعہ میں بند کر دیا اور انہوں نے ہمیں بدل کر لیا۔ ذرالت نجات حاصل کی اور جہاں میں طاعہ الدولہ کے پاس پہنچا اور اس کی حفاظت میں چار ماہ المیزان سے مدد لینے۔

مکمل نہیں ہے ذوق طاقت سے بہرہ نفا۔ جب ملک و زمانہ کو ہے خلق دن کے ساتھ ایک طرف تو خیم دولت نے ان کی کمر توڑ کر حوصلہ پست کر دیا اور دوسری طرف شہوت پرستی کے خلیع نے ان کو جسمانی طور پر کمزور کر کے ایک ایسی اطلاع پیدا کی جس سے جلا کر دیا جس کے طاق میں ان کی تمام طلب لہو ایدہ کام نہ کیں۔ وفات۔ شیخ کو اور تو جلدی شکایت رہا کرتی تھی اور قیض دور کرنے لیکن حقہ لیا کہ تھا ایک مرتبہ طاعہ الدولہ نے

نہ باب ہی ہنگ میں شریک تھا نہ ہی میں درو کا دور وہ انقبض اور کس لیے پیدائش میں آخر ہر حقہ لیا جس سے آنتوں میں خرابی آئی پھر اسی دن ستر کر پڑا ہر لوگ کہنے لگا کہ اس نے دوسری منزل پر پہنچ گئی ہے۔ جان پر اتنی طرح ہو کر اس کے دوا ساز طبیب نے معلوم نہیں کیوں اسے باہر معمولی سڑ میں ایک دوائی مقدور پائی گئی یہ بخاری جو آنتوں کی خرابی کو قریب بٹاتی ہے، خانہ ملازموں نے اس کو انجمن کی برست کی مقدور اور بھی بخاری اب تو تین ساری قوت سلب ہو گئی اور وہاں **لب حالت میں مصنف لایا گیا۔**

شیخ نے اصفان پہنچ کر وہاں میں قلعہ محمودی میں دو بجو کیا تھا کہ اسے اندر وقت پہنچا ہے موت سے چھاپہ ممکن ہے بد پر پڑی میں مضر کے مکمل قاتل میں مرض سے بے اختیار ہیں کہ اسے مرض میں دوا چاہا اور زندگی کے چند آخری دن سخت تکلیف سے بسر کر کے تین سال کی عمر پر کر جھوٹے دن پورہ رمضان ۱۲۸۸ھ میں آیا ہے رحلت کر گئے وفات کے بعد ان کی تدفین شہر ہون کے چوتھری طرح دیوہر فیصل ہے۔ یہ فیصل کی بیوی اور بھائی ان کا داماد اصغر الی بیاد شیخ کے مکان سنت کون قبر کے پاس چھاپ پڑا ہے وہ یہ مکان خاص شیخ کے لئے تھا۔

مگر زندہ نہ رہا نہ ہی مضر میں است  
اور ماہ نام نہ ہو ہم نفس بسیار است  
الغیرہ قریب ہوتے کہ شیخ مرض قویہ کا سہمی جان کر نہ مرنے والی پیدائی میں رہا پانچویں کا ایک ہم عصر اسی صاف پر تقریریں کر دیا کہ

بانی دولت خیر نصرت

دین الہی جہان رحمت

دلچشمی سودا بخت

خیر مصداق انتظار

اسی طرح منقول ہے کہ حکیم جاتوں نے اپنے خاتموں کو دیکھا اور اس پر حیرت ہو کر اسے بے بعدی میں سے ایک لہو بدلی سہان پر مناد ہو کر کوئی نہ جہان کی شہرت میں رہنا، تمہیں سے ان یہ صاف سہان چھل لپٹا پائی ہوئی اور تیشی کو توڑا پائی اس طرح صاف اقباض اور کوشش سے صدمہ بنتے ہیں۔ اسے جاتوں کا طلب یہ تھا کہ میں کو لوٹ لو کہ جاتی سے کو پئی کو تہہ پینے پر چھوڑ دیں مگر سچاں موت کی وجہ سے ان کی ولد حال معلوم الی الی یہ عالم کہ وہ سب ان غیر جانے  
وہاں اس وقت نہ تھی اور صحت تھوڑا  
میں اس وقت اس کے ساتھ اس کے ساتھ  
مسک شیخ شیخ کے عقیدہ مذہب پرست تھوچہ منلو ہیں ہوتی تھیں ہوتی اس کی متاثر کوئی شیعہ بلکہ بعض کافر بھی ملتے تھے عارف جاتی کے کہاتے

روانی کا نام دیکھ گئے

نور دل کو دیکھتا ہوئے

باعت خود سے شہادت ہو

چاہے نہ مست اللہات ہو

دل خائش آدمی مست

ظہر خائش ہم پیدائی مست

لیکن شیخی یہ ربانی صفت کے طغیوں کا مست اچھا جواب ہے۔

محمد بن ابی بن امیہ نو

نور چو منی لائف واصل ہو

نور چو منی لائف واصل ہو

دروہ چو منی لائف واصل ہو

علاوہ ازیں اس نے اپنے دوست ابو حمید کو ایک غلطی جو اپنے مقام سے متعلق معافیہ بھی لکھا ہے۔ خوب یاد رکھ کہ مذہب میں عمل سے اور دوزخ مست اچھا صفت سکین صدق تمام کیوں سے خود کو پیدائی ہے۔ غرض یہ بھی لکھا کہ جسے کہ مرض الموت میں جب اس کی صحت حد سے پہنچا خراب ہوئی تو اس نے غسل کیا یہ کادینہ کی میں



## (۱۰۲) صاحب شرح اسباب و (۱۰۳) نفیسی

تعارف آپ کا نام نفیس بن ابی الدین لقب اور والد کا نام عرض ہے اور والد اسیم برمانی سے مشہور ہیں آپ فن طب کے بہترین مامور، سر قد میں سلطان افغانی کے خاص طبیب تھے۔

تألیف آپ نے شیخ حبیب الدین محمد بن علی بن محمد سرقدی کی کتاب "اسباب و اعطامات" کی نہایت بہترین اور نفیس شرح نفیسی بن کی وجہ سے کتاب مذکور کو غیر معمولی شہرت حاصل ہوئی چنانچہ صاحب نے کتب نفیسی فرماتے ہیں۔

لقد شہر هذا الكتاب بسبب شرح المحقق موهان الدین الحکومانی و هو شرح لطيف مبروج حلقه

واجاد و اوضح المطالب لعلی علیہ السلام۔

یہ کتاب (اسباب) محقق بن ابی الدین برمانی کی شرح کے سبب سے مشہور ہوئی جو نہایت عمدہ و شرح ہے جس میں آپ نے بہت تحقیق و تبحر کی ہے ساتھ ساتھ مطالب کتاب کو فوق مایہ و ارفع کیا ہے۔

کتاب نے یہ شرح و آخر صفر ۸۸۲ھ میں سر قد میں لکھ کر تہذیب ایک فی خدمت میں پیش کی۔ اس کے علاوہ آپ نے علاء الدین علی بن ابی الغرغری قرشی معروف بابن الفخس متوفی ۶۸۷ھ کی کتاب "بہار الصغیر" کی بھی شرح نفیسی جو نفیس نے ساتھ مشہور ہے یہ بھی بغیر صاحب شرف "بہار صغیر" اور "بہار" سے تیار ہے جو فی ۸۸۱ھ میں تصنیف کی ہے۔ قول فی آخر: تم التألیف فی غزوئی النجف ۸۸۱ھ ملکہ سر قد اس شرح پر فرس الدین نے ابن ابی انیم طبیب متوفی ۹۸۱ھ وغیرہ نے نوادہ کی ہے۔

وفات علاء الدین زرقانی نے لکھا ہے کہ آپ نے ۸۸۱ھ مطابق ۱۴۳۸ء سے بعد وفات کیا ہے۔

## (۱۰۴) صاحب مقدمہ ابن خلدون

نام و نسب قاضی القضاة ولی الدین ابو زید عبدالرحمن بن الشیخ الامام بن عبد اللہ عمر بن خلدون المعروف بالرائلی صاحب ترجمہ اپنی سوانحیات میں مذکور کہ حضرت امیر المومنین ابو الباقا علیہ السلام نے حضرت امیر بن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے طلب کیا کہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے اور تعلیم اسلام پر مامور تھے کہ ان کے معاصرین نے ان کو اکثر و بیشتر مغربی باتوں کی نسبت کیا کیا ہے ان کے کہ یہ لکھنے کے بعد علاء مغرب سے آئے تھے۔

القاب و صفات آپ کے بارے میں روایت کی نسبت سے آپ کی تہذیب ابو زید بن ابی الدین کا لقب آپ کو اس وقت ملا کہ وہ ایک آپ مصر میں عالمی مذہب کے قاضی القضاة کے عہد پر فائز تھے پھر اپنی مدت حیات میں جن جن عہدوں پر فائز ہوئے کچھ مختلف القاب و صفات ان کے نام کے ساتھ چھپا ہوتے تھے اور ان کی تکمیل کیلئے باعث ذہب و زینت ہے مثلاً اللورد بالمریس، الخائب، العبد العظیم، الخلیل، غلات الامام، الامام، امیر، امیر الاسلام، المسلمین وغیرہ بعد ازیں القاب زیادت کے باعث جب آپ مختلف عہدوں سے رفتہ رفتہ دست بردار ہوئے تو ان کے القاب و صفات بھی یکے بعد دیگرے ترک ہوئے گئے یہاں تک کہ بعد میں آپ صرف ابن خلدون کے نام سے یاد کیے جانے لگے۔

ابن خلدون لقب کی وجہ حضرت امیر المومنین کے کوئی پوتے (صاحب ترجمہ سے آیا) ابو موسیٰ کوئی بزرگ (خالد بن مکیان) بنی فکک کے سر لہا اپنے وطن سے نکل کر اندلس جا رہے تھے اہل مغرب نے اپنی سعادت کے مطابق خالد کے نام کو خلدون سے بدل دیا اس بنا پر ان کی پہیلی نسل ابن خلدون کے نام سے مشہور ہوئی۔



رحلت والدین ابن خلدون کی پیدائش من کے والدین کے مائیں ہوئی تھی عربیہ اچھی پائی تھی برس کے تھے کہ دوانے وفات پائی۔ والدین قید نیا تھے جب یہ سترہ برس کی عمر کو پہنچے تو ان کو ایک بڑی مدت محبت کا سامنا کرنا پڑا اور وہ یہ کہ جس میں شہید ہوا جان بیکار کیا جس میں شہر کے شرف صاف اور بڑے بڑے مشہور آدمی آفت کی نذر ہو گئے اور ان کے والدین کو یہ خبر پہنچی کہ گئے اور اب خانہ من میں ان کے صرف دو بھائی بچے تھے ایک من سے بڑے اور دوسرے من سے چھوٹے۔  
 یوحنا از وطن مالوف جب آپ نے خانہ فی مالوات اپنے اسازگار ہو گئے تو اب من میں آپ اپنے کوئی ولی بھی اور دل کشی کا مالک نہ رہا اور آپ نے یوحنا و ملت کا سامنا باخدا حاضر من کے بڑے بھائی محمد نے من کو اس لئے کہ وہ سے سختی سے بار لیا لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ ایک سیاسی ترکیب آپڑی کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور تو اس سے مغرب کی جانب تکی طے ہوئے صورت یہ ہوئی کہ وزیر ابن تافرا لیں نے جو اس زمانہ میں توکی حکومت میں خود حکمران تھے۔ یہ تمام امور کو سلطان ابن اسحق کی طرف سے طالب علامت کی خدمت پر مامور لیا یہ خدمت من صرف اس قدر تھی کہ "الحمد لله" لکھا کہ سکو جلی قلم نے سمجھا کہ مضمون خود کے درمیان تھا جاتا تھا پتائی حاصر نے ایک برس کی عمر میں یہ خدمت نبھائی۔ نہیں اب میں اس شخص کی خدمت میں قیادت کے اہل میں قابل کی جزا کو مل گئے ہوئے تو اس کی طرف بڑھتا چلا اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ یوحنا اس کے مقابلہ میں قابل واقع رہا کہ آخر سلطان تو اس کی فوج کو اس کے قتل سے بچا اور ابن خلدون بھی اس سے ساتھ تھے جب یہ مہاجرت پہنچے تو امیر قسطنطنیہ فوج سامنے آئی اور بائیں میں تمسک کی لڑائی چڑائی آخر میں سلطان برس کی جماعت کو شکست فاش ہوئی اور ابن خلدون بھی مشکل سے اپنی جان بچا اور میدان کارزار سے بھاگے اور مقام آرمینیا میں پہنچے۔ انجات پائی خبر یہاں سے تھوڑے عرصہ کے بعد اب بقیہ کارہ و کھلم بجایا و غیرہ میں اقامت پذیر ہوتے۔ وہ سلطان ابن علی کی پیشکش پر اس وقت تک۔

یہ سیاحت عام ابن خلدون کا وہ دور تو اس سے لیکن من کی حیاتی تک وہ کامیابان پورا عالم عربی سے جہاں وہ من طے کرنے کے بعد اپنے اس دور قیود و بند کی آفات سے ٹکراتے ہیں جس برس کی عمر میں انہوں نے من مالوف کو خیر باد فرمایا۔ مغرب کوئی دافسی اور اندس میں گھومتے گھومتے کھاتے پیتے برس کے بعد مصر من لوگے مگر صرف چار برس رہنا نصیب ہوا اور مصر اپنے سامان باخدا حاضر آخر زندگی تک وہیں رہے۔ مصر نے قیام میں بھی دینی عرب پر دوسروں وغیرہ میں نکلے ایک مرتبہ انیسویں کی دہائی کی نسبت سے قید مقدس کی طرف کوچ کیا اور ایک بار مقتلات مقدس کی روایت کی غرض سے مقدس کی طرف گئے ایک موقع پر دمشق کی وفائی تھوڑے عرصہ میں یہاں کو آیا آپ کی زندگی سے نکل چوہیں برس تو اس میں آخر کے برس چھٹیس برس مغرب لوسا دافسی اندس میں اور چوہیں برس مصر و تمام اور خلا میں عرض قلب جزیرہ عرب اور عراق و پنجوز پر پورے ملک عرب پر یہ چھراگاتے رہے اور تو اس میں ۱۳۳۲ء سے ۱۳۵۲ء تک تو اس لوہاں کے درمیان ۱۳۵۲ء سے ۱۳۵۳ء تک خلا میں ۱۳۵۳ء سے ۱۳۶۲ء تک اندس میں ۱۳۶۲ء سے ۱۳۵۹ء تک بجلیہ میں ۱۳۶۵ء سے ۱۳۶۶ء تک مصر میں ۱۳۶۶ء سے ۱۳۷۲ء تک قلا ابن ملطہ میں ۱۳۷۲ء سے ۱۳۷۸ء تک تو اس میں ۱۳۷۸ء سے ۱۳۸۲ء تک مصر میں ۱۳۸۲ء سے ۱۳۸۶ء تک مصر میں۔

ازدواجی زندگی۔ مغرب لوسا میں پہنچ کر ازدواجی زندگی اختیار کی اور قدرت سے اس کو اولاد بھی نصیب ہوئی چنانچہ جب وہ صوف نے مصر میں قیام کا ارادہ کیا تو اپنے اہل و عیال کو قاہرہ وایت کا قصد کیا لیکن سو آہستہ سے جس جہاز میں جلی بنے سو بارہو رہے تھے وہ اس قدر پہنچنے سے پہلے ہی غائب کیا اور حاضر و ناں نہا لیا نصیب ہوا۔

برس و بزرگس۔ ایک عرصہ تک آپ نے خود کی خدمات میں انہماک میں چنانچہ قاہرہ و پنجرا جہادہ میں اپنے ماتمی مسئلہ کے مطابق دین و دھرم نہیں بروقت نے آپ کو جامع عمروں سے منسلک رہا۔ نہ مچوہ میں مقرر کیا اور ماتمی









کاغذ میں پیش کی گئی جو "۱۸۸۹ء میں منظر ہوئی تھی یہ وہی نسخہ ہے جسے اب بھی خانہ کتبہ میں رکھا گیا ہے۔ (۳) "حیۃ اللہ احمدیہ" یہ وہی نسخہ ہے جسے اب بھی خانہ کتبہ میں رکھا ہے۔ (۴) "الفتح" اس نسخہ کی طبعی تاریخ (۱۹۰۵ء) مثلاً العتید (۶) اور الفتح العلویہ ان کے علاوہ ایک رسالہ بحث و مناظرہ پر مبنی ہے۔

## (۱۰۷) صاحب الکافی

ابو العباس شمس الدین احمد بن محمد بن شعیب الشافعی القنبری قمی متوفی ۸۵۸ھ المعروف بالفارسی آپ کے ۱۰۷ حالات میں الکافی کی طبعی تاریخ و القنبری نے اس مقدمہ الامجدی میں احمد بن محمد بن جانی میں۔

## (۱۰۸) صاحب اصول حدیث

میر سید شریف جرجانی کا مقدمہ سال ۱۰۸۸ھ کے حالات "نومیر" میں مذکور ہے۔

## (۱۰۹) صاحب زبدۃ الاصول

علاء الدین علی بن شعیب کی تصنیف ہے ان کے حالات "تشریح الفہم" میں مذکور ہے۔

## (۱۱۰) صاحب الوجز

علاء الدین علی بن ابی حاتم القرطبی المعروف ابن النعمان المعروف شافعی آپ نے ۱۱۰۰ھ میں یہ اثر لکھا۔ صاحب "الدرر" نے اس کتاب سے علم طب حاصل کیا اور ان میں ۱۱۰۰ھ میں اس کتاب کی تصنیف کے بعد آپ بیمار ہو گئے۔ یہ کتاب چار جلدوں میں منقسم ہے۔

و اما الطب فلم یکن عنی وحده الارض مثله فی رملہ قبل ولا حاد بعد اس سلسلہ میں طب میں آپ کے زمانہ میں وہ دے دیتے تھے آپ جیسا کہ کوئی نہ تھا بلکہ جس شخص کو اس کے بعد آپ جیسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔

آپ طب میں مہارت کے ساتھ ساتھ دیکھ بھی تھے اور ان میں آپ کا مقصد واضح ہو جاتا ہے جس سے آپ نے اصول فقہ، منطق، طب وغیرہ میں متعدد کتابیں لکھی ہیں جن میں آپ کی "کیمیاء" کتاب "الکیمیاء" ہی جلدوں میں لکھی ہوئی ہے۔ پھر بھی یہ اصل ہے کہ آپ نے اسے پوری کرتے تو تین جلدوں میں لکھی ہوئی تھیں۔ طب میں دوسری کتاب "الوجز" ہے جو آپ کی تصنیفات میں سب سے اچھی تصنیف ہے صاحب شافعی نے لکھا ہے۔

ہر کتاب مفید معتبر و هو جبر حاصف من المختصرات و المطولات ادھر مباحث فی المصنوع لکھ کمالی فی انصاف صحاح القنویات حوالہ حاتم احمدی شامل لطواریح تکلیف و القنویات المعرفہ جمیع الاصول المسائل الطب و المعتمد

یہ نہایت مفید و معتبر اور مختصر و مطول کتابوں میں سب سے اچھی کتاب ہے۔ چونکہ یہ کتاب کو مؤلف نے لیکن اور حقیقت میں طب میں کامل ذخیرہ نصیب پر مدعی قوانین کلیہ و قواعد جزئیہ کو شامل اور اصول مسائل عمیہ و عدیہ کی جان ہے۔



نجات و کتاب نوک و بان قصبہ بن بودا لے یقین ہو تا تھا کہ ابتدائی اسلامی صدیوں میں علماء و اہل علم اور محدثین کی وسعت و فطرت کی وجہ سے غریب مسائل میں تدریس میں نہ کو رہیں وہ یقیناً جس میں شکی کہ بعد اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ انہوں نے صرف تین ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔

اخلاق و عادات موصوف نہایت سادہ مزاج، بے تکلف، احباب پرورد، فیاض اور مستغنی تھے مطالعہ کتب کے دلدادہ اور کتب جمع کرنے کے شہوانی تھے اگر کوئی اور کتاب خریدتا تھا تو اس کی نقل خود کر لیتے یا کسی صاحب سے کر لیتے تھے انہوں نے اہلبیت کی کتاب تمام پھر آپ علوم عربیہ و اسلامیہ کے طلباء کے لئے بکثرت دہرایا دیا۔  
تھے بنی فہمی نہ صلہ افزائی کرتے تھے بلکہ لوگوں کو تشویر دیتے تھے اپنے بہن بھائیوں کو عربی پڑھاوا اور علوم اسلامیہ کی طرف متوجہ کر دیا۔  
مسلک آپ اہل حدیث تھے اور نہایت درجہ متقدم، شب اللہ و نعلین ملکہ ان شاعرہ قاضی کے اظہار میں کبھی نہیں نہ کہتے تھے اور نہ کسی کی رعایت کرتے تھے مطالعہ تعلیم بن محمد عرب نے ان کے مرثیہ میں بیان کیا ہے۔

بالحفت في القرآن الكريم

باجاہ الباقی میر مراد

تعلیمی خدمات آپ جامعہ اسلامیہ میں شعبہ عربی کے صدر رہے ہیں آپ سے بہت سے طلبہ نے کسب فیض کیا اور عبدالعزیز ابوریہ، فخر محمد اور نور الدین ان کے بزرگ شاگرد ہیں جن میں سے ہیں چند معروف و نامور ہیں۔  
 بھی کتب حدیث وغیرہ کی تعلیم دی تھی یعنی قرآن وحدیث اور اب عربی کی تعلیم سے ایک اور اور الدین کا نام لیا۔  
 شعر و شاعری جاہلیت عرب کی شاعری سے انہی کو اس پر عبور پزیرت میں مصلحت کی وجہ سے ممانی شاعری میں تخیل و غریب الفاظ بکثرت تھے جس کی شاعری کا اسلوب خاص جاہلیت کی شاعری سے ملتا جلتا ہے البتہ شاعری میں جدید اصطلاحات خاصہ ان کی ایجاد تھیں کیونکہ ان کی شاعری کا انداز بھی وہ نوعیت پر مشتمل ہے اور ان کی فنون قباب و غیرہ وصف میں بھی بہت کچھ نیا ہے ان کی شاعری میں معنوی بلندی تو حق ہے لیکن شاعرانہ زیب و زینت اور خیالات کی جامعیت سے ایک جگہ اپنے حلقوں سے ہٹتے ہیں۔

نہی و انکار، عیب و ثناء

ت. ١٠٠٠

نمونہ شہر میں زبردست فساد ہوا۔ محکمہ میونسپلٹی نے آٹھ تھانوں پر گولیوں کی آگ سے جی افسرانے قیدیوں کو بچایا۔

نمونہ شہر میں ایک پولیس کے قیدیوں میں سے ایک شخص نے

والتواصيات في هذا المجال

"اسی سوز جان مٹے، دل

بہ انداز تہذیب کے بعد گریز کیسے جاے۔ لائف کے جدید سوانحی ریل گاڑی کا سفر کرتے ہوئے تھے۔

فار حرکت من الرمان ملسته فحافة ابرك فده هذا لوبيل  
فار كه من ستر على علامه بطالا كاه لهن مه الهل  
مضى على كره بصبح نلوا كمنه قصص لها تر حبل  
وبسمي سيرة حرمنا فالليل والام له مثل  
مضى الريح وراه وكتنا وكانه فطم نكه الهل  
وامامه حاله مه كنه من بلا ساهنه مغنول

يستاق في شدة حرارته دارو ماء في حشاه نصل  
 لغير اسوعا يساعات كذا فيهر ابيو نيس به حويل  
 يعلو على صميو اصل مشرقا من غرب و كذاله الصدايل  
 بطوى الملاذ لقاده و بجاره و سهوله و عروه و جويل

هذا الذي يحسن ما منحنا عند الامه التي واحول

شاہ ولی اللہ صاحب کے حرار پر گئے : دوسرے ایک نصیہ و مکر بنتے ہیں۔

اپنے استقامت و محنت کے لیے انہیں بے حد شکر ہے۔



## مصنفین کتب امتحان عالم

اس کورس میں بھی اکثر کتابیں دی ہیں جو درس نظامی میں داخل ہیں یعنی شافیہ مفصل المحتاج، نفیۃ المکر، شرح وقایہ ربانی، اور انوار، غیبی، فہمی، سلم العلوم، ملائسن، خاصۃ احساب، خیر القلیدین، تفریح، شرح بدایۃ المحتاج، شرح مقام علی، فہیات نفیس، شرح سہاب، دیوان مفتی محمد اربک انگریز، مشکوٰۃ شریف ان کے مصنفین کے حالات ان کتابوں کے اہل میں گذر چکے ہیں ان کے علاوہ مزید کتابیں یہ ہیں۔

مفصل المحتاج، اول العرب والاسلام، محیطہ اربعہ وقت، الفتنہ، حیزہ، تہذیب اسلام، جوہر و نیر، شریع الاسلام (مصر) مہدات المحتاج، الفہم، کمال مصنفانہ

## (۱۱۴) صاحب مفصل

نام و نسب: لدو منہ پیداؤش۔ ابو القاسم کزیت فخر خوارزم، دربار اقلیدہ، تہذیب، امامت، والدہ کا نام اور دوا کا نام محمد اور دوا کا نام محمد ہے۔ یہ درجہ شیعہ عربیہ ۶۷۳ھ میں بمقام روضہ پیدا ہوئے جو خاندان کا ایک قصب ہے اسے نسبت میں پشاور کی نسبت ہیں اور یہ قصبہ متبعہ ہے۔ معظمہ میں سلطنت پذیر ہوئے اس لیے جارتہ اقلیدہ کے پڑوسی کہلاتے ہیں۔  
پیشہ: علم۔ آپ نے طب و طبیب بنو امیہ میں علی بن مظفر نیشاپوری، جو غیم صہبانی ابو مظفر منسور اور دیگر بڑے بڑے علما و فضلاء سے حاصل کیا اور با محفل، ابن امین، جی محمد بن ابی القاسم، نوروزی، ابو قحیفہ، محمد بن محمد ابو امروہ، خطیب خوارزم وغیرہ سے آپ نے بہت سے راز کئے تھے تہذیب کیا۔

ایک شخص ترین حطی۔ علامہ رضی تہذیب، میران نے "تہذیب عام" اختیار "میں اور علامہ جلال الدین سیوطی نے بغیرہ الامامہ میں ابو القاسم ناصر الدین بن عبد اللہ ابی القاسم بن علی بن ظہر، علی صاحب "المغرب" کو بھی علامہ زعفرانی کے ساتھ دیکھا ہے تحریر یہ علامہ نے خود خود علامہ لغوی نے زعفرانی کے تہذیب میں دعوت کے ان کی وفات ۵۳۸ھ میں ہوئی ہے اور صاحب "مغرب" کے تہذیب میں ذکر کیا ہے کہ ان کی پیدائش ۵۳۶ھ میں ہے غازی بیچ اسکا نیز علامہ سیوطی نے صاحب "مغرب" کی پیدائش ۵۳۸ھ بتلائے ہے، بیچ اسکا اصل۔

قوت حافظہ: اور علمی مقام۔ آپ قسیدہ مدنیہ کا امام لغت، معانی، بیان، انصاف، ابوب، نحو کے زید دست امام تھے علامہ معانی فرماتے ہیں۔

کان یصوب بہ المعانی فی الادب والحدیث

آپ علم ادب اور علم حدیث میں شہرت حاصل تھے۔

ذہانت و حالات میں بھی قدرت کی طرف سے خدا و فرما تھا علامہ سیوطی لکھتے ہیں۔

کان کثیر الفضل عابد فی الدعا، وجود الفریحۃ مضاعفی کل علم

آپ بڑے صاحب فضل نمازی تھے، وہ ذکی تھے، میں اور ہر علم میں فہم اس قدر رکھتے تھے۔

بڑے بڑے اہل علم حضرات نے آپ کے علم، فضل کا اعتراف کیا ہے چنانچہ ابن خلدون کہتے ہیں

کان امام عصرہ من غیر مفاع لشد الہ الہ حال فی قلوبہ

آپ بالافتقار اپنے زمانہ کے ایسے امام تھے کہ آپ سے علوم و فنون حاصل کرنے کیلئے لوگ آپ کی طرف سفر کرتے تھے۔

علامہ عبدالحی فرنگی فرماتے ہیں۔



نہ فی العللہ اشارت لعلہ من اهل عصہ

علمہ و فہو میں آپ کے اپنے بارے میں ہے کہ آپ نے وار میں کیے تھے۔

ما بعدہ انہی مصاحبت و ملافت سے جس نام سے آپ نے آپ کے اور علامہ سبکی کے متعلق کہا ہے۔

لو لا الام حسان لعلت بلاغہ القرآن

اگر وہ قرآن نہ ہوتے تو بلاغت قرآن سے کوئی بلاغت نہ ہوتا۔

احمری لقب کے ساتھ ملقب ہونے کی وجہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس میں ایک چھوڑا لگا تھا جس کی وجہ سے  
 پاؤں ہات لڑاں کی جگہ لکڑی کا ایک مضمونی پاؤں فٹ کر دیا گیا تھا جب یہ جوتے تھے تو پاؤں پر لکڑی کا بیٹھتا تھا جس سے  
 اچھٹنے والا یہ بھٹتا تھا کہ آپ لکڑی پر بیٹھتے تھے اس لیے ان کے پاؤں کی جگہ لکڑی کا بیٹھتا تھا جس سے  
 ان کے پاؤں کی جگہ لکڑی کا بیٹھتا تھا جس سے ان کے پاؤں کی جگہ لکڑی کا بیٹھتا تھا جس سے ان کے پاؤں کی جگہ لکڑی کا بیٹھتا تھا جس سے  
 وجہ ملنے کی ہے وہ یہ ہے کہ جب موصوف بعد لو آئے اور داخل ہوئے تھے تہا وقت اولیٰ اور انہوں نے اس کا جب  
 دریافت کیا تو وہ موصوف نے کہا کہ یہ اللہ و اللہ کی بددعا کا نتیجہ ہے جس کا واقعہ یہ ہے کہ میں انہوں میں ایک بڑے پادشاه  
 میں اٹھا کا پادشہ اور انہوں نے اتفاق کی بات چڑھا تو اسے چھوٹ لڑا ایک سوراں میں جا بھی میں نے دھا کا بیٹھا تو اس کا  
 پاؤں ٹوٹ گیا اس لیے اللہ نے ان کا رتبہ اتار دیا جس میں پاؤں ٹوٹے اللہ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ قبول ہو گئے چنانچہ  
 میں جب طلب علم کیسے پڑا ان طرف سے اللہ کی دعا میں ساری سے لڑا پاؤں ٹوٹ گیا۔ واللہ اعلم بالصواب  
 شعر و شاعرانی سے یہ مضمون نہیں ملتا اس سے محمد اشعد کہتے تھے کہ آپ تو قرآن میں ان کے بہت سے اشعار ملتے

ہیں بطور نمونہ چند اشعار ذیل میں درج ہیں۔

الاول اسفنى مالىا هلك من وطى	والا افسى من اهل الحبل من اهل المطى
عوجہ و اللہ جانہ من فسر ملج و لکن عودہ کن حقا	واللہ لیس
و لہ سہ	و لہ سہ
ارے بہ دہش لحدہ و مشعر	فقال دلاور

فقال دلاور قسوى الحد حاصر

پہا و ریش آفتاب سے بہ و آفتاب و آفتاب کی شہادت آتے ہیں۔

فقد اصاب صرا اللہ صا	فقد اصاب صرا اللہ صا
فقد اصاب صرا اللہ صا	فقد اصاب صرا اللہ صا

اپنے صحابہ و صحابہ کے حریف میں کہتے ہیں۔

واللہ عافہ اللہ لیس	سافط من عسک سافط سافط
سافط من عسک سافط سافط	ابو مصر الامی سافط من عسک

پہا و ریش آفتاب سے بہ و آفتاب و آفتاب کی شہادت آتے ہیں۔

فان حصارا قلت فالو اباسی	فان حصارا قلت فالو اباسی
ابح لہم اکل الکلاب و ہم ہم	ابح لہم اکل الکلاب و ہم ہم
وان حبلا قلت فالو اباسی	وان حبلا قلت فالو اباسی
بقولون لیس لیس ہلوی و ہم ہم	بقولون لیس لیس ہلوی و ہم ہم

صحت من هذا ثم ما واهله لما احدث من الس الناس بسلم  
على ايمهم لا يعلون واعلم ومدا فلع الجهال هفت نس  
مکی لذت کے افسوس کئے ہیں۔  
سہری لفتح العلوم الفلی من وصل غایۃ وطب عناق  
اشقی وحلی من مضاعفاتی وصبر بر الفلاس علی اور الفی  
والدم من الفنا الفی مفری لا لقی الرعل فی اور الفی  
ومن کلامه ایضا

وما کل حب فی حب  
لهم سوق مضاعفة عناق  
وطعمه الحی حیا لہ ہذا فی  
فالی فالی ہذا فی

و محاسب الی ایضا

ان فری نحموا وعلی لحدہ  
قانون خداوندی کا مشاہدہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے وفل الذین کفر والو منہم لکفر حکم من ارعنا وللعود فی  
حقنا فارحی لہم ولہم لہنک الطالع ولککم الارض من بعدہم (اور مایاؤں سے ہے سولوں کو ہم کیا  
ایں کے تم کو اپنی زمین سے دلوں اور ہے اپنی میں تب ہم جیہاں لوں سے رہے ہم عارت کریں گے ان عماروں  
لو اور آپہ کریں گے تم لوں زمین میں اپنی سے پیچھے)  
مشرقی سے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اس مفسرین کا مشاہدہ کیا ہے فرماتے  
میں نے یہی سنی کہ اس مفسر نے ماموں کا حکم اور تھا کہ ان کی واحد سے مجھے بھی یہ کہ یہ تاقی پوری اور بعد عالم کا حق  
ہو کیا اور اللہ نے اس کی جہاد کا حکم دیا ہے ماموں کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں کہ یہ روز مجھے ان کی آہ و رقت  
نہیں کہتے کار شاہان کی جہاد اور شاہان کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں کہ یہ روز مجھے ان کی آہ و رقت  
سجد و شکر و ایل

حق ان ان قال انونی  
ب لک مغموم برآہ جہ  
لہ روایت تو تاروے شوق  
روایت ان ظاہر ہو ابدانہ

حب الشیعی ویمم جہ اللہ زعمری مذہب عالمی ورحہ کا معتق ہے اور شہان میں اس کی عام حدت ہے۔  
اقتدار کو نہایت زور دینی کے ساتھ ساتھ چاہتا ہے لیکن آیت "قال" یہ انی اللہ ایل قال میں انی کے دلیل میں  
جہال جہت اس سے زعمری کو اپنی اصولی روش چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور وہ جہنم میں کتب سنت و انما ہے  
ظہر و شہر یا انی اللہ سنت و انما ہے روایت دینی "ار" کے قائل ہیں قائل "انار"

برلہ انونون فیہ  
وارالہ ضاب ان مشل

مومن خدا اور ہمیں گے جنت میں خوش حال  
لہم حق کو کس کے منکر ہیں اس سلسلہ میں زعمری کے لکھ سنت و انما ہے سے حق میں خوش شہر زعمری الفاظ  
احتمال کے ہیں وہ حدیث اس کی عبارت میں مذکور ہے۔

لہم من المنعم بالاسلام المنعم بالسنن والجماعہ کف اللہ و اعدہ العظمہ مدہ ولا  
ہم ملک نسرہم بالکف فامہ من مہومات اشاہم والقول ملال بعض احادیث لہم

لحماء سموا هوامہ

لکھم صبر لعمری ما کفہ

لقد شہدہ بحلقہ و نحوہا

شیخ الطوری فسروا بالکفہ

پھر تعجب کر ان لوگوں پر جو اپنے آپ کو مسلمان اور اہل سنت والجماعت سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کو (یعنی ایمان و اہل سنت پر) اپنے آپ کو کیسے مذہب بنایا اور ان کا پتھر کی آڑ لینا (یعنی یہ کہ وہ اپنے مذہب کو نہ مانتے بلکہ اپنے مذہب کو اپنے مذہب کے لئے بنائے) یہ بات ان کے شیعوں کی سن گزرت ہے ان کی ذہن پر فرق حرایہ سے اپنے مذہب کا یہ بات، اہل حرایہ کے ایک جماعت ہے جس نے اپنی خواہشات کا نام سنت رکھ لیا ہے مجھے اپنی رائے کی یہ تم یہ جواب کہ جس میں انہوں نے خدا کو مخلوق سے تشبیہ کی اور مذہب نقل خدا کی کشفیہ کا اندیشہ یہ اتوا باللہ فی آئین تمہیں ہے۔

یہ ہے حارہ دار اللہ کی بیعت عمارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی امر و نہی سے امتثال و امتناع کی بات ہے۔  
کی چیز کی مقصود نہ ہوئی تو ہم صرف یہ کہہ رہے ہوتے کہ وہ جانتے کہ

و لقد امر علی المسلم بسی

فصعبت لہ و قلت لا یبسی

لیکن چونکہ اپنے موصوفہ برائت مسلمان جملہ نے نبی کریم ﷺ کی طرف سے اللہ کی بات سے امتثال و امتناع کی بات ہے۔  
سنت رسول ﷺ کی جانب سے تری کا جواب تری میں دیتے ہیں کہ

عصا للوم طالعی للفر

بالعدل ما فیہم لعمری معرف

لقد جاءہم من حب لا یذرونہ

نظیل ذات اللہ مع امر النقص

تعجب ہے اس تمام قوم پر جو اپنے آپ کو حرایہ حق سے مجھے دینی۔ نہ ان کی طرف سے نہ ان کے مذہب میں ان سے کہ  
یہ تو بات پر ہی ناقص اور مضات پر ہی کئی اہم کہنی جس سے یہ وہ بات بالی سے نہیں۔  
نہ ان کے اہم اور حق کی زبان میں کہ

وحسب کتاب اللہ للعقل سنا

و قول رسول اللہ ارجح فاصل

و تعریف آیات الكتاب صلاحہ

ولیس معدل و رمی اللہ لائل

و لتعلیل اصحاب الرسول و دلہم

و لتعویب اراء الشیوخ و داصل

و لو کان تکلیف الرسول عذالہ

فاعدل خلق اللہ عاصی و مل

فلو لاک حار اللہ من فرق الطیور

لکک حذر ان حنیاء لفتاحی

ہم اپنے لئے کتاب اللہ سے فیصلہ سے راضی ہیں اور اللہ نے رسول ﷺ کا ارشاد واضح ترین فیصلہ کن ہے آیت  
کتاب اللہ کی تحریف بھی کمرانی ہے اور مخصوص اولیٰ کہ نزدیک اصحاب رسول کی تمطیل اور خاموشی میں ان کی تصویب  
خلاف عدل سے اگر تعذیب رسول کا نام ہی عدالت (و انصاف) ہے تو مخلوق خدا میں ان میں ان سے سے یہ اعلان ہے  
مواہ جارا اللہ اثر فرقہ اہل ذہبی سے نہ تا تو جامع فضا کی ہوتا۔

رحلت و وفات علامہ دہلوی نے دہلی میں ۵۳۸ھ میں آئے اور وہیں عرفہ کی شب میں ۵۳۸ھ میں  
وفات پائی موصوفہ نے سورہ بقرہ کی تفسیر میں یہ اشعار نقل کئے ہیں۔

ہمیں ہر مصلحت و مصلحت میں طمأنینۃ اللہ اللہ

و ہر مصلحت و مصلحت میں طمأنینۃ اللہ اللہ

و الصبح فی تلك العظام الحبل امس علی بنوۃ اصحابہا

ماکان من فی انما الاول

حارہ ابن طحکان نے ان کے متعلق بعض فقہاء سے نقل کیا ہے کہ موصوفہ نے وصیت کی تھی۔ یہ اشعار ان کی  
قبر پر کندہ کر کے جا میں آپ کی وفات پر کسی نے مرثیہ کے چند اشعار لکھے ہیں جن میں سے ایک شعر یہ ہے۔





مقرر آيد تا که آپ معاشي تک دوست وطن نه کر ملی کام چرید کہ شمس چنانچہ یہ تخلف آپ کی حیات تک چرید رہا۔  
 الخاق و عادات این دریدہ موسیقی اور آلات طرب کا پورا دلدادہ، شرب کا علانی دولت کا دشمن کھیل کود عیسوی اور  
 ششماں بے مان بہت صرف کر نے والا تھا، پس برکت و ادب اور انساب میں چوٹی کا عالم مانا جاتا ہے۔  
 طبعی مقام اور قوت حافظہ خطیب بغدادی ان لوگوں سے جنہوں نے اپنی دریدہ کو دیکھ کر رایت کرتے ہیں کہ وہ  
 بے حد قوی حافظہ تھے زمین عرب میں ان سے بڑھ کر حافظہ والا کسی کو نہیں دیکھا تھا آپ کے حافظہ کا یہ عالم تھا کہ آپ  
 کے سامنے دو این پڑھے جاتے اور وہ آپ کو تکرار ہو جاتے تھے ابوہریرہ انہی نے ستر احباب اللہ میں ان کا ذکر کرتے  
 ہوئے لکھا ہے۔

وہ الذي انبت عليه لغة العبريين وكن احفظ الناس وادبهم علما واقلهم عفا عن الشعر وماردسه العلم

والشعر في صغر احد ملازم حطاي صغر ابن دريد.

یہ یوں لکھتے آپ ہی پر مثنوی قائلوں میں سب سے زیادہ مفضل اور علم والے تھے شعر کوئی پرست قدرت رکھتے  
 تھے ابن درید سے سینے میں نظم اور شعر کا ایسا انجم تھا جو کسی میں نہ تھا۔

حافظ ابن جریر مصداقی فرماتے ہیں۔

ان كان واسطي الادب بصير الفيل يحفظه في شعر العلماء وعلما الشعراء

آپ علم ادب کے سرخیل قوت حافظہ میں ضرب مٹھل اور مہلہ شعراء میں سب سے بڑھ کر علم و شعور رکھتے تھے۔

حاجہ شمس الدین مراد اللہ باب میں لکھتے ہیں

ان كان سعادا من بوع في زمانا هذا في الشعر و انتهى في اللغة و قام مقام السليل من احمد فها و درو

شاعر في اللغة لم نو حد في كتب المتعلمين

آپ بڑے زمانہ میں بغداد کے شعر اعلیٰ ترین میں سے تھے لغت آپ کی بہت سی تھیں تھیں ان میں غلیل بن ائمہ  
 نووی سے ہم پلہ تھے لغت میں اپنے نوادر ذکر کرتے ہیں جن سے متقدمین کی تائید ملتی ہیں۔

ابن درید کی شاعری بھی نہایت خوب شری و نہ شہوار سے جو اس کی قدر افانی اور طبیعت کی جوانی و اہل بیت  
 ان کا بانی بن جسے تصور بیت حسن میں دوسرا اتیس اشعار ہیں جن میں عربوں کے بہت سے واقعات ضرب الامثال اور  
 حیران قائل متعارف ہو گئے ہیں اس کا غلط یہ ہے طرہ صبح نعت اذبان الذی والشتغل المصغر فی مسوده مثل اشکان

الفلو فی جنول الفلح

ایسا نیکف آپ نے بہت سی مفید اور حق جملیں کہیں ہیں جیسے الحسن اذبان المساجع، الجبارہ یسکت اسما فقل،  
 انکت من انحدور المدود، غریب فقر ابن، تقویم اطلال، کتاب اطلال، کتاب اعلیٰ المیر، کتاب اعلیٰ الصغیر، کتاب الانواء،  
 کتاب اسماج، کتاب الطیر، کتاب لب الکتاب وغیرہ۔

وفات نوے سال کی عمر میں آپ برفان لرستان کے بعد صحت یاب ہو گئے ایک سال کے بعد بھر خانہ کربلا راہی میں  
 تکرار ہوئے جیلے گئے یہاں تک کہ ۱۸ شعبان ۳۲۱ھ میں بدر کے روز بغداد میں وفات پائی اور مقبرہ عباسیہ میں مدفون ہوئے  
 حق قلند نے جیسے لکھا ہے کہ ابن درید اور ابوباقم جہانی نے ایک دن وفات پائی اور حق و خیر ان میں مدفون ہوئے  
 ان کوں نے ان کے انتقال پر مآلمات علم اللغة و الکلام بصوت مر ہویدہ العباسی و رواة حطه فغان

طلحات مابن درید، کل مقعة

لما عدا لانت الاحجار و النبر

لذکت امکی لفقد الحمود اودہ

بصوت امکی لفقد الحمود الادب













ہاموں مقدمہ واقع اور متوکل کے رہائوں میں کاش حاش اپنے بعد کا سفر کرتے رہے ان سے بعد محمد بن عبد الملک کی قیوں از اقس کے زمانہ میں آپ انہیں کے دور ہے۔

اخلاق و عادات جاکہ طرز و حرا کے خوش مر و جد رسومات و آداب کی فنی ترانے سے مدانی تھے تاہم نہایت سلیم الطبع و ذہول گفت و راج ظریف اور اپنے دوستوں کے بے بہرہ تھے۔

مسلک امام جاکہ مسلک نظام معتزل کے ہم خیال تھے اور اپنی خواہش میں بھی معتزل کے مذہب کی حمایت کرتے تھے عقیدہ توحید میں انہوں نے تمام شطہیں کو چھوڑ کر اپنا مذہب جدا گانہ مسلک ایجاد کیا جس کی ہمت سے مسلمانین نے چاندی کی جن کا نام جاہلیہ ہے دیگر علوم میں آپ دوسرے علماء نے ہم خیال رہے۔

شعر و شاعری سے بھی اچھا خاصہ ذوق تھا لیکن ان کی شاعری میں نہ کوئی الٹشی ہے نہ خیالی شاعری میں ان کا رجحان پرانے طرز کی طرف ہے جدید عقلی اسلوب کی طرف نہیں شعور میں مہین جو ان کے خطوط و مضامین اور تصانیف میں جا بجا پھرے ہوئے ہیں مثلاً ذرا برائے عبد الملک کی شان میں مے ہوئے اشعار۔

مداحی الری الاحوانہ فصل صہ شاد الخدمہ  
وامہر کفہ اسفل الرمد فاو بالعرف قبل المسلم  
ومن کلامہ

لن نلعت لہنی و حال فطالما  
ولکن ہذا الدھر مانی صر وہ  
منبت علی رمی فکت المندما  
فترم مہوب و یمن مہرما

اقال فی دہ محمد بن ابی داؤد

و یویس من الامور بہم عافس الشعلی مظہ مستور  
لمسان پریمہ النحر منی وشی الروذ صہمہ المسج  
و لا سب مدہ غرمہ  
وعدہ مدحہ لہ سہ

حسن الصفت و النفاطہ اہ الصفت القوم و العبدیت بدور تو میں بعد لحظہ صفت لہبر و عرض مہذب و مقرر  
جاکہ ظاہر کی شکل و صورت کے ناطہ سے جہ اول مدن و جہ ثانی و جہ ثالث قابل غمت و درہ دوری میں ضرب  
میں تمنا کے ان سے بارے میں یہاں تک کہ وہ ہے۔

و صبح لہرم مسحا لایا  
و حیا یوب من لہرمہ یوحہ  
ماکان الا ذل و مدح الحاحط  
و ہذا الخدی فی صیرتک مداحط

نہ ایک دفعہ ان سے غیر متعلق علی اہد کو مشورہ دیا کہ آپ اپنے مساجد میں قیوم و استقامت کے جادو مقرر  
کر دیجئے ان سے بہتر انہیں قیوں میں تیار نہ ہوں گے۔ ان میں ان کے دل میں پادشاهان و پادشاہان و پادشاہان  
غلیظ ان کی بد صورتی کو لکھنے سے نہایت خوش ہوا اور انہیں ان کے دل میں پادشاہان و پادشاہان  
قد رتی ہے جس میں کوئی مذکور ہے۔

علی مقام حق تعالیٰ نے ان کو دولت علم سے بھی ایسا نوازا تھا کہ اپنے ہاں جہاں دور میں فنی فضل و کمالات کے لئے  
سے قائل و فک تھے۔

چہ فہمہ صہ سہرت اہل معنی  
چہ چاہے وہ دور دور کی از محشی ہوں

نحوہ ادب و معانی بیان اور فصاحت و بلاغت کے امام اور علم کام جہاں فہم میں یہ طوری رہتے تھے و نور علم قوت  
اتحاد ال بحث کے تمام سوالوں پر ان طہ و مقابلہ میں شدت اور کام سے دل نشیں و بیخود تھے۔ ہاں اپنے تمام ساری حیلوں













تمہیں: اگر کیں اور لول کو اعتبار کے ساتھ جلی کو اعتقاد کے ساتھ جالت کو حدت کے ساتھ رانی کو بیان کا کتاب کے ساتھ ۵۰۰ م کیا ہے جس کے بعد قیاس، حد، صف، رسم، انواع، بحث، انواع، مسائل وغیرہ کا ذکر کیا ہے، یہ انتہائی شیعہ دران ہے۔ اقسام، فن، بحر، دینی، استعداد، امثال، لغز، حذف، دوامی، حذف، مبالغہ اور اس کے اقسام، قطع، عطف، تہہ، بہرہ، تاج، محاسن، شعر، وغیرہ میں سے ہر ایک کو مستقل باب میں ذکر کیا ہے جس کی یہ کتاب بی الاواب اور حدیم لفظی کتاب ہے۔

[illegible]

استغوب ہی آپ کی طمعی یادگار ہیں۔

آپ نے بغداد میں ۳۳۷ھ مطابق ۹۴۸ء میں وفات پائی۔ اے

(۱۳۰) صاحب المحاضرات

محمد بن عبید بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قہر کے نوان میں زمین نامی ایک مقام کے رہنے والے تھے ۱۶۹ھ مطابق ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے اور انھوں نے قہر کے وقت مفت حاصل کی اور علوم میں ترقی پانے کے بعد قہر کے رہے۔  
 ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے اور انھوں نے قہر کے وقت مفت حاصل کی اور علوم میں ترقی پانے کے بعد قہر کے رہے۔  
 ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے اور انھوں نے قہر کے وقت مفت حاصل کی اور علوم میں ترقی پانے کے بعد قہر کے رہے۔

آپ بڑے عظیم و مشہور تھے اب دورِ اسلامی میں بیادِ اہلِ قادیان کی زبان اور خطیب بھی تھے آپ نے بہت سی مفید کتابیں لکھی ہیں جن میں حفاظتِ فیہِ الاسلام، اسلام میں دو حصوں میں نہایت عمدہ و کتاب ہے اس میں آپ اسلامی تاریخ کے ساتھ ساتھ ان کے مسائل پر بحث کرتے ہیں دیگر کتابیات یہ ہیں۔

میں نے اس وقت تک اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی کہ وہ ایک ایسا شخص تھا جس نے میری زندگی میں ایک نیا رنگ پیدا کیا تھا۔

آپ نے ۳۳۵ میں قاہرہ میں وقت کیا۔

(۱۳۱) صاحب تاریخ التمدن الاسلامی

[illegible]

کتاب الامام محمد بن احمد و ... مع کتاب الامام محمد بن احمد

آپ نے ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء میں وفات پائی۔ لے حدیث ادب عربی میں مسند وفات ۱۹۲۳ء کو ہے۔

## (۱۳۲) صاحب تاریخ آداب اللغة العربية

ابو صفر محمد بن علی النکائی الملقب مشہور بالریث تقریباً ۶۳۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۱۱ھ میں دمشق میں وفات پائی۔ صاحب معلم و رضا دار نے ان سے متعلق تصانیف منقری تلوید خلیف متصرف عام مشاف فی بعض العلوم آپ کی تصانیف میں نظام الخوان فی ۱۵۰۰ نمونہ مشاف الا صغی فی المادب الاولی الذب اسمع فی انکرات اسمع، قاعدۃ البیان و مضامین طرہ قریب اساتذہ جویہ نفس العالمیہ یہ دو کتابیں ہیں۔

## (۱۳۳) صاحب المقدمہ

نامہ نسب اور سند پیدائش نقی الدین ابو محمد و طہ بن عبد الرحمن بن مہدی بن موسیٰ بن ابی القاسم آپ مشہور سے آپ کے ایک گاہک شرف خان میں نے ۵۵۰ھ میں پیدا ہوئے ان سے شرف خانی ملاتے ہیں ہر آپ پر ابو القاسم کی پیدائش متعجب ہو کر تصریح۔

تھیں علم شرف بن اپنے والد عبد الرحمن مہدی سے علم حاصل کیا پھر عراق میں جو علم حدیث کی تکمیل کی آپ علم حدیث غنیہ نقل لغات و تصانیف ۱۰۰۰ جہاں میں یہ تصانیف ملے۔ جسے بن خالکان لکھتے ہیں۔

کتاب الحدیث و غیرہ فی تصانیف و الصحاح و اللغة و اصناف الرجال و ما یصلی بعد الحدیث و مثل اللغة و

کنت لا مشلو کذا فی قولہ

آپ علم تحریر و حدیث و لغات و اصناف الرجال و ما یصلی بعد الحدیث و مثل اللغة و کنت لا مشلو کذا فی قولہ

تھے آپ بہت سے لغات میں عامل و متسلک تھے۔  
ابو عبد الرحمن اساتذہ سے آپ تمام آئے اور ہر روز ہمارے میں ہوتے اور تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہتے  
تمام احادیث و روایہ میں متفہم تھے ان سے بعد جب ابن اعلیٰ الخالکان بن یوسف نے دمشق میں دار الحدیث کی  
تقدیر کی تو آپ کو اطلاع ہوئی آپ مشہور مورخ جامع ابن خالکان سے متنبہ ہیں ابن خالکان لکھتے ہیں۔

وہ حدیث میں بہت سلیقہ رکھتے

آپ نے ابن خالکان سے یہ حدیثیں سنیں کہ

ابو عبد الرحمن "معاذ اللہ" میں عرض کیا کہ "آپ سے آہستہ آہستہ حدیثیں سنیں کہ آپ نے ان سے سنی ہیں۔"

وہ حدیثیں سنیں کہ

آپ علم حدیث میں بہت سلیقہ رکھتے

ابو عبد الرحمن اساتذہ سے آپ تمام آئے اور ہر روز ہمارے میں ہوتے اور تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہتے  
تمام احادیث و روایہ میں متفہم تھے ان سے بعد جب ابن اعلیٰ الخالکان بن یوسف نے دمشق میں دار الحدیث کی  
تقدیر کی تو آپ کو اطلاع ہوئی آپ مشہور مورخ جامع ابن خالکان سے متنبہ ہیں ابن خالکان لکھتے ہیں۔

ابو عبد الرحمن اساتذہ سے آپ تمام آئے اور ہر روز ہمارے میں ہوتے اور تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہتے  
تمام احادیث و روایہ میں متفہم تھے ان سے بعد جب ابن اعلیٰ الخالکان بن یوسف نے دمشق میں دار الحدیث کی  
تقدیر کی تو آپ کو اطلاع ہوئی آپ مشہور مورخ جامع ابن خالکان سے متنبہ ہیں ابن خالکان لکھتے ہیں۔













بہار میں ان کو بطور قاضی مقرر کیا گیا اور وہاں کے لوگوں کو اپنے لیے حاضری ہونے کو اس نے آپ کو بہت سادہ دیواریوں  
 کی تعمیر کروانے سے مستنید ہوتا رہا یہی طرح نور محمد شاہی خانہ کائن کے سلطان علاء الدین اور اس کے بیٹے نے آپ  
 کی نسبت قدر دانی کی مول اول علاء الدین نے ان کو اپنے بیٹے محمد کا استوار مقرر کیا اور اس کے بعد جب نور محمد بادشاہ  
 بنے تو دربار میں آپ کو اس قدر جاہ و مال حاصل ہوا جو اس کے دربار میں کسی کو حاصل نہ تھا۔

پھر اس کے بعد جس شخص کو طبع سے سند فراغ حاصل کر کے وسط ایشیائے شرق میں سیاحت شروع کی اور جہاں بہت  
 تباہی و بربادی ہو چکی ہو اور ہر درجہ کے ظلم و ستم کا شکار ہو کر سرچشمہ تحقیق سے فیضیاب ہونے پر اس شخص میں  
 رنج و غم ہوتا ہو اور فسادات تھے اور جب موصوف سولہ پر سولہ ہوتے تو ان کے پیچھے تین تین سو طلبہ پہلو ہوتے تھے۔

مشہور شاہد علامہ ابن اہم نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ ۱۲۴۰ھ تک حدود میں طغرانی کے علاوہ  
 سب میں فسادات ہوتے صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے۔ زین الدین انکشی، قطب الدین مصری، خراسانی  
 میں داخل ہو کر ان کو بہت سی صاحب "غوامض الاذکار" مصر میں، شمس الدین نصرہ شامی دمشق میں، علامہ اثیر الدین  
 اہری صاحب ایضا غوجی روم میں۔

تاریخ اور سب کے لیے نہایت شاندار اور وسیع علمی آثاروں کی پشت پناہی کرتے تھے۔ ان کے  
 شاگردوں میں سے ایک صاحب الدین انکشی، قطب الدین مصری، "شباب الدین" بنایا پوری اور دہلی کے نزدیک تھے اور جو  
 ان کے شاگرد تھے ان میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے  
 ان کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے

و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے  
 ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے  
 ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے  
 ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے

### تاریخ احمدی

تاریخ احمدی کے مصنف علامہ صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے  
 ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے  
 ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے

تاریخ احمدی کے مصنف علامہ صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے  
 ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے  
 ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے ایک صاحب فضل و جلالہ جیت تصانیف کرتے تھے اور طغرانی کے شاگردوں میں سے

اور اس طرح پہنچے لیکن جلد ہی اس کے بعد نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ نفس پر ایک طویل تقریر کی اسی بات میں ایک  
 پر ایک مقررین کو رو دیا جو اسی کی نسبت میں لکھ کر اور مجھ میں لڑنے لگا میں تک کہ وقت کو تمام صاحب کے پاس  
 دروازے کے قریب تھا کہ اب الدین ابن مکتبہ کا وہاں پہلے میں موجود تھا اس نے موقع پر وہ شعر لکھ کر اسی وقت ہمارے  
 اجازت سے غائب ہو گیا۔

وہ سبک و بیعت میں حدیثی حافظ

ابن حاتم مشہور نام مال بشوہا

حرم و ملک ملحقہ للخالف

میں ما، مایہ، مایہ، مایہ

نام صاحب اس کے اشعار میں نہایت محفوظ ہے کہ وہ جب مجلس طاعت اٹھ کر گئے تو اس نے کہاں خلافت اور  
 بہت سی شریکیں جمائیں اور ہمیشہ ان کے ساتھ سول کرتے رہے۔

کتاب خانہ کفریہ "مردار العبد" میں امام صاحب کے کتاب خانہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ کتاب خانہ  
 فیہ بیویوں کے بار بار ہوا ہے "جی لکھا ہے کہ سلطان محمد غوری نے یہ کتاب خانہ دیکھا تو اس میں کوئی کتاب نہ  
 تھی بلکہ الدین کبریٰ سے ملاقات جب آپ نے اس وقت تک کہ کوئی ایسا شخص مجھ سے جو ہندی ہو، وقت کو نہیں آیا۔

ملا میں آپ کی ملاقات کو آئے تو امام صاحب نے یہ دریافت کیا کہ کوئی ایسا شخص مجھ سے جو ہندی ہو، وقت کو نہیں آیا۔  
 انہوں نے کہا کہ میں نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس آئے ہیں، آپ نے کہا کہ یہ ایک عظیم شخص اور سلطان

امام ہیں، چنانچہ میں نے یہ ملاقات کیوں نہیں کی کہ انہوں نے اس مرد صالح سے امام صاحب کی یہ بات سنی میں ان سے  
 پوچھ کر آپ نے اس کے بعد شہر سے لوگوں سے ایک دعوت لی اور انہوں نے دعوت و قبول کیا اور یہ بات میں پہنچا ہے۔

امام صاحب نے ملاقات نہ کرنے کی وجہ دریافت کی تو اس مرد صالح نے کہا کہ میں یہ فقیر آہی ہوں نہ میری ملاقات سے  
 کوئی شرف حاصل ہو سکتا ہے اور نہ ملاقات نہ کرنے سے کوئی نقص پہنچا ہے۔ اس وقت امام صاحب نے کہا کہ جواب اہل لباب سے

سوفیہ ثابت اب مجھ سے حقیقت میں بیان پہنچا ہے، مرد صالح نے کہا آپ کی ملاقات میں عطاء و عطا ہے۔ آپ نے کہا  
 سلطان کا امام اور والدین عظیم شخص ہوں، مرد صالح نے کہا آپ کا یہ لفظ طبعی ہے لیکن خدا کی معرفت اس عظیم

ہے پھر آپ نے خدا کو کیا کچھ بچھا ہے۔ آپ نے فرمایا ایلوں سے مرد صالح نے کہا کہ میں نے اس وقت تو شک زائل کرنے اپنے  
 ہوئی ہے لیکن خدا نے میرے دل میں ایسی روشنی ڈالی ہے کہ اس کی وجہ سے میں نے اس میں شک کا زور نہیں دیا، اس

نے مجھ کو دلیل کی ضرورت نہ امام صاحب کے دل میں اس کام نے اثر کیا اور اسی مجلس میں اس مرد صالح نے ہاتھ پر توجہ  
 اور خلوت نشین ہو گئے اور برکات حاصل کیں، روٹی کا بیان ہے کہ یہ مرد صالح نے امام الدین ابن مکتبہ سے روئے۔

رجوع الی اللہ لاہر لڑی فرماتے ہیں کہ میں نے اس طریق کا یہ طریقہ سب کا تجربہ کر دیا ہے، جو حق مجھے قرآن عظیم میں  
 نکل آیا ہے میں نے فکر کیا کہ قرآن اس پر زور دیتا ہے کہ تمام عظمت و جاہل خدا کی ہیں، تسلیم کر لیا جائے کہ اس کے مقابلہ

معدنہ سے اجتناب کر لیا جائے کیونکہ ان کے بعد ہم ایک راستوں میں عقلی انسان کی کم ہو جاتی ہے، جہت سے کہ میں آنحضرت سے  
 دیکھتا ہوں کہ ان کا وہ عار کا جوہر کہ لفظ عقلی میرا جمل بیان ہی قبول فرمائے اور مجھ سے تفصیل نہ کرے۔

شعر و شاعری۔ اسی سابق مضمون پر امام لڑی نے حسب ذیل اشعار لکھے ہیں

وسواہ فی حیلانہ یسلم

العلم للرحمن حل حلالہ

بسمی لعلمہ لا یعلم

حالتہ و للعلوم و اسما

علم صرف ایک اللہ جل جلالہ لیتے ہے باقی سب اپنی جہالتوں میں جکڑا ہیں اس ناک سے پہلے کہ علم سے کیا ہے۔

ابن مکتبہ کا زمانہ کے بار بار کی ہے۔ اس حالت میں کیا وہ ایک جتنے کے بار بار ہے۔ وہ میں اس کی بات نہ کر سکتا  
 ہوں کہ اس سے کیا کہ آپ کا یہ حیرت ہے اور آپ تو فرما دیتے ہیں کہ یہ بات ہے۔

میں کہ پیش کتاب یہ بیان ہے۔ دو ہیں پانچ۔

امام ابن فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے اس زمانہ میں صحابہ و فلاخہ زیادہ تر اپنے شاعرانہ اور  
تعلیمات دینی میں شاہر کرتے تھے اسی کے نام صاحب نے بھی اپنے خیالات سے انکار کیے۔ عربی میں انتخاب یا  
طبقات الاولیاء میں امام صاحب کے بہت سے عربی اشعار نقل کر کے لکھا ہے کہ ان کے علاوہ بہت سے فارسی اشعار اور  
رباعیاں ہیں ہم یہاں پہلے دو چار عربی اشعار پیش کرتے ہیں۔

بہارہ بدم الطول عدل  
و اکثر معی الدنیا صلیل  
و غمہ دہنا لذی و وصال  
و صوی ان حصارہ قبل وصال  
بما حل مر حالی الی اس نور حلی  
میں نہیں کھل الجمل و انحصار البلی  
لہذا من حیلک ما روح و الحسم  
وہ اعرف عن ذلک فی تکفیر لکم  
لحسبک لا اعدا بھی  
نای العبد ولی من مدامہ العزم  
و رتق حال محرومہ حادہ ہو مست  
تدہد حایہ بحر ذاب ہو مست  
کہ مدہ حیرانہ معلوم شد  
معلوم شد کہ صبح معلوم شد  
مورورہ مرگدن التاداب  
ہر جا کہ نہیں ہائے مرے ادا دانت  
در واصل تو کہ نوان رسد ان کما

اپنے صاحبزادے محمد کے مرثیہ میں کہتے ہیں

فلو کانت الاقدار معادہ

ساکبی عملک العمر باندم داتما

و ما حدیثی من جعل عسی مدفا

حسبی و عسی واحد بعد کیم

فارسی کی چارہ ایمان ملاحظہ ہوں

کہ حردہ در جو ازلت تو مست

من ذات مرا و احسی کئے دلم

ہر گھر دل میں دلع محروم شد

ہفتادہ دو سال فکر کدوم شد و دور

ہر جا کہ و مہرب شرح ادا دانت

در واصل تو کہ نوان رسد ان کما

ملاحظہ ہوا کہ ابن علی نے در زم شاہ نے جب غمیری کو شکست دی تو امام صاحب نے اس کی مدح میں ایک عربی قصیدہ  
لکھا جس کو ابن ابی مسعود نے طبقات الاولیاء میں نقل کیا ہے اس سے بعض اشعار میں فارسی ترکیبیں بھی آئی ہیں مثلاً

لاشی مثل حلال انت الاواد

مورورہ ملکت المرام باسره

رمات و وفات امام صاحب نے ۵۰۶ھ میں اور شعبہ کے دن ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی طبقات  
الاولیاء میں لکھا ہے یہ یہ ملاحظہ ہوا کہ قاضی ابن ابی مسعود کے بیان سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے وہ لکھتے ہیں کہ امام  
صاحب کا قیام زیادہ تر نے میں رہا تھا طبرستان و ہماستان تو غرض کہ اسے اور وہیں زیادہ تر شہر میں ۲۱ عمر ۶۰۶ھ  
میں اتار کر کے اپنے شاکر وادار ایبم بن ابی بکر بن علی اصفہانی سے ایبہ میت پر لکھوایاں سے بعد مرض نے حوالہ  
دینا پائیہ میں کہ یہ قید ہے و ان اسی سن میں بلر شہر کو ہرات میں انتقال کیا لیکن کھلی نے اخبر لکھا میں لکھا ہے کہ ابن  
انیم میں انتقال ہوا یہ شخصیت قید انصر نے جہاں عید الاضحی کا دن ہو گا۔

مذہب و مذاہب میں اختلاف ہے ضروری نے لکھا ہے کہ ہر سن پہلے سے پہلے و قن وہ نے اور سن

۱۷۰۰ء میں جب کہ آپ نے قریب ایک گاؤں میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 ان کے میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 صاحب نے قریب یہاں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 یہاں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 یہاں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 یہاں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے

سبب وفات بھی فرق ہے کہ ایک صاحب نے قریب یہاں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 لوگوں نے نام صاحب کو یہاں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 وفات میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 وفات میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے

تاریخی غلطی "خواب سید بن حسن علی" سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 ہے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 ۱۷۰۰ء میں جب کہ آپ نے قریب ایک گاؤں میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے

حالیہ نام موسیٰ نے بہت سے دوروں کے قریب یہاں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 دوروں میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 البتہ ان میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے

اصناف و عقائد نام صاحب نے قریب یہاں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 حالت میں یہاں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 دوروں میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 دوروں میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 حالات میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 حالات میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 حالات میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے  
 میں سے ان کے نام صاحب نے بھی اسی قریب میں کس کا نام "مزدان" ہے اسی گاؤں سے قریب یہاں سے ان کے

یہ وصیت نامہ آپ نے اپنے شماروار میں بنی بکر بن علی اسماعیلی سے لکھوایا تھا جس کو طبقات الاعلاء اور  
 طبقات الشافعیہ میں بطور نقل کیا ہے خوف طوالت کی وجہ سے ہم نے اس کو اتنا کہ ضروری ہے آپ سے مذکور کیا ہے اور  
 اس کیفیت کا اظہار نہایت واضح طور پر کیا ہے۔  
 آل و اولاد کی کتب معلوم نہیں ہو سکیں طبقات الاعلاء میں لکھا ہے کہ آپ نے اپنی وفات سے بعد وہ لڑکے  
 جو آپ بن کر رہے لڑکے کا لقب ضیاء الدین قرار دیا اور وہ ملکی مشعل رکھا تھا یہ وہ لڑکے کا نام تھا جس کا لقب ہے مشہور





















طہارہ میں باحیثیت تصور کیے جاتے تھے وہ درجہ رفیع فی المعانی والویض الی الہدای میں آپ کی تصنیف ہے۔

### (۱۵۵) صاحب النواوضح

علی بن صالح بن عبدالقادر البدر، مصر کے مشہور شاعر و ادیب، انشاء پر وافر لغوی اور صحیح، بلخ تھے مصر کے رشید ہادی مقام میں ۳۹۹ھ مطابق ۱۸۸۱ء میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں تعلیم حاصل کی ۱۹۰۸ء میں علمی وفات کے ساتھ انگلینڈ گئے وہاں انگریزی کی ادب، انشیات اور منطق وغیرہ کی تعلیم حاصل کی، ۱۹۱۲ء میں واپس قاہرہ کے مدرسہ میں ۱۹۳۰ء میں اس کے رکن منتخب ہوئے۔

آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں، ان میں النواوضح اور البلاغۃ الواسعہ بہت مقبول اور بعض اہل عرب میں اعلیٰ درجے میں مشہور، ان کی تالیف میں آپ نے کچھ مصطفیٰ کتب بھی شامل ہیں۔

ان کی تصانیف میں ہیں عامۃ اللطاف، دیوان اہرام (۴ جلد) سیدہ الصلوٰۃ، الشہداء، الصلوٰۃ، شام ملک مصر کی اسلامی تاریخ، تاریخ الاندلس، تاریخ ابن محمد بن عثمان، شریعہ و فلاح، ادب المسلمین، کتاب اللغات، طہر النفس، آثار و فی الترویج والاعمال، تہذیب کتاب الخری وغیرہ۔

آپ نے ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۹ء میں وفات پائی۔

### (۱۵۶) صاحب الفیہ

نام و نسب اور تحقیق نسبت جمال الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن مالک الطائی سہلانی تھے وہ بالترابی مشاہیر الدمشقی ائمہ، بیان (مختصر و مفصل) ابو اللہ اس میں ایک شہرت و ہیں ۵۵۹ھ میں پیدا ہوئے طامہ دمشق سے سنہ ۶۰۰ھ یا ۶۰۱ھ بیان کیا ہے۔

مکمل علوم عامہ، فنی مکتے ہیں کہ آپ نے دمشق میں شیخ عادی، حسن بن صالح اور ایک جماعت سے حدیث کا علم لیا، بہت سے حکایت علم عربیہ حاصل کیے اور طلبہ میں شیخ ابن عیسیٰ سے تلمیذ ہیں کہ وہ ان سے درس میں بھی شریعت کی عامہ تدریسی نے اور شریعت میں شیخ عادی سے تلمیذ ہیں کہ آپ کا زمانہ میں صاحب کے حلقہ درس میں بھی شریعت ہوئے ہیں اور میں سے استفادہ کیا ہے لیکن شیخ عادی فرماتے ہیں کہ یہ نقل مجھے ہی ہوتے نہیں میں نے ابن مالک سے ایک تلمیذ سے سنا کہ ابن مالک کا قول مل گیا ہے کہ میں نے بیان میں ثابت بن میان سے سنا ہے، میں تو فرماتا ہوں وہ شیخ ابو علی شافعی سے، مقتدر میں شیخ ابو البقاء مشہور بابین عیسیٰ و معروف بابین الساج میں چنانچہ ابن ابی اذہب نے احوال شریعت القصریف میں لکھا ہے کہ ابن مالک نے ابن عیسیٰ علی شافعی سے مکمل سے علم حاصل کیا ہے۔

علمی مقام و جلالت شان شیخ ابن مالک خود تصنیف، تجزیہ و قرأت، لغت، عربیت اور فن حدیث وغیرہ بہت سے علوم میں اپنے وقت سے امام تھے بالخصوص لغت، عربیت میں تو بڑا ماہر استاد تھے اور بڑے بڑے تلامذہ میں تھے چنانچہ موصوف شیخ ابن الدین بن ابی بکر کی بہت کثارت تھے کہ انہوں نے علم نحو صاحب (مفصل) جدار اللہ روضہ فی اسے حاصل کیا ہے اور صاحب مفصل معنوی کوئی ہے شیخ ابن الدین بن القوی کثارت تھے کہ ابن مالک نے کوئی کوئی خدمت و منزلت نہیں پہنچی، صاحب الحدیث عمرو بن مالک کا بیان ہے کہ ابن مالک حادیہ میں امام تھے جب









ہستے تھے اور چونکہ وہ کسی مہمان کے فرمایا ہندوؤں کا ایک گروہی میں شام رانی سے گئے تھیں حضرت یہ تو وہ ہیں جو یہ کہہ کر  
آج پہنچے ہوئے ہیں۔ یہاں پہنچا ہوا ہے۔ آج چلا گیا ہندوؤں آپ کی تعریف میں حضرت کی لہر حرجی سے زور پڑ گیا۔ تاکہ صرف تین  
ماں میں تعظیم کی ہو۔ لہذا فراموشی کے بعد ہندوؤں کا وہ وقت جس میں خود اپنا ہندو برہمن سے کہتے تھے کہ اس کے ساتھ تجلوت  
آپ کا سلسلہ ہو گا۔ حضرت نے کہا کہ اسے ہندوؤں کا قلم لے کر لکھنا چاہیے۔ آپ نے سپرد کیا۔

[illegible][illegible]

(۱۶۱) صاحب ملا جلال

[illegible]

(۱) آپ نے اس حدیث میں اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔ (۲) "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔ (۳) "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔ (۴) "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔ (۵) "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔ (۶) "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔ (۷) "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔ (۸) "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔ (۹) "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔ (۱۰) "جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے، اللہ نے اس کو لعنت فرمادیا" (۱)۔

پس وہ درمیں اور اسی صاحب کا خاوند بن گیا۔ آپ امیر محمد و سلفین عز و جہان تہا ولی جانب سے محمد و صدر ملت پر  
فرمان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اہل بیت میں سے جو شخص بھی ملے اسے درمیں سے لے کر اپنے پاس بھیج دیا جائے کہ جو جہان  
میں ہو اور اہل بیت میں سے جو شخص بھی ملے اسے درمیں سے لے کر اپنے پاس بھیج دیا جائے کہ جو جہان  
میں ہو اور اہل بیت میں سے جو شخص بھی ملے اسے درمیں سے لے کر اپنے پاس بھیج دیا جائے کہ جو جہان

مجلس مقام میں آپ تمام علم پروردگار کی نعمتوں سے محروم رہتے تھے۔ عظیم مرخصیت کے ساتھ مدد نامہ ارسال کی آپ کی تعریف میں یہی کا شمر ہے۔















نویسندہ نے یہ تصانیف فرموائیں اور ان کے بارے میں بطور غلط فہمی ہو گئی۔

حضرت کی وفات ۱۰۸۵ھ میں گذشتہ ہے۔ ان کے ۲۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں اور بعض نے ۲۸۳ھ میں لکھی ہے۔ ۱۰۸۵ھ میں ان کے بطور کتابت چنانچہ ان کے نام کے تحت عربی و فارسی کی کتابوں میں لکھی گئی ہیں۔

تصانیف حضرت کی نامی ہو کر موصوفی نے لکھا۔ ان کے حروف و احوال کے مطابق ترتیب دیات یہ دیوان آج بھی بعض مکتوبات میں درج ہے۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔

## (۱۶۸) صاحب الاموال

تاج و نسب اور پیدائش ابو الفتح علی بن حسین بن محمد بن احمد صاحبی نسا، موافق ۱۰۸۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔

تصانیف صاحبی نے لکھی ہیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔

تصانیف صاحبی نے لکھی ہیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔

تصانیف صاحبی نے لکھی ہیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔

تصانیف صاحبی نے لکھی ہیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔

تصانیف صاحبی نے لکھی ہیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔

تصانیف صاحبی نے لکھی ہیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔

تصانیف صاحبی نے لکھی ہیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔ ان کے ۱۰۸۵ھ میں لکھی گئی تھیں۔



وصفیہ شاعری میں ابوالفتح کو کہاں حاصل تھا "ابوالبیہ" اس کا مشہور مرثیہ ہے جو اس نے اپنے پاتر مرثیہ موت پر لکھا تھا اس کا ایک ایک شعر اس کی وقت دہی، بلند بی، نیل اور جدت اور اپنی کتاب اس نے ایسے انداز میں مرثیہ مرثیہ نگاری کی ہے جس سے اس کی تصویر نگاہوں کے سامنے بھر جاتی ہے اس کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

لہمی عقلت لما السیر لواءہ دفع الصایا عک لہف شعق  
اس کے مفید، چمکدار اور رنگ پرستے طواصی پر وہ کی مصوری فن اللہ میں کرتا ہے۔

وکسبت کما اطلعت ویشا لامعا مٹلا لہا داروس و سریق

موج حمرہ فی صفوہ فی حضورہ نخلہا بعی عی النعق

اس کی گردن کے پورے حصہ کو خون دریں سے تشبیہ بتاتے اور اس کے کس کو لعل مفتی کے تین سے تعبیر کرتا ہے۔

وکأن سالفک سر ساقی و علی المعارف ملک لاح عقیل

پھر اس کی سرینے کو یاد کرتا ہے جس میں اس کو مہستی کے نقشے محسوس ہوتے ہیں۔

فاتی دغی ماعم فرمت وہ نعم موقتہ من الموسی

تاریخ و سیر کی کتابوں میں اس مرثیہ کے ۳۰ اشعار "تقول ہیں جو یہ بلند پایہ ہیں، صنف الہ و الفارسی یعنی چوتھ لی کی توصیف پر بھی اس کی، صنف شاعرانہ، شاکر ہے یہ اس کی حدت طبع قلمی کہ اس نے روایتی اور باری شاعرانہ سے بہت ارتقائی پیمانہ، روش اختیار کی اور معنی پیراں پر طبع آزمائی کر کے فن کو بڑے روشن انداز میں پیش کیا ہے۔

حسن مرثیہ میں بھی ابوالفتح نے شجاعت استعارات سے بڑی قدرت پیرائی سیف الدولہ اور مرثیہ کی شان میں اس نے کئی قصیدے لکھے جو تاریخ ادب کی رستہ ہیں اگر یہ قصیدہ نگاری میں تعلیمی کے سامنے اس کا چرچہ نہ ملے گا۔  
عمراس میں بھی اس کی شاعرانہ صلاحیت کا مظاہرہ ہوگا کہ وہ بچوں کو بڑے دلورہ تعلیمی کے یہاں بچہ پیدائہ ابوالفتح نے اس کی صحبت میں ایک طویل قصیدہ لکھا جس میں تعلیمی کو مبارک باد دیتے ہوئے کہتا ہے۔

سعد مہر لود لاک صار کا کالہوا شرف حج لیل مقصر

شمس المصحر فرمت الی مدر الذحی حتی اذا احصما انت بالمشری

ایک دوسرا قصیدہ جو تہذیب و تمدن کا ہے جس کا مطلع ہے

اما علا فی الصلور النہی والامر وزیر مہملی کی تعریف میں لکھا ہے۔

ولما انحصا لائنہ مطلعہ

وردنا علیہ مقتریں فراشا

ایک دوسرے قصیدہ میں اسے مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے

فانک لک نفسی هذا المشتاء علیا سلطانہ قدحہم

ولام لیابی الارزم یولر فیہا نسیم الہوا

فانت الصاد و نحن الطفا و انت الرئیس ونحن الطلم

جو کوئی کی بہت سے اہل ادب نے تعریف کی ہے لیکن اس کی جو کوئی طرز و تفسیر کی روح سے جو جو کی جان ہے بالکل خالی ہے۔ ہر اسی ہاتھ کے عہد میں جب ابو عبد اللہ بریدی منصب وزارت پر سر فراز ہوا تو ابوالفتح نے ایک طویل تجویز قصیدہ لکھا جس کے دو شعر یہ ہیں۔









کا۔ وہ شیخ ہیں آپ کے تلامذہ شیخ قوام الدین تھانوی، ابن ابی نعیم بن اسماعیل الصفار، شیخ ابن الاسلام المعروف بالاریب، شیخ ابن ابی نعیم بن شریف، شیخ ابن الاسلام المعروف بقاضی غازی، شیخ رضی الدین نیشاپوری صاحب "مکرم الاخلاق" شیخ ابن ابی نعیم بن العقیلی، اور شیخ فخر الدین کاشانی وغیرہ سے بھی شرف تلمذ حاصل ہے۔  
 شجرہ اشعار فقید وقت ہوئے کے ساتھ ساتھ شجرہ شاعری کا بھی زور رکھتے تھے آپ کے آثار اشعار فصاحت و بندہ سے متعلق ہیں تعلیم الحکم میں ذکر کردہ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

من شاء ان يحوى آماله حملا فليحمل الله في ذر کہا حملا

القل طعامك كى تعطى ده ثمرا ان شئت يا صاحى ان تنع الحكما

دعى نفسك التكاثر والتماس في الدنيا والى نظم اول التكمالى انعط عطى سوى ولم و حرموا الاحاد

الفقه انفس شتى امت واحده من يدرس العلم لم يدرس معاخره

فانكب لعلك ما اصحت لعله فاول العلم الفان واحده

ادام علل المبرر في كلامه وانفس يحمل السر ان كان ممكنوا

آصانيف آپ کی کتاب "تعلیم الحکم" سے وہ فصول پر مشتمل ہے جس میں پانچ سے متعلق ضروری باتیں بتائی گئی ہیں یہ کتاب کو مختصر ہے تحریر مفید ہے والا عبد الحی صاحب نے اس کے متعلق مباحث

ہو کتاب نفس مفید مشتمل علی فصول لیس الجمع کثیر الصافع

یہ مہم و اور مفید کتاب ہے جو چند فصول پر مشتمل ہے مثنیات والی اور ست نقد والی ہے۔

شروع و خاتمہ کتاب تعلیم الحکم (۱)۔ شرف تعلیم الحکم رشتہ بہ سید ابن اسماعیل۔

### (۱۷۱) صاحب منیۃ الصلحی

شیخ سید الدین محمد بن محمد بن علی کاشغری، آہانی، ملن کاشغری قاضی۔ نسبت میں کاشغری کہلاتے ہیں اپنے وقت کے بلند پایہ فقید تھے مہر میں فہم و فہم میں رہے اور علم تصوف حاصل کیا پر عین کے اور وہی تفرہ ہی ایک گاؤں میں مستقل اقامت پذیر ہو گئے۔

آپ کی تصنیفات میں "جمع الغراب و جمع الجباب" تیار جلدوں میں ہے اور "منیۃ الصلحی" و "منیۃ المبتدی" بعض مدارس میں داخل درسی ہے جو صرف ابواب اصول پر مشتمل ہے شیخ ابی نعیم طہری نے "منیۃ الصلحی" کے نام سے اس کی بہت عمدہ شرح لکھی ہے جو بکیری کے نام سے مشہور ہے آپ نے ۱۳۰۵ء میں وفات پائی۔ ع

### (۱۷۲) صاحب بلوغ المرام

حافظ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہے جن کے حالات "تقوۃ اللہ" کے ذیل میں گزر چکے۔

### (۱۷۳) صاحب ریاض الصالحین

نام و نسب اور پیدائش عی الدین ابو کریب بن شرف بن حسن بن حسین بن محمد بن محمد بن حزام النواوی۔  
 آپ باوجود ۶۳۰ھ میں تولد مقام میں پیدا ہوئے جو لڑنے دوران میں اعمال و مشق کا ایک قصبہ ہے وہ یہ بقول الشاعر

ای از عوامہ سید عالم ۱۲۔ ع کتاب الامام ۱۲۔



ووفد من ائمہ النبی قلقد بشکک عالم

لصب حبہ مابوی

فصل النعوت علی النبی

للہ جلجلہ مابوی و علا علاہ و فضلہ

نہ نے نبوت میں تولد ہی ملا ہے میں ائمہ میں سال و اوست ۸۱۱ ہے جو تائید کی دریافت ہے۔

تکمیل علوم ابتدا میں اپنے مشرک میں رد کر فرآن پاک حفظ کیا پھر ۶۳۹ میں انیس برس کی عمر میں اپنے والد کے ماتحت رہا۔ وادیہ و مشق میں آئے اور وہاں علی الدین اسحاق بن احمد بکفری رہا۔ پھر بنی ہاشم بن عبد اللہ امیہ والدین بن عبد اللہ امیہ بن عبد اللہ بن علف بن یحییٰ بن علی الدین بن ابی البکر بن مال الدین بن ہشیر بنی سے علم حاصل کیا اور اپنے وقت سے بہت نام ہے۔ طائرہ بنی صاحب لکھتے ہیں۔

ویرع فی انطوہ وصر مصفا فی فوہ ملقفا علی عملہ حافظہ للحدیث عارفا بالوہ

حدیث میں بہت نمایاں، فتویٰ میں محقق، عمل میں بہت عارف حدیث اور ان سے انوار سے باخبر تھے۔

حیات زندگی ۱۱۱۱ میں اپنے والد کے ماتحت رہے اور یہ منور میں اپنے والد کا قیام یہ وقت سے بہت پہلے تھے اور غلامہ سے ایک مرتبہ عشاء سے بوجہ حاجت تھے آپ نے رنہ کی ہر شادی نہیں کی آپ بہت ہی سخی و تصنیف تھے کہا جاتا ہے۔ لکھتے تھے جب آپ کا توجہ تھل جاتا تب آپ غمور تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

لن کان هذا الذی بصری صاصہ علی عمر سعدی یهود مع مضع

آپ کی نمود کی تصنیف کا حساب کیا تو یہ دو در اس سے اور کا واسطہ پڑا۔

افضل اجداد حضرت حق عند سلطان جائز خادم جلال الدین یوگی نے حسن اخلاص و حسن زیارت سے بہت زیادہ تاجیر بہرہ سے طلب شام میں تاجیر سے بہت کار و ایات آپ نے ملا کے اس وقت کا فتویٰ طلب کیا کہ میں نے اس کا مقابلہ کیا۔ ریت سے اس کے حناؤں پر تاجیر تمام ملا کے اس کی۔ اس کے مطلق فتویٰ دیدیا۔ اس کے بعد غلام سے روایت کیا۔ تیار کے ملاؤں کوئی روایا عام تھے جس نے فتویٰ نہ دیا وہ۔ ملائے کہاں اس فتویٰ کی حدیثوں میں غلام نے آپ کو بلوہ اتفاق کی فرمائش کی تو آپ نے صاف انکار دیدیا۔ میں یہ فتویٰ نہیں دے سکتا۔ غلام سے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا کہ میں انہی طرح ہوتا ہوں کہ تو میرے بند و تودہ کا غلام رہا بالکل ناہر و قاعدہ نے مجھے نام نہاد یا تو بتیہ سے چاہا کہ یہ فتویٰ میں نہ دے کہ وہ ہے ایک غلام کا غلام اور وہ سب دیکھائی میں سبب تو کرنا چاہیے تمام میں صرف کر رہے تب ریت سے مان لینے کا فتویٰ اسے سنایا۔

تیری جو اند میں حق کوئی وصائی اللہ سے شہر میں و تیری کس رو بانی

یہ غلام نہایت غضب و کرم پر نام و اور نام نووی سے کنا کر تو میرے شہر یعنی دمشق سے نکل جاتا آپ نے فرمایا منع الکلام چنانچہ آپ دمشق سے نکلے ملائے غلام سے۔ غلام نے کہا وہ اپنی ہی اہدات حاصل کی کر آپ نے غلام سے بہت طلب غلام و مشق میں موجود ہے میں وہاں قدم بھی نہ رکھوں گا۔ اللہ کے ایک بولہ بدی غلام کا فتویٰ نہ دیا۔ تصانیف آپ کی تصانیف میں ثریا مسلم نہایت مشہور و مقبول کتاب ہے جلد طبعی مکتوب میں آپ شہر مری کی مشیت سے مشہور ہیں اس کا نام "البلبل ثریا" میں مسلم بن الحنفیہ نے تیار یا بنی الصالحین کو بھیجی یہ معمولی مقبولیت حاصل ہے اور بعض نے اس میں اصل اور اس ہے ان کے علاوہ دیگر تصنیفات یہ ہیں۔

(۳) تہذیب الاسماء و اللغات اس میں آپ نے دو تمام اللغات جمع کر دی ہیں جو مختصر و مفید تہذیب و مبطلہ تہذیب۔

تہذیب اور تہذیب میں ہیں مزید برآں مروی، محروم، ملائکہ اور جن وغیرہ کے اسماء کا آپ نے اضافہ کیا اب کتاب کے دائرے میں ایک حصہ میں اسماء ہیں اور اس میں لغات اس لئے آپ کو تہذیب الاسماء و اللغات کہا جاتا ہے۔ ۴۔ اور تہذیب ثریا









خانانہ پر از مقرر کر لیا۔ پھر جب سدا شاہ زارت قانون میں منتقل ہوئے تو وہ اپنے ساتھ مصلحتی کو بھی لے گئے اور اسی قسم کا مدد و اہل دیبا پھر حکومت سدا ہاشمی مخالف بدلتی کے ساتھ میں جلی کی توبہ بھی وہاں سے چلے گئے پھر جب پارلیمنٹ قائم ہوئی تو انہیں سدا ہاشمی نے ہی شاہ پر وادی سے منتقل کیا۔ یہ عہدہ پر مقرر کر دیا جس پر آپ دوام حیات کا ٹکڑہ سید طیلے اور اخلاق و عادات۔ مصلحتی نہایت سزا دل اور متاسب بدین، خوش خلق و خوش وضع، لطیف الشکر اور عمدہ اسلوب داسے تھے ان کے قول، فعل سے نہ حقیریت کی ہلک نگر آتی تھی اور نہ قبولیت و نسی کی وہ بات کو صحیح طور پر سمجھ لیتے تھے مگر دلوں پر کے بعد ان کی فکر لغزشوں سے پاک و نقی صحرایں کیلئے انہیں پانچہ گوش لرنی پڑتی تھی اور عقل انہیں تھے عین قدر کہ سنوں کے ساتھ وہ بڑی احتیاط سے لب کشائی کرتے تھے اور یہ فضاں جس میں بھی ہوں لوگ اسے بھی اور جاہل سمجھیں گے یہی وجہ ہے کہ وہ مجلسوں سے کٹا رہے تھے جدال سے لڑیں اور جتے اور نغیر کر کے کو با پسند کرتے تھے ان فضاں کے ساتھ اور نقی القلب، صاف دل پاک نفس، نیک طینت، بیخ التقدیر اور فیاض طبع تھے اور اپنی تمام صلاحیتوں کو خاندان و وطن اور اساتذت پر نگر کر کے دے دیتے تھے۔

اسلوب نگارش۔ مصلحتی نے خداتو لب پیدا کرنے تھے۔ انہیں لب میں آہ اور نہ بہت زیادہ ہے جس لئے کہ مختلف سے نہ کوئی تالیف پیدا نہ ہوئے نہ کوئی منتقل اسلوب ان کے زمانہ خداتو لب کی ایک بڑی بڑی ادنی شکل یا ابن خلدون کے فن کا ایک جیدہ ڈھانچہ تھی لیکن آپ اس کے اسلوب کو ان دنوں میں سے کسی کاچہ نہیں کہہ سکتے۔ اپنے زمانہ میں مصلحتی کا اسلوب باطل ایسا تھا جیسے ابن خلدون کا اسلوب اپنے زمانہ میں باطل انوکھا ہے بغیر کسی نمونے کے کسی دور و زار طبیعت نے ایسا نہ کر لیا ہو۔

افسانہ نگاری۔ مصلحتی سب سے پہلا افسانہ نویس ہے اور اس نے اس فن کو اس حد تک عمدہ اور کامل بنا دیا جس کی توقع اس جیسے ماحول میں پیدا ہونے والے اور اس کے دور کے لکھنے والوں سے نہیں کی جاسکتی تھی مصلحتی کے لب سے چلنے کارا یہ ہے کہ وہ اس زمانہ میں رہا تو وہ لب خاص پر بیہودہ، مضحکہ لاری قابل اور اس عالم میں اچانک لوگوں کو اس کے یہ دلچسپ افسانے نظر آئے جو پانچ کی اسلوب، شیریں بولی اور حسن الفاظ کے ساتھ نہایت عمدگی سے درود و مہر کی مصوری اور نہایت دلکش اسلوب سے معاشرہ کے محبوب کی نشاندہی کر رہے تھے۔

لوبی خالی اور کو تابی۔ مصلحتی کے لب میں وہ ایسی خدایاں ہیں جن کی وجہ سے اسے دوام میں ہو گا۔ ایک لفظی لزوری دوم معنوی تھی، لفظی لزوری کی وجہ یہ ہے کہ ان کو اپنی زبان کا وسیع علم اور اس کے لب پر گہری نظر حاصل نہ تھی یہی وجہ ہے کہ آپ اس کے بیان اور تفسیر انہیں لفظی، زائد الفاظ کی بھرمار اور الفاظ کا بے عمل استعمال یا جس کے معنوی تھی کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے نہ تو علم شرقیہ کو بکمال حاصل کیا تھا نہ وہ مغربی علوم سے بہرہ ور است واقفیت رکھتے تھے یہی سبب ہے کہ آپ ان کی فکر میں سطحیت، سادگی، عمدہ دہشت اور لوح و راہن پائیں کے منظر یہ کہ نثر میں مصلحتی لودنی مقام حاصل ہے جو بدوری کی شاعر میں حاصل تھا۔ انہوں نے اپنی اپنی جگہ ادبیاء و تجرید لب کا فریضہ انجام دیا اپنے لئے ایک زمین اور واضح اسلوب اختیار کیا اور لوبی اسلوب کو ایک عمدہ حالت سے ادبی بہتر حالت میں منتقل کر دیا۔

وفات۔ مصلحتی نے ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء میں وفات پائی وفات کے وقت ان کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی۔ تصانیف و تراجم۔ (۱) انکسارات جن جلدیں پر مشتمل ہے جس میں اس کے دو مقام مضامین جمع کر کے گئے جو رسالہ "امانہ" میں شائع ہوئے سب میں اس کی کچھ تو تنقیدیں ہیں کچھ انتہائیات اور صرف سے منتقل ہیں اور کچھ کتابیں ہیں۔ (۲) لاجمات اس میں اس کے طبع و بلاغت افسانے ہیں (۳) عقد الفطری یہ قدیم شاعر اور دلوں کے اشعار مضامین کا انتخاب ہے۔ اس کے بعض دوسروں نے فرانسیسی زبان سے اس کیلئے الفرض نامہ کی تصنیف "میز و لیں" (ذکر فن و ادب) میں کے

سایہ کے بارگاہی مانتھیر کی تصنیف بول دور جی (نسیات) لکھنؤ رشتہ کی تصنیف "سیر انوار برکات" (۱۳۸۰) کے ترجمے کے جنیس اس نے آؤ لکھ اپنے الفاظ میں نقل کر دیا اور اس طرح اس نے عربی ادب کے سرمایہ میں کر اندر دولت کا اضافہ کیا جس نے جدید فلسفہ نگاری کو بڑی قوت بخشی اور قابل اقدار نمونہ فراہم کیا۔

## (۱۷۸) صاحب تیسیر

نام و نسب اور پیدائش شیخ ابو محمد عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن مراد بنی مقام دہلی کے باشندے تھے اس لئے نسبت میں دلی لکھتے ہیں منہ پیدائش ۱۷۷۲ء ہے آپ فن قرأت کے امام حدیث طرق حدیث اور استاد رجال نے باہر، عمدہ خطاط، جید لفظی ذکاوت، مفتی اور پیر نگار اور صاحب الدعوات تھے۔  
حالات علوم و حالات زندگی ۱۷۸۱ء میں علم کی تحصیل شروع کی ۱۷۹۰ء میں مشرق کی طرف گئے اسی سال شوال میں مصر گئے اور یہاں ایک سال قیام کیا پھر شریعت اللہ سے شرف بہ لے اور ۱۷۹۹ء میں اندلس آئے پھر ۱۸۰۳ء میں سرحد کی طرف نکلے اور ۱۸۰۳ء میں سات سال قیام کیا وہیں سے قرطبہ گئے اور ۱۸۱۷ء میں قرطبہ سے اپنے وطن دہلی میں آئے اور آخر تک یہیں قیام پذیر رہے صاحب مفاہیم احادیث آپ کا تصوف بائیں الفاظ کر لیا ہے۔

کان احد الانس فی علم القرآن وروایاتہ و تفسیرہ و معانیہ و طرقہ و اعوانہ

آپ علم قرآن اس کی روایت تیسیر اس کے معنی طرق اور احباب کے امام تھے۔

قوت حافظہ آپ فرماتے تھے کہ میں نے جو چیز دیکھی اسے لکھ لیا اور جو لکھا اسے حفظ کر لیا اور جو کچھ حفظ کیا اسے بھی نہیں بھولتا۔

تصانیف آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن میں "التیسیر" فن قرأت سہ میں بہت مشہور اور عربی ادب میں داخل در ہے دیگر تصنیفات یہ ہیں جامع البیان، الاصول، المقصود، یہ رسم مصنف پر ہے، الحکم یہ خط پر ہے، الکافی فی طبقات ائمہ پر ہے، الفتن والامم، شرح تفسیر و مناقب، فیروہ۔

وفات آپ نے تقریباً تیس سال کی عمر پا کر بروز شنبہ ۱۵ شوال ۱۸۲۴ء میں وفات پائی۔

## (۱۷۹) صاحب رسالہ حمید یہ

حسین بن محمد بن مصطفیٰ البصر ۱۲۶۱ء میں طرابلس میں پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما پائی ابتداً فی تعلیم اپنے وطن میں حاصل کی پھر مصر آئے اور ۱۲۷۹ء میں جامعہ ازہر میں داخل ہوئے اور ۱۲۸۳ء تک رہے اور عالم جید ہو کر طرابلس واپس ہوئے کہا جاتا ہے کہ جسر کا خانہ بن مصری الاصل تھا ۱۷۷۷ء کے لگ بھگ ان کے اصناف و میلاط نکال دیئے گئے تھے اس بعد مختلف مقامات میں جا کر آباد ہو گئے۔

آپ فقہ و ادب کے بہترین عالم تھے اور مفید کتابیں بھی تالیف کیں جن میں "الرسائل الحمیدیہ فی حقیقۃ الدیات الاسلامیہ" بہت مشہور و معروف اور مقبول کتاب ہے اس میں آپ نے شریعت اسلام کے عقائد و موزوں امور کو اچھوتے انداز میں بیان کئے ہیں اور اس میں فاضلہ جدید کی روشنی میں بہت سے حقائق کا انکشاف کیا ہے کتاب کی مدد کی بناء پر بعض مدارس عربیہ میں شامل نصاب کر لی گئی ہے اس کے علاوہ آپ نے الحصول الحسبہ فی العقائد الاسلامیہ، روحہ العکبر احادیث الطائفتی حکم صلوة الجماعہ، ریاض طرابلس التلم ۱۰ جلدوں میں، الملکوک العربیہ فی الفنون الادبیہ اور

”طرابلس“ کے نام سے ایک اخبار بھی نکالا تھا آپ نے طرابلس ہی میں ۱۳۲۷ھ میں وفات پائی۔

## (۱۸۰) صاحب شرح عقائد جلالی

یہ عقائد عضدیہ کی شرح جلال الدین دہلوی کی ہے جن کے حالات ”صاحب ملاحال“ کے ذیل میں گزر چکے۔

## (۱۸۱) صاحب تدریب الروای

## (۱۸۲) صاحب شرح نقایہ

شیخ نور الدین علی بن سلطان بن محمد المشہور بالقاری الروای ہرات میں قادری اہل ایک گاؤں میں پیدا ہوئے اور طلب علم کیلئے ہرات سے مکہ معظمہ حاضر ہو کر محقق وقت شیخ احمد بن حجر عسقلانی کی علامہ ابوالحسن بکری، شیخ عبداللہ سندھی، شیخ قطب الدین علی وغیرہ سے علوم کی تحصیل و تکمیل کی اور تفسیر حدیث، فقہ، کلام، منطق، فلسفہ غرض ہر فن میں مہارت حاصل کر کے اپنے وقت کے امام بنے بالخصوص تحقیق و تدقیق میں آپ کا بہت لوچا مقام ہے مولانا عبدالحی صاحب لکھتے ہیں۔

احد صلور العلم فرد عصرہ الباہر السمعت فی التحقیق

روساء علم میں سے ایک اپنے دور کے ایک اور تحقیق و تفتیش میں بڑے نمایاں تھے۔

آپ بڑے کثیر التصانیف ہیں اور بے شمار کتابیں لکھی ہیں اور ایسی عمدہ اور مفید جمود نفاس و فرائد کہ ان کی وجہ سے آپ کو بیسویں صدی کا مجدد کہا جاتا ہے مولانا عبدالحی صاحب لکھتے ہیں:

و کلھا مفیدۃ بلغت الی مہمۃ المجددین علی راس الف

آپ کی سب تصانیف مفید ہیں اور آپ کو بیسویں صدی کے مجدد ہونے کے درجہ تک پہنچا دیا ہے۔

آپ کی تصنیفات میں شرح نقایہ کتب فقہ میں نہایت اہم درجہ رکھتی ہے اور بعض مدارس عربیہ میں داخل درس سے اس کا اصل نام ”فتح باب النایض فی شرح نقایہ“ ہے حضرت شاہ صاحب کشمیری فرمایا کرتے تھے کہ ”یہ کتاب ان لوگوں کا جواب ہے جو کہتے ہیں کہ فقہ حنفی کے مسائل احادیث صحیحہ سے مبرا نہیں ہیں اس میں آپ نے تمام مسائل پر مجددانہ کلام کیا ہے نیز مرقاة شرح مشکوٰۃ بھی آپ کی معرکہ آراء تصنیف ہے بحمد اللہ اب تو بمبئی اور ملتان دو جگہ سے شائع ہو چکی ہے ورنہ کچھ دن پہلے اس کے نسخے چھ سو روپیہ میں بھی دستیاب نہیں ہو سکے، دیگر تصانیف یہ ہیں۔

- ۳۔ نواد القاری شرح صحیح البخاری، ۴۔ شرح صحیح مسلم، ۵۔ جمالین حاشیہ جلالین، ۶۔ شرح شفاء قاضی عیاض، ۷۔ جمیع الوسائل شرح الشامل، ۸۔ شرح جامع الصغیر فی حلیۃ البشر الذبیر لسیوطی، ۹۔ شرح حصن حصین، ۱۰۔ شرح اربعین نووی، ۱۱۔ شرح الجزریہ، ۱۲۔ شرح الخبہ، ۱۳۔ شرح فقہ اکبر، ۱۴۔ شرح الشاطبیہ، ۱۵۔ شرح فلائیات البخاری، ۱۶۔ شرح موطا امام محمد، ۱۷۔ سند الانام شرح مسند الامام، ۱۸۔ شرح مناسک حج، ۱۹۔ الانوار الجینہ فی اسماء الحنفیہ، ۲۰۔ نزہۃ الخاطر القاتر فی مناقب شیخ عبدالقادر، ۲۱۔ نزه العزیز فی تحسین الاشارة، ۲۲۔ التلہین للترتیب یہ دونوں رسالے تشہد میں انگلی اٹھانے کے سلسلہ میں ہیں، ۲۳۔ الحظ الاوفر فی الحج اکبر، ۲۴۔ الناموس فی تلخیص القاموس، ۲۵۔ تذکرۃ الموضوعات، ۲۶۔ الابتداء فی الاقتداء، ۲۷۔ فرائد القلائد فی تخریج احادیث شرح



الغلاف، ۲۸، الصرع فی معرفة الموضوع، ۲۹، كشف الخلق عن طبع الحضرة، ۳۰، صورة العالی شرح بدر الامالی، ۳۱، معدن اللہ فی فضائل اویس القرنی، ۳۲، الاحادیث القدسیہ والکلمات الاسمیہ، ۳۳، تبعد العلماء عن تقرب الامراء، ۳۴، الحزب الاعظم، ۳۵، حلیہ مواعظ اللہیہ، ۳۶، ہجۃ الانسان فی منحة الحيوان، ۳۷، شرح عن العلم، ۳۸، اربعین فی النکاح، ۳۹، اربعین فی فضائل القرآن، ۴۰، اعراب القاری، ۴۱، رسالة فی صلوة الجلازة فی المسجد، ۴۲، مشرب الوردی فی ملقب الہندی، ۴۳، رسالہ فی والدی المصطفیٰ، ۴۴، رسالہ فی حکم سب الشہین وغیر ہما من الصحابہ، ۴۵، رسالہ فی ترکیب لا الہ الا اللہ، ۴۶، رسالہ فی فراة السلسلہ اول سورة البقرة۔ آپ نے مکہ معظمہ میں ماہ شوال ۱۰۱۳ھ میں وفات پائی۔

### (۱۸۳) صاحب اسباق النور

نام و نسب اور پیدائش۔۔۔ مولانا حمید الدین بن مولوی عبدالکریم فرہانی ضلع اعظم گڑھ کے ایک گاؤں ”پھریرا“ میں ۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے جو آپ کا پدری وطن ہے اسی پھریرا کو عربی ضلع دے کر مولانا اپنے نام کے ساتھ بھیجی مگر فرہانی لکھا کرتے تھے آپ کا خانہ دہان ضلع کے معزز خانہ غوثی میں سے تھے، ہوائے آپ مولانا ضلع مرحوم کے ناموں زوہدائی تھے۔ تحصیل علم۔۔۔ سب سے پہلے آپ نے قرآن پاک حفظ کیا پھر فارسی کی ابتدائی کتابیں اسی ضلع کے ایک دیہات چندا کے باشندہ مولوی صدیق حسین صاحب سے پڑھیں فارسی زبان اور فارسی ادب کا ذوق ان میں بچپن ہی سے نمایاں تھا اس لئے فارسی زبان میں بہت جلد اس قدر ترقی کی کہ شعر کہنے لگے عربی زبان کی تحصیل زیادہ تر مولانا ضلع مرحوم سے کی اور مولانا ضلع سے کس فیش کرنے کے بعد کچھ مدت تک مولانا مبدائی لکھنؤی کے حلقہ درس میں شرکت کی پھر لاہور کا سفر کیا اور یہاں مشہور ادیب مولانا فیض الحسن سہارنپوری کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اور ضلع کا نایاب اور درجہ اولیٰ و فاضل تھے ان کی شاکردی سے آپ نے نور الفائدہ و الفہام عربی زبان اور دینی علوم کی تحصیل سے فارغ ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک سال کی عمر میں انگریزی زبان کی تحصیل کیلئے علی گڑھ کانٹنٹ میں داخل ہوئے اور یہاں انگریزی اور دوسرے علوم کے ساتھ ساتھ خاص توجہ سے فائدہ جدیدہ کی تحصیل کی اور اس میں امتیاز حاصل کیا۔

درس و تدریس۔۔۔ سب سے پہلے ۱۸۹۷ء میں مدرسۃ الاسلام کراچی میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے جہاں آپ نے کئی سال بسر کئے اس کے بعد ۱۹۰۶ء میں علی گڑھ میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے اور یہاں دو سالہ قیام کے بعد ۱۹۰۸ء الہ آباد یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوئے ۱۹۱۰ء میں اعظم گڑھ کے سرانے میرٹھی مقام میں آبادی سے باہر ایک باغ میں مدرسۃ الاسماح کی بنیاد رکھی ۱۹۱۳ء کے اوائل میں آپ الہ آباد سے حیدر آباد آئے اور یہاں دہر العلوم حیدر آباد کے صدر پر مشتمل بنائے گئے۔

وفات۔۔۔ آپ ابتدا سے روزش کے عادی تھے جس کا اثر آپ کی صحت پر بہت نمایاں تھا لیکن آپ کو کبھی کبھی پیٹاب کے رک جانے کی شکایت تھی یہ تکلیف آپ کو کئی بار ہوئی اور آخری مرتبہ آپ ریشن کراچی کا نام بھارہ ۱۹ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ نومبر ۱۹۳۰ء کو انتقال فرمائے اور خضر ایں (جہاں آپ ریشن ہو تھے) قبرستان میں مدفون ہوئے۔

تصنیفات و تالیفات۔۔۔ تفسیر نظام القرآن، مفرقات القرآن، الامعان فی التفسیر القرآن، الراہی الصحیح فیمن هو الذبیح، جمہورہ البلاغۃ، اصول التالیف، بالقرآن الی عبود الخلق، مجمع القرآن، کتاب الریاض فی معرفۃ السیخ و

المسوخ: الرابع في اصول الشرائع، الاكليل في شرح الانجيل بشياف النعم وغيره.

(۱۸۴) صاحب اصول بزودی

نام و نسب..... شیخ فخر الاسلام ابو الحسن والہ العسری علی بن محمد بن حسین بن عبد الکریم بن موسیٰ بن مجاہد المرزوی الہمدانی  
قلمہ بزد و جویہ سے چہ فرخ کے قائل ہے اس کی طرف منسوب ہو کر بزدوی کہلاتے ہیں۔

علامہ کھڑی نے آپ کے اور آپ کے بھتیجے احمد بن ابی السمر کے اور عبدالکریم بن موسیٰ کے تراجم کے ذیل میں عبدالکریم کو آپ کا دولامتا ہے مگر صحیح ہے کہ یہ آپ کے برادر اہیں چنانچہ علامہ معصعلیٰ نے کتاب الانساب میں حافظ دینعلیٰ بن سیر الدیلمی میں اور ماضی تھری نے طبقات میں بھی ذکر کیا ہے۔

عام حالات زندگی۔۔۔ آپ ۷۰۰ھ میں پیدا ہوئے اور فروغ و اصول فقہ و حدیث مناظرہ و کلام وغیرہ تمام علوم میں مہارت تامہ حاصل کر کے مریخ خلافت بنے مولانا عبدالحی صاحب نے آپ کا تعارف ابن القلکامیں کر لیا ہے، "الامام الکبیر الجامع بین اثبات العلوم الامم لاندنیانی الفروع والاصول" آپ حفظہ اللہ باب میں ضرب المثل تھے آپ نے ایک عرصہ تک سمرقند میں درس و تدریس اور قضاء کے فرائض انجام دیئے ہیں صاحب حدائق نے نقل کیا ہے کہ آپ کے زمانہ میں ایک شافعی لفظ بہب جز عالم آئے جن کے بحر کایہ عالم تھا کہ وہ جس سے بھی مناظرہ کرتے اس پر غالب آجاتے یہاں تک کہ اس نے موت سے احتف کو شافعی بنالیا یہ صورت حال دیکھ کر لوگوں نے آپ سے درخواست کی کہ وہ ان کی طرف توجہ کریں ورنہ ہم سب لوگ شافعی ہو جائیں گے آپ چونکہ گوشت نشین آدمی تھے اس لئے آپ نے لاواللہ کیا لیکن جب لوگوں نے بہت اصرار کیا تو آپ خود اس عالم کے پاس تشریف لے گئے عالم مذکور نے امام شافعی کے فضائل و مناقب بیان کرنا شروع کئے اور کہا کہ ہمارے امام کا حافظہ اس قدر تھا کہ ایک ماہ میں قرآن حفظ کیا اور ہر روز ایک قسم کرتے تھے خیرات کو تر تلو تھے پھر اقرآن پڑھا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ قرآن پاک جہاد کمال ہے اور اس کو یاد کر لینا اہل علم کیلئے سہل مناسب ہے، تم سرکاری دفتر کا حساب و کتاب لاؤ اور دو سال کے آمد و خرچ کی سب تفصیل پڑھ کر مجھے سناؤ لوگوں نے ایسا ہی کیا آپ نے دفتر مذکور کو شافعی مہر لکھوا کر ایک مفصل مکان میں محفوظ کر لیا اور حج کیلئے تشریف لے گئے چودہ ماہ بعد واپس ہوئے اور ایک عام جلسہ میں دفتر مذکور متلو کر شافعی علم کے جامع میں دوا اور دو سال کا حساب زبانی بلا کسی تغیر و تبدل کے سنایا، آپ کا یہ غیر معمولی حافظہ دیکھ کر وہ شافعی عالم شرم سے اپنی بیانی ہو گیا اور دوسرے حاضرین مجلس میں بھی حیرت زدہ ہو گئے۔

قصائف ..... آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن میں سے اصول فقہ میں آپ کی کتاب جو "اصول ہرودی" کے نام سے مشہور ہے، بعض مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے موصوف کی یہ کتابیں ایک ایسا متن ہے جس کی مبادیوں کا سمجھنا گویا لوہے کے بنے چپاٹے ہیں لیکن اگر اس لوہے کے چپانے کی قدرت کسی میں پیدا ہو گئی تو پھر اس کیلئے واقعی جو چپانے کی چیزیں ہیں وہ کچھ بھی باقی نہیں رہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم کیلئے تو فخر الاسلام نے یہ کتاب بھی لیکن واقعی اصول فقہ کے مسائل کے سمجھنے اور ان پر حلائی دینے کیلئے شاید ان ہی کے مشورے سے نہایت سلیس صاف اور واضح عبارت میں ان کے حقیقی بھائی جن کا نام محمد قحاس فن میں اور اس کے علاوہ دوسرے فنون میں ایسی کتابیں لکھیں کہ ایک طرف لوگوں نے فخر الاسلام کو ابوالعسر (مشغل عبادتوں کا باپ) کہا تو دوسری طرف ان کے بھائی کا نام ابوالعسر (آسانی و سہولت کا باپ) لکھ دیا۔ ملاح احمد لکھنؤ میں حاشیہ کبریٰ لکھانے لکھا ہے۔

وللإمام فخر الإسلام الزرقاني (رحمته الله) مشهور بابي البحر لخصائصه كما أن فخر الإسلام مشهور بابي  
البحر لخصائصه.

